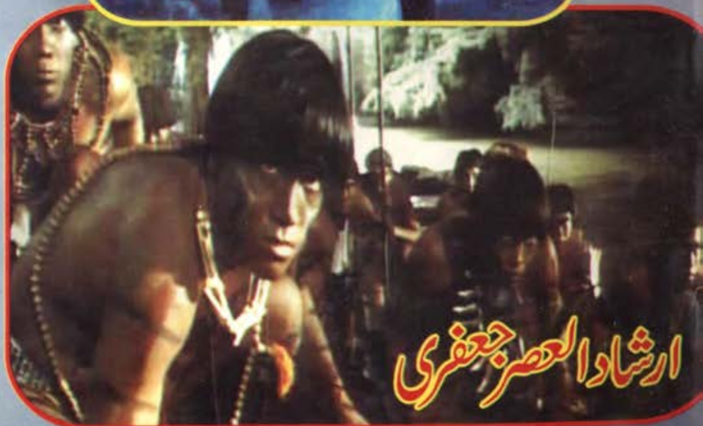
عمران سیریز

بلیک چیف







ارشاد العصر جعفری



محترم قارئین

السلام علیکم

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ بلیک چیف آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میرا مطلب ہے کہ میرا نیا ناول ''بلیک چیف'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ ایسے ہی خوش ہو گئے کہ بین الاقوامی مجرم بلیک چیف آپ کے ہاتھوں میں آ گیا ہے اور اب آپ جب چاہیں اس کی گردن دبا دیں گے۔ بین الاقوامی مجرموں کی گردن دبانے کا حق صرف عمران کے پاس ہے اور عمران آپ کو اپنا یہ حق استعمال کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتا۔

اس ناول کی آپ کو ایک انوکھی اور منفرد بات بتاؤں۔ اس ناول میں جرمنی کی ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم برازیل حکومت کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ بھلا عمران اور اس کی ٹیم کو ان کے درمیان کودنے کی کیا ضرورت ہے لیکن عمران ان کے معاملات میں ٹانگ اڑا دیتا ہے۔ ہے نا یہ منفرد بات۔ لیکن کیسے۔ اس سوال کا جواب تو آپ کو ناول کے مطالعہ کے بعد ہی معلوم ہو سکتا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ آپ کو منفرد موضوع کے ناولوں کی تلاش رہتی ہے اس لئے میں

کوشش کروں گا کہ آپ کے لئے منفرد سے منفرد ناول لکھوں۔

آپ نے میرے گزشتہ ناولوں کو جو پذیرائی بخشی ہے وہ میرے لئے صرف خوشی کی بات ہی نہیں بلکہ حیرت کی بات بھی ہے۔ ایک نئے مصنف کو اتنی پذیرائی ملنا واقعی ایک حیرت کی بات ہے اور یہ بس عمران کے چاہنے والوں کی محبت کا نتیجہ ہے۔

آپ کے خطوط مجھے مسلسل مل رہے ہیں اور میرا حوصلہ بڑھ رہا ہے۔ ان خطوط میں تنقیدی خطوط بھی شامل ہیں اور تعریفی بھی۔ مشورے بھی ہیں اور آراء بھی اور قارئین کے مشورے ہی تو ہوتے ہیں جو لکھاری کی تحریر میں نکھار پیدا کرتے ہیں۔ یہ ناول پڑھ کر بتایئے گا کہ میری تحریر میں کچھ بہتری پیدا ہوئی ہے یا نہیں۔ مجھے آپ کے خطوط کا شدت سے انتظار رہے گا۔

باتیں تو بہت سی ہیں لیکن پبلشرز صاحب کہہ رہے ہیں کہ کتاب پریس میں جانے والی ہے لہٰذا میں پیش لفظ جلد مکمل کر کے ان کے حوالے کروں۔ مزید باتیں آئندہ کریں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

ارشاد العصر جعفری

دوسری بار ڈور بیل بجی تو جولیا کچن سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازے تک پہنچتے پہنچتے بیل ایک بار پھر بج اٹھی اور پھر بجتی ہی چلی گئی۔

''ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ آ رہی ہوں''...... جولیا نے بلند آواز میں کہا تو بیل خاموش ہو گئی۔

''کون ہے''...... جولیا نے دروازے پر رک کر حسب عادت پوچھا۔

''مس جولیا کا فلیٹ یہی ہے''...... باہر سے ایک لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس آواز سے لگ رہا تھا کہ باہر دروازے پر کوئی عمر رسیدہ شخص موجود ہے۔ جولیا نے آواز سن کر دروازہ کھول دیا۔ باہر واقعی ایک بزرگ شخصیت موجود تھی۔ ان کی عمر کا اندازہ جولیا نے ستر پچھتر برس لگایا۔ سفید لباس میں وہ بزرگ کافی بارعب

شخصیت لگ رہے تھے۔

''جی فرمائیے۔ آپ کو کس سے ملنا ہے''...... جولیا نے ان کی شخصیت سے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا مس جولیا تمہی ہو''...... آواز تھی تو لرزتی ہوئی لیکن اس لرزتی آواز میں بھی دبدبہ موجود تھا۔

''جی ہاں۔ میرا نام جولیا ہی ہے لیکن آپ''...... جولیا نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''اب ہمیں اندر آنے دو گی تو ہم بھی کچھ بتائیں گے''۔ بزرگ نے کہا۔

''اوہ سوری۔ تشریف لائیے''...... جولیا نے بزرگ سے کہا اور ان کے لئے راستہ چھوڑ دیا۔ وہ بزرگ اندر داخل ہوئے اور پھر جولیا انہیں لے کر ڈرائینگ روم میں آ گئی۔

''تشریف رکھیں''...... جولیا نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ بزرگ صوفے پر بیٹھ گئے۔

''وہ ناہنجار کہاں ہے''...... صوفے پر بیٹھنے کے بعد بزرگ نے جولیا کو گھورتے ہوئے کہا۔

''ناہنجار۔ کون ناہنجار۔ آپ کس کی بات کر رہے ہیں''...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''اسی ناہنجار کی جو خود کو طرم خان سمجھتا ہے''...... بزرگ نے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں سمجھ سکی آپ کس کی بات کر رہے ہیں''...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں اس کی بات کر رہا ہوں جس کا میں پھوپا ہوں''۔ بزرگ نے کہا۔

''آپ جب تک نام نہیں لیں گے میں کیسے جان سکتی ہوں کہ آپ کس کے پھوپا ہیں''...... جولیا نے زچ ہو کر کہا۔

''زیادہ چالاک مت بنو لڑکی۔ سیدھی طرح بتاؤ عمران کہاں ہے''...... بزرگ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''عمران۔ اوہ۔ آپ عمران کے پھوپا ہیں''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہم اس ناہنجار ہی کے پھوپا ہیں۔ کہاں ہے وہ''۔ بزرگ نے اپنا سوال دوہراتے ہوئے کہا۔

''عمران تو یہاں دو دن سے نہیں آیا''...... جولیا نے کہا۔

''جھوٹ مت بولو لڑکی۔ عمران کے باورچی نے بتایا ہے کہ وہ اپنا زیادہ وقت یہاں گزارتا ہے اور تمہیں دیکھ کر ہمیں اندازہ ہو رہا ہے کہ وہ جمیلہ سے شادی کرنے سے کیوں انکاری ہے''...... بزرگ نے سخت لہجے میں کہا تو جولیا نے ایک بار پھر چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

''کون جمیلہ۔ اور شادی سے کیسا انکار۔ میں آپ کی بات نہیں سمجھی''...... جولیا نے بزرگ سے کہا۔ وہ واقعی بزرگ کی بات کو سمجھ

نہیں پائی تھی۔

''اب تم اتنی بچی بھی نہیں ہو کہ میری بات ہی نہ سمجھو۔ سنو لڑکی۔ جمیلہ میری بیٹی ہے اور میں جمیلہ کی عمران سے شادی کرانا چاہتا ہوں لیکن وہ بہت عرصے سے بہانے بنا رہا ہے۔ مجھے اس کے بہانوں کی وجہ معلوم نہیں ہو رہی تھی۔ تمہیں دیکھ کر مجھے وجہ معلوم ہو گئی ہے۔ اب میں عمران کی امی اور ابو سے حتمی بات کروں گا اور عمران کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا تا کہ گاؤں میں جمیلہ کے ساتھ اس کا نکاح پڑھا دوں۔ اگر اب عمران نے کوئی بہانہ کیا تو میں اسے گولی مار دوں گا۔ میری رگوں میں بھی چنگیزی خون دوڑ رہا ہے''۔ بزرگ نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر جولیا کی کوئی بات سنے بغیر وہاں سے چلے گئے۔ جولیا ان کی باتوں پر گنگ سی ہو کر رہ گئی تھی۔ وہ کافی دیر تک بے حس و حرکت بیٹھی رہی۔ پھر یکدم اسے ہوش آیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور عمران کے سیل فون کے نمبر پریس کئے لیکن عمران کا سیل فون آف تھا۔ دو تین بار ٹرائی کرنے کے بعد اس نے عمران کے فلیٹ کا نمبر پریس کر دیا۔ چوتھی بیل پر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''ہیلو۔ مابدولت سے بات کرنے کا شرف کون حاصل کرنا چاہتا ہے''...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''سلیمان۔ میں جولیا بول رہی ہوں۔ عمران کہاں ہے''...... جولیا نے اس سے پوچھا۔

''اوہ۔ مس جولیا آپ۔ صاحب تو صبح سے نکلے ہوئے ہیں''۔ سلیمان نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کہاں گیا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''مس جولیا آپ جانتی ہیں میں تو ٹھہرا ایک ادنیٰ سا ملازم۔ مجھے بھلا وہ کہاں بتا کر جاتے ہیں''...... سلیمان کی عاجزی سے معمور آواز سنائی دی۔

''کیا عمران کے کوئی بزرگ رشتے دار آئے ہوئے ہیں''۔ جولیا نے سلیمان سے بزرگ کے بارے میں پوچھا۔

''جی ہاں مس جولیا۔ آج ان کے پھوپا آئے تھے لیکن صاحب تھے نہیں اس لئے ان سے ملاقات نہیں ہو سکی''...... سلیمان نے کہا۔

''اور تم نے ان سے کہا کہ عمران کا زیادہ وقت میرے فلیٹ پر گزرتا ہے''...... جولیا نے اس مرتبہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں مس جولیا۔ میں نے ان سے ایسا تو نہیں کہا۔ میں نے تو ان سے صرف اتنا کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ صاحب آپ کے فلیٹ پر ہوں۔ انہوں نے آپ سے ایسا کہا، خیر اس میں ان کا قصور بھی نہیں ہے۔ آخر وہ صاحب کے پھوپا ہیں کوئی معمولی آدمی تو نہیں ہیں''...... سلیمان نے کہا تو اس کی بات سن کر جولیا کو اس پر آیا ہوا غصہ ختم ہو گیا۔

''ہونہہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ جب عمران آئے تو اس سے کہنا کہ وہ مجھ سے بات کرے''...... جولیا نے کہا۔

''جی بہتر''...... سلیمان نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھنے کے بعد وہ عمران کے متعلق سوچنے لگی۔

''کیا عمران کی شادی کی بات کہیں اور چل رہی ہے''...... جولیا نے سوچا اور پھر اس کا دل ڈوبنے لگا۔

''اگر عمران کی شادی کہیں اور ہو گئی تو کیا وہ زندہ رہ سکے گی''۔ ایک اور سوچ اس کے ذہن پر ابھری اور وہ لرز کر رہ گئی۔ پھر انہی خیالوں میں اسے نجانے کتنی دیر ہو گئی۔ اس کی سوچوں کا سلسلہ ڈور بیل نے توڑا۔ تیسری بار بیل بجنے پر وہ صوفے سے اٹھی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''کون ہے''...... جولیا نے دروازے کے قریب پہنچ کر عادت کے مطابق پوچھا۔

''مس جولیا میں تنویر ہوں''...... باہر سے تنویر کی آواز سنائی دی تو جولیا نے چٹخنی کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن چٹخنی کھلی ہوئی تھی۔ عمران کے پھوپا کے اٹھ کر جانے کے بعد وہ تو صوفے سے اٹھی ہی نہیں تھی اس لئے چٹخنی کھلی ہوئی تھی۔ جولیا نے دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کھلتے ہی تنویر اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بہار کے پھول کی مانند کھلا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اسے جہاں بھر کی دولت مل گئی ہو۔ جولیا اس کے چہرے کی طرف دیکھے بغیر واپس مڑ کر ڈرائینگ روم میں آ گئی۔ تنویر بھی اس کے پیچھے پیچھے ڈرائینگ روم میں آ گیا۔

''مس جولیا۔ آپ کو معلوم ہے کہ عمران اپنے گاؤں چلا گیا ہے جہاں اس کی شادی اس کی ایک کزن سے ہو رہی ہے''...... تنویر نے جولیا کے چہرے کے تاثرات دیکھے بغیر خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

''تو پھر میں کیا کروں''...... جولیا نے کہا لیکن اس کا لہجہ بھرایا ہوا تھا۔ تنویر اس کے لہجے پر چونک پڑا۔ اس نے غور سے جولیا کا چہرہ دیکھا تو جولیا کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

''مس جولیا۔ آپ عمران کی خاطر رو رہی ہیں حالانکہ آپ جانتی ہیں کہ اس کے سینے میں دل نہیں پتھر ہے''...... تنویر نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔ لوہے کو گرم دیکھ کر وہ بھرپور چوٹ لگانا چاہتا تھا۔

''میں کسی کی خاطر کیوں روؤں گی۔ میں سیکرٹ ایجنٹ ہوں اور سیکرٹ ایجنٹ مضبوط اعصاب کا مالک ہوتا ہے۔ رونا تو دور کی بات وہ تو بڑے بڑے واقعات پر پریشان بھی نہیں ہوتا اور اگر عمران کی شادی ہو رہی ہے تو اس شادی سے میرا کیا تعلق کہ میں روؤں۔ میرے کولیگ کی شادی ہے میں تو خوش ہوں''...... اس مرتبہ جولیا نے نارمل لہجے میں کہا۔ اس نے فوراً ہی خود پر قابو پا لیا تھا۔ وہ تنویر پر اپنی کوئی کمزوری ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔ پھر چند منٹ ان کے درمیان خاموشی رہی۔ تنویر تو موقع دیکھ کر جولیا کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے آیا تھا لیکن اب جولیا کی بات سن کر وہ سوچ رہا تھا کہ مزید کیا بات کرے۔ اس خاموشی کو جولیا نے ہی توڑا۔

''میں تمہارے لئے کافی بنا کر لاتی ہوں''...... جولیا نے کہا اور

اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔ کچھ دیر بعد وہ کافی بنا کر لائی تو وہ منہ ہاتھ دھو چکی تھی کیونکہ وہ کافی فریش لگ رہی تھی۔ اس نے کافی کا ایک کپ تنویر کے سامنے رکھا اور ایک کپ لے کر خود بھی اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔

''تمہیں کس نے بتایا ہے کہ عمران کی شادی ہو رہی ہے''۔ جولیا نے نارمل لہجے میں تنویر سے پوچھا۔

''مجھے کچھ دیر پہلے سلیمان مارکیٹ میں ملا تھا۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ عمران کے پھوپا اسے لے گئے ہیں جہاں وہ اس کی شادی کر رہے ہیں''...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران نے ہمیں شادی پر کیوں نہیں بلایا''...... جولیا نے پوچھا۔

''مس جولیا۔ اب اس سوال کا جواب تو عمران ہی دے سکتا ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس سے پوچھو تو سہی''...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے کافی کا کپ میز پر رکھ کر سیل فون اٹھا لیا۔ اس نے عمران کے موبائل فون کے نمبر ملائے لیکن عمران کا موبائل فون آف تھا۔ پھر اس نے واچ ٹرانسمیٹر پر عمران سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن واچ ٹرانسمیٹر پر بھی عمران سے رابطہ نہیں ہو سکا۔

''عمران سے رابطہ ہی نہیں ہو رہا''...... کچھ دیر کی کوشش کے بعد جولیا نے کہا۔

''شادی کے بہترین لمحات میں وہ کسی کی مداخلت نہیں چاہتا ہو گا''...... تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اس کی بات کا جواب دیتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ فون کے قریب آ گئی۔ اس نے سی ایل آئی پر نمبر دیکھے۔

''چیف کی کال ہے''...... جولیا نے تنویر سے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس چیف۔ جولیا سپیکنگ''...... جولیا نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس اس وقت کوئی اور بھی ہے''...... ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ تنویر اس وقت میرے فلیٹ پر موجود ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''تم دونوں فوراً فاروقی ہسپتال چلے جاؤ۔ وہاں عمران شدید زخمی حالت میں موجود ہے۔ اس پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے''...... ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو رسیور جولیا کے ہاتھ میں لرز گیا۔

''جج۔ جج۔ جی۔ عمران پر قاتلانہ حملہ''...... جولیا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''جولیا۔ میں اپنی بات دہرانے کا عادی نہیں ہوں''...... ایکسٹو کی انتہائی سرد آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا تو جولیا چند لمحے گم سم کھڑی رہی۔

''کیا عمران پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ وہ خیریت سے تو ہے نا۔ ایکسٹو نے کیا کہا ہے''.....تنویر نے کہا کیونکہ جولیا نے لاؤڈر آن نہیں کیا تھا اس لئے تنویر ایکسٹو کی بات نہیں سن سکا تھا۔

''ہاں۔ عمران پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور وہ شدید زخمی حالت میں فاروقی ہسپتال میں ہے''...... جولیا نے پریشان لہجے میں کہا۔

''لیکن وہ تو گاؤں چلا گیا تھا۔ پھر اس پر قاتلانہ حملہ کیسے ہو گیا''.....تنویر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں۔ ہسپتال جا کر ہی معلوم ہو گا کہ یہ سب کیا ہے''۔ جولیا نے کہا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ دونوں فلیٹ سے نکل گئے۔

برازیل کے پرائم منسٹر مالینڈو اپنے وسیع و عریض دفتر میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھے تھے۔ اس وقت ان کے چہرے پر بے چینی جھلک رہی تھی۔ ان کی نظریں بار بار وال کلاک کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ کافی دیر سے ان کی یہی حالت تھی پھر ان کی بے چینی اس قدر بڑھ گئی کہ وہ کرسی سے اٹھے اور آفس میں ٹہلنے لگے۔ ان کی بے چینی میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اب وہ وال کلاک کے ساتھ ساتھ رسٹ واچ پر بھی نظر ڈال لیتے تھے۔ انہیں اس بے چینی کے عالم میں ٹہلتے ہوئے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ان کی میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی مترنم بیل بجنے لگی۔ ان کے ٹہلتے ہوئے قدم رک گئے اور انہوں نے چونک کر میز کی طرف دیکھا۔

''یس''...... انہوں نے میز کے قریب پہنچ کر انٹرکام کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

''سر۔ مسٹر بوبینو آپ سے ملنا چاہتے ہیں''...... دوسری طرف سے ان کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''بھیج دو انہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا اور کرسی پر آ کر بیٹھ گئے۔ چند منٹ بعد ان کے دفتر کا دروازہ کھلا اور برازیل کی سیکرٹ ایجنسی کے چیف مسٹر بوبینو اندر آئے۔

''تشریف رکھیں''...... پرائم منسٹر نے بوبینو کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ بوبینو بھی پریشان لگ رہا تھا۔

''تھینک یو سر''...... بوبینو نے کہا اور ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''میں بہت دیر سے آپ کا انتظار کر رہا تھا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''سوری سر۔ میری وجہ سے آپ کو انتظار کی زحمت اٹھانا پڑی۔ حالات کچھ اچھے نہیں تھے اس لئے مجھے آنے میں دیر ہوگئی''۔ بوبینو نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سر بھی جھکا دیا۔

''مجھے آپ تفصیل سے رپورٹ دیں''...... پرائم منسٹر نے خشک لہجے میں کہا۔

''سر۔ بلیک وے نے ہارڈ ڈیتھ کا مکمل خاتمہ کر دیا ہے''۔ بوبینو نے دھیمے سے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کیسے۔ آپ نے تو ہارڈ ڈیتھ کی بہت تعریف کی تھی۔ پھر

اس کا مکمل خاتمہ کیسے ہو گیا''...... پرائم منسٹر نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کے چہرے پر موجود پریشانی کے تاثرات مزید گہرے ہو گئے۔

''سر۔ ہارڈ ڈیتھ انتہائی مشہور تنظیم تھی۔ اس بلیک وے نے نجانے کیسے اس کا خاتمہ کر دیا''...... بوبینو نے بدستور دھیمے لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر کسی گہری سوچ میں ڈوب گئے۔

''پھر اب کیا کیا جائے۔ اس بلیک وے کو کیسے قابو کیا جائے''۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پرائم منسٹر نے کہا۔

''سر۔ آپ جو حکم دیں ہم تو وہی کریں گے''...... بوبینو نے نظریں جھکائے ہوئے کہا۔

''اگر آپ میں اور آپ کی ایجنسی میں کچھ صلاحیت ہوتی تو آج ہمیں یہ دن دیکھنے نصیب نہ ہوتے۔ میرا دل تو چاہتا ہے کہ آپ کا اور آپ کی ایجنسی کے تمام ایجنٹوں کا کورٹ مارشل کرا دیا جائے۔ ملک کی کثیر دولت آپ پر خرچ ہوتی ہے اور آپ میں اتنی صلاحیت بھی نہیں کہ آپ ایک مجرم تنظیم کا سامنا کر سکیں۔ کیا اب آپ کی ایجنسی کے وجود کا کوئی جواز باقی ہے''...... پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ بوبینو پرائم منسٹر کو غصے میں دیکھ کر سہم گیا۔ اسے زبان کھولنے کی ہمت ہی نہ ہوئی۔

''اس وقت تو آپ جائیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس بلیک وے سلسلہ میں کیا کیا جا سکتا ہے''...... بوبینو کچھ نہ بولا تو پرائم منسٹر نے

اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا تو بوبینو کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے ادب سے پرائم منسٹر کو سلام کیا اور دفتر سے باہر نکل آیا۔

''ہونہہ۔ نکمے''...... پرائم منسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کر دیا۔

''یس سر''.. دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''کیا مسٹر مالروس دارالحکومت میں موجود ہیں''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''سر۔ آپ چند لمحے انتظار کیجئے میں معلوم کر کے آپ کو بتاتی ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ جلد معلوم کیجئے''...... پرائم منسٹر نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ان کے انٹرکام کی مترنم بیل بجنے لگی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... پرائم منسٹر نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''سر۔ مالروس یہیں دارالحکومت میں ہی ہیں۔ میں نے انہیں پیغام دے دیا ہے۔ وہ کچھ ہی دیر میں یہاں پہنچ جائیں گے''۔ دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اوکے۔ جیسے ہی وہ آئیں انہیں فوراً میرے پاس بھیج دینا''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر''...... پرسنل سیکرٹری نے کہا تو پرائم منسٹر نے انٹرکام کا

رسیور رکھ دیا اور مالروس کا انتظار کرنے لگے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی تو پرائم منسٹر نے رسیور اٹھا لیا۔

''سر۔ مالروس صاحب پہنچ چکے ہیں''...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ انہیں اندر بھیج دیں''...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''مجھے اجازت ہے سر''......چند سیکنڈ بعد دفتر کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی کا چہرہ دکھائی دیا۔

''یس۔ کم ان''...... پرائم منسٹر نے باوقار لہجے میں کہا تو وہ شخص اندر آ گیا۔

''تشریف رکھیں''...... جب وہ شخص میز کے قریب پہنچا تو پرائم منسٹر نے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو سر''...... آنے والے نے کہا اور پرائم منسٹر کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''مالروس۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج کل ملکی حالات بہت خراب جا رہے ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ اس سے پہلے تو برازیل کے حالات کبھی اس طرح نہیں ہوئے تھے''...... مالروس نے کہا۔

''یہ حالات بلیک وے کے پیدا کردہ ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوہ۔ بلیک وے"...... مالروس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ کیا آپ اس تنظیم کے بارے میں جانتے ہیں"۔ پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"لیس سر۔ بلیک وے بڑی بڑی حکومتوں کے تختے الٹ دیتی ہے۔ ملکوں کے نظام بدل دیتی ہے۔ جس ملک میں یہ پہنچ جائے اسے تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ یہ جرمنی کی انتہائی خطرناک مجرم تنظیم ہے۔ یہ تنظیم دنیا کے کسی بھی ملک میں چند روز میں اپنا نیٹ ورک قائم کر لیتی ہے"...... مالروس نے نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہماری اطلاعات بھی یہی ہیں۔ اس وقت یہ تنظیم ہمارے ملک میں کام کر رہی ہے۔ اس کا مشن ہماری حکومت کا تختہ الٹنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ہمارے جنگلوں سے یورینیم پلس بھی نکال کر لے جانا چاہتی ہے۔ ہماری سیکرٹ ایجنسی اس کے مقابلے میں ناکام ہو چکی ہے۔ سیکرٹ ایجنسی کے چیف بوبینو نے مشورہ دیا تھا کہ ایکریمیا کی تنظیم ہارڈ ڈیتھ کو بلیک وے کے خاتمے کا مشن دیا جائے۔ ہم نے ہارڈ ڈیتھ کو برازیل بلوا لیا تھا لیکن اب بوبینو نے رپورٹ دی ہے کہ بلیک وے نے ہارڈ ڈیتھ کا مکمل خاتمہ کر دیا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ہارڈ ڈیتھ بھی بہت بڑی اور منظم تنظیم تھی۔ یہ بلیک وے کا کمال ہے کہ اس نے ہارڈ ڈیتھ کا خاتمہ کر دیا"...... مالروس نے کہا۔ اس کے لہجے میں بلیک وے کے لئے تحسین محسوس ہو رہی

تھی۔

"ہم نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ آپ دنیا بھر کی سیکرٹ ایجنسیز، مجرم تنظیموں اور سیکرٹ ایجنٹوں کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں۔ آپ ہمیں بتائیں کہ ہم بلیک وے کے مقابلے میں کسے لائیں۔ کوئی ایسی سیکرٹ ایجنسی، کوئی ایسی تنظیم، کوئی ایسا سیکرٹ ایجنٹ جو اس بلیک وے کا مقابلہ کر سکے ورنہ اس بلیک وے نے تو برازیل کو تباہ کر دینا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا تو مالروس سوچ میں ڈوب گیا۔

"سر۔ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بلوا لیں"...... کچھ دیر سوچنے کے بعد مالروس نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ لیکن پاکیشیا تو ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ اس کی سیکرٹ سروس کیا کرے گی"...... پرائم منسٹر نے مالروس کی بات سن کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ روسیاہ، ایکریمیا اور اسرائیل اگر کسی سیکرٹ ایجنسی سے خوفزدہ رہتے ہیں تو وہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے۔ یہ دنیا کی واحد سیکرٹ سروس ہے جو کبھی کسی بیرونی مشن میں ناکام نہیں ہوئی اور اس سروس نے اپنے ملک میں بھی کبھی کسی کو کامیاب نہیں ہونے دیا۔ اس کے تمام ایجنٹس انتہائی قابل، ذہین اور خطرناک حد تک باصلاحیت ہیں۔ خاص طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کام کرنے والا علی عمران تو جادوگر کے طور پر مشہور ہے۔ اس کا

نام سن کر تو ایکریمیا کے ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ بھی تھر تھر کانپنے لگ جاتے ہیں'' ...... مالروس نے کہا۔ مالروس کی باتیں سن کر پرائم منسٹر کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ ان کے چہرے پر بے یقینی کے تاثرات تھے۔

''یقین تو نہیں آتا لیکن چونکہ آپ کہہ رہے ہیں تو سچ ہی ہو گا'' ...... پرائم منسٹر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سر۔ یوں سمجھ لیں کہ ابھی تو میں نے ان کی تعریف میں کچھ بھی نہیں کہا'' ...... مالروس نے اس مرتبہ مسکراتے ہوئے کہا۔

''کمال ہے۔ اچھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے رابطہ کیسے ہوسکتا ہے'' ...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے براہ راست آپ کا رابطہ ممکن نہیں ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو دنیا کا کوئی شخص نہیں جانتا یہاں تک کہ پاکیشیا کے پرائم منسٹر اور صدر بھی اس کے بارے میں نہیں جانتے'' ...... مالروس نے کہا۔

''اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ آج تو آپ مجھے حیرت کے سمندر میں ڈبوئے جا رہے ہیں'' ...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ مالروس کے چہرے پر موجود مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

''سر۔ ایسا ہی ہے۔ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کا نام ایکریمیا اور اسرائیل کے صدر کے سامنے لے کر دیکھیں۔ وہ دونوں یقیناً بے ہوش ہو جائیں گے۔ اسرائیلی صدر کا تو شاید ہارٹ

فیل ہو جائے'' ...... مالروس نے پرائم منسٹر کی حیرت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔

''پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے رابطہ کیسے کیا جا سکتا ہے'' ...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''آپ سرکاری طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مدد کی درخواست کریں اور پاکیشیائی حکومت کو کوئی ایسی آفر دیں جو پاکیشیا کے لئے مفید ہو۔ مجھے امید ہے کہ پاکیشیائی حکومت اپنی سیکرٹ سروس کو یہاں ضرور بھیج دے گی اور ایک مرتبہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آ جائے تو سمجھیں بلیک وے کا خاتمہ ہو گیا'' ...... مالروس نے کہا۔

''پاکیشیائی حکومت کو ایسی کیا آفر دی جا سکتی ہے'' ...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''سر۔ اس کے بارے میں سوچنا پڑے گا'' ...... مالروس نے کہا اور پھر وہ سوچ میں ڈوب گیا۔ پرائم منسٹر بھی سوچ میں ڈوب گئے لیکن وہ آفر کی بجائے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سوچ رہے تھے جس کی مالروس نے بہت زیادہ تعریف کر دی تھی۔

''سر۔ ہمارے جنگلوں میں یورینیم پلس کے ذخائر کہاں ہیں''۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد مالروس نے پوچھا۔

''کیوں۔ یہ سوال آپ کیوں پوچھ رہے ہیں'' ...... پرائم منسٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

یورینیم کے ذخائر تو کئی ممالک میں دریافت ہو چکے تھے جو ایٹمی ممالک استعمال کر رہے تھے مگر یورینیم پلس جو یورینیم کی اعلیٰ ترین قسم تھی اور ابھی تک صرف ایکریمیا کی ایک ریاست بارسلونا سے دریافت ہوئی تھی خلائی سیاروں میں استعمال ہوتی تھی اور اسی یورینیم پلس کی بدولت ایکریمیا خلائی دوڑ میں دوسری سپر پاورز پر سبقت لے گیا تھا۔ اب برازیل کے جنگلات کے ایک خاص حصے میں بھی یورینیم پلس دریافت ہوئی تھی اور اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مالروس کے پوچھنے پر پرائم منسٹر چونک پڑے تھے۔

''سر۔ یورینیم پلس کی ضرورت تو خلائی دوڑ میں شامل ممالک کو ہے۔ ہمارا ملک تو ابھی اس قابل ہی نہیں ہے جبکہ پاکیشیا جو ایٹمی طاقت بھی ہے اور اب خلائی دوڑ میں بھی شامل ہو چکا ہے، یورینیم پلس اس کے کام آ سکتی ہے۔ اگر ہم انہیں آفر کریں کہ وہ بلیک وے کا خاتمہ کر دیں اور اس کے بدلے ہم انہیں یورینیم پلس دیں گے تو وہ یقیناً اپنی سیکرٹ سروس کو یہاں بھیج دیں گے کیونکہ یورینیم پلس سے ان کا ملک کافی ترقی کر سکتا ہے''...... مالروس نے کہا۔

''ہونہہ۔ بات تو آپ کی ٹھیک ہے۔ لیکن اس میں ایک قباحت ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''وہ کیا سر''...... مالروس نے پوچھا۔

''ہمارے جنگلات میں یورینیم پلس کے ذخائر ہیں اس کا علم ہمارے بھی چند لوگوں کو ہے۔ بلیک وے کو بھی نجانے کیسے علم ہو گیا

لیکن یہ بات بلیک وے نے بھی آؤٹ نہیں کی۔ اگر یہ بات عام ہو گئی تو پھر بڑی طاقتور ایجنسیاں اور ایجنٹ ہمارے ملک پر ٹوٹ پڑیں گے اور پھر ایک ختم نہ ہونے والی کشمکش شروع ہو جائے گی''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''سر۔ اس بات کو راز رکھنا تو آپ کی ذمہ داری ہے اور جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آ نہیں جاتی اس وقت تک تو یہ بات بھی راز میں رہنی چاہئے کہ آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں بلوایا ہے''...... مالروس نے کہا تو پرائم منسٹر نے اقرار میں سر ہلا دیا۔

''شکریہ مالروس۔ میں آپ کی باتوں پر مزید سوچتا ہوں اور پھر فیصلہ کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں کیا کیا جائے''...... پرائم منسٹر نے کہا تو مالروس اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ پرائم منسٹر صاحب کے الفاظ بتا رہے تھے کہ ملاقات کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اسے اٹھتے دیکھ کر پرائم منسٹر نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا۔ مالروس نے پرائم منسٹر سے مصافحہ کیا اور پھر ان کے دفتر سے باہر نکل آیا۔ اس کے جانے کے بعد پرائم منسٹر نے میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹز میں سے ایک سیٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگے۔

یہ وسیع اور کشادہ کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ بڑی سی میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر تھی جس پر گتھی ہوئی جسامت کا آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے سر پر ایک بھی بال نہیں تھا۔ اس کا چہرہ کسی حد تک بندر سے مشابہت رکھتا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی سرخ آنکھیں بلب کی مانند روشن تھیں۔ یہ بلیک وے کا چیف تھا۔ بلیک چیف جس نے دس برس پہلے بلیک وے کی بنیاد رکھی تھی اور آج بلیک وے کی دہشت سے بڑی بڑی حکومتیں کانپ اٹھتی تھیں۔

بلیک چیف جہاں لڑائی بھڑائی کا ماہر تھا وہاں ذہانت میں بھی بے مثال تھا۔ یہ اس کی ذہانت اور قابلیت تھی کہ بلیک وے کا نیٹ ورک تقریباً پوری دنیا میں پھیلا ہوا تھا۔ بلیک چیف جرمن نژاد تھا اور بلیک وے کا ہیڈکوارٹر بھی جرمنی میں تھا لیکن ان دنوں بلیک چیف برازیل میں موجود تھا۔ برازیل میں وہ ایک مشن پر تھا۔ اسے اطلاع

ملی تھی کہ برازیل کے جنگلات میں یورینیم پلس کے وسیع ذخائر موجود ہیں اور وہ یہ ذخائر حاصل کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس سے وہ اربوں ڈالر کما سکتا تھا۔ برازیل بہت بڑا ملک تھا اور اس کے زیادہ رقبے پر گھنے اور خطرناک جنگلات تھے۔ انہی خطرناک جنگلات میں یورینیم پلس کے ذخائر تھے لیکن درست لوکیشن کا ابھی اسے علم نہیں ہو سکا تھا۔ برازیل کے اہم عہدوں پر فائز لوگ بھی اس سے لاعلم تھے۔

یورینیم پلس کے ذخائر کے حصول کے ساتھ ساتھ وہ برازیلی حکومت کا تختہ بھی الٹا چاہتا تھا۔ بولیویا، برازیل کا ہمسایہ ملک تھا۔ بولیویا، برازیل سے چھوٹا ملک تھا اور ان دونوں کے درمیان تعلقات بھی اچھے تھے لیکن بولیویا کے موجودہ صدر برازیل کے پرائم منسٹر سے ذاتی عناد رکھتے تھے اور وہاں اپنی پسند کی حکومت لانا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے انتہائی خفیہ طریقے سے بلیک وے کو یہ مشن سونپا تھا۔ اب ان دونوں مشنز کی تکمیل کے لئے بلیک چیف برازیل کے دارالحکومت برازیلیا میں موجود تھا۔

جس بلڈنگ میں اس نے اپنا ہیڈکوارٹر بنایا تھا وہ وڈ کنگ کمپنی کی بلڈنگ تھی۔ وڈ کنگ برازیل کی بہت پرانی کمپنی تھی جو پوری دنیا میں لکڑی کا بزنس کرتی تھی۔ وڈ کنگ کمپنی کا موجودہ مالک برناڈو حکومت کے بااعتماد آدمیوں میں سے تھا لیکن بلیک چیف نے اسے اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ بلیک وے کے آدمی بظاہر وڈ کنگ کمپنی کے

ملازم تھے۔ برناڈو نے اپنے ملازمین ایک دوسری جگہ شفٹ کر دیئے تھے۔ بلیک چیف اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کا مطالعہ کر رہا تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔

''یس''...... اس نے فائل پر سے نظریں اٹھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''سر۔ جیکو صاحب آئے ہیں''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''بھیج دو''...... بلیک چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ جیکو اس کا نائب تھا۔ اگلے لمحے جیکو دفتر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس نے ادب سے بلیک چیف کو سلام کیا۔

''بیٹھو جیکو''...... بلیک چیف نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور فائل بند کر کے میز پر رکھ دی۔ جیکو کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہارڈ ڈیتھ کے خاتمے کے بعد برازیلی پرائم منسٹر کا کیا حال ہے''...... بلیک چیف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''چیف۔ ایک بری خبر ہے میرے پاس''...... جیکو نے سر جھکاتے ہوئے نہایت ہی دھیمے لہجے میں کہا تو بلیک چیف چونک پڑا۔

''اوہ۔ اب بلیک وے کو بری خبریں بھی ملنے لگی ہیں''...... بلیک چیف نے جیکو کو گھورتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے نزدیک اس خبر کی کوئی اہمیت

نہ ہو''...... جیکو نے کہا۔

''اچھا۔ خبر تو سناؤ۔ کیا خبر ہے''...... بلیک چیف نے اس مرتبہ نرم لہجے میں کہا۔

''چیف۔ آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران کا نام سنا ہوا ہے''...... جیکو نے بلیک چیف سے پوچھا۔

''ہاں۔ کیوں۔ تم نے اس کا ذکر کیوں کیا ہے''...... بلیک چیف نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''چیف۔ برازیلی پرائم منسٹر نے اس علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے''...... جیکو نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی بری خبر ہے''...... بلیک چیف نے چونکتے ہوئے کہا اور کچھ سوچنے لگا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''چیف۔ اس سے ٹکراؤ تو اب ناگزیر ہے۔ تو پھر کیوں نہ کوشش کی جائے کہ روانگی سے قبل وہیں پاکیشیا میں ہی اس کا خاتمہ کر دیا جائے''...... بلیک چیف کو سوچ میں ڈوبے دیکھ کر جیکو نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ اگر اس کا خاتمہ پاکیشیا میں ہو گیا تو ٹھیک ورنہ ہم اس کا یہاں مقابلہ کر لیں گے۔ اگر وہ خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے تو ہم بھی اس سے کم نہیں۔ ہم نے بھی آج تک کسی مشن میں ناکامی کا منہ نہیں دیکھا''...... بلیک چیف نے اس مرتبہ مطمئن لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے جو تاثرات

تھے وہ اب غائب ہو گئے تھے۔ اس نے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کر دیئے۔

’’ بلیک چیف سپیکنگ‘‘...... رابطہ ملنے پر اس نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

’’یس چیف۔ نریندر اٹنڈنگ یو‘‘...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ نریندر کافرستان میں بلیک وے کا چیف ایجنٹ تھا۔ چونکہ پاکیشیا میں بلیک وے کا سیٹ اپ نہیں تھا اس لئے بلیک چیف نے کافرستانی ایجنٹ سے رابطہ کیا تھا۔

’’نریندر۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران کو جانتے ہو‘‘۔ بلیک چیف نے غراتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

’’یس چیف۔ میں علی عمران کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں‘‘۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

’’اگر تم اس علی عمران کا خاتمہ کر دو تو دس لاکھ ڈالر انعام کے علاوہ تمہیں بلیک وے کی مین فورس میں شامل کر لیا جائے گا‘‘۔ بلیک چیف نے بدستور غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

’’اوکے چیف۔ اس علی عمران کا خاتمہ ہو جائے گا‘‘...... نریندر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’اور یہ کام آج ہی ہو جانا چاہئے۔ تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی‘‘...... بلیک چیف نے کہا۔

’’اوکے چیف۔ میں ابھی پاکیشیا روانہ ہو رہا ہوں‘‘...... دوسری

طرف سے کہا گیا تو بلیک چیف نے رسیور رکھ دیا۔

’’تم فی الحال دوسری سرگرمیاں چھوڑ کر ایئر پورٹ چلے جاؤ۔ تم نے علی عمران کو دیکھا ہوا ہے اگر وہ میک اپ میں بھی ہوا تو امید ہے کہ تم اسے پہچان لو گے۔ اگر وہ یہاں پہنچ جائے تو اسے زندہ ایئر پورٹ سے باہر نہیں آنا چاہئے‘‘...... رسیور رکھنے کے بعد بلیک چیف نے جیکو سے کہا۔

’’یس چیف۔ اگر عمران میرے سامنے آ گیا تو مارا جائے گا‘‘۔ جیکو نے بھی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے ادب سے بلیک چیف کو سلام کیا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

بہت دنوں سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں تھا۔ عمران مطالعہ کر کے کافی تھک گیا تھا اس لئے وہ کوئی تفریح کرنا چاہتا تھا۔ اس نے جولیا کو ستانے کا پروگرام بنایا۔ اس نے میک اپ کیا اور باریش بوڑھے کے روپ میں جولیا کے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے اس مذاق کے متعلق سلیمان کو بھی بتا دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جولیا فوراً اس کے فلیٹ پر فون کرے گی۔

جولیا کو عمران کے پھوپا کے روپ میں مل کر عمران فوراً اپنے فلیٹ پر آ گیا تھا۔ وہاں اس نے اپنا میک اپ صاف کیا اور دانش منزل جانے کا ارادہ کیا کیونکہ دانش منزل گئے ہوئے اسے بھی کافی دن ہو گئے تھے۔ وہ فلیٹ سے نکلنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ سلیمان ٹوکری اٹھائے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔

”صاحب۔ میں مارکیٹ جا رہا ہوں۔ آپ نے کوئی چیز منگوانی

ہے“..... سلیمان نے اس سے پوچھا۔

”نہیں۔ کوئی چیز نہیں منگوانی۔ ہاں اگر میرا کوئی ساتھی مل جائے تو اسے بتا دینا کہ میں گاؤں گیا ہوا ہوں“..... عمران نے کہا تو سلیمان نے اقرار میں سر ہلایا اور فلیٹ سے باہر نکل آیا۔ اس کے جانے کے کچھ دیر بعد عمران بھی فلیٹ سے باہر نکل آیا۔ اس نے فلیٹ کو لاک کیا اور سیڑھیاں اتر کر نیچے پارکنگ میں آ گیا جہاں اس کی سپورٹس کار کھڑی تھی۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر کار کی چابی نکالنا چاہی لیکن اسی وقت اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجی لیکن اب اسے دیر ہو چکی تھی۔ ایک سیکنڈ کے مختصر سے عرصے میں دو زور دار دھماکے ہوئے۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا لیکن دو گرم گرم سلاخیں اس کی دائیں ٹانگ میں پیوست ہوتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ فضا میں اچھلنے کے بعد وہ زمین پر آ گرا۔ اسی لمحے ایک کار بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور چند لمحوں میں ہی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ غالباً اسی کار میں سے اس پر فائرنگ کی گئی تھی۔

فائرنگ کی آواز سن کر اور پھر کار کو وہاں سے غائب ہوتے دیکھ کر کافی لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ عمران کی ٹانگ زخمی ہو گئی تھی اور اس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ لوگ آپس میں باتیں کئے جا رہے تھے۔ عمران زمین سے اٹھا۔ کار کی چابی ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے لگا۔

”جناب۔ آپ زخمی ہیں۔ ہم آپ کو ہسپتال پہنچا دیں“۔ ایک

آدمی نے عمران کے قریب آ کر کہا۔

''شکریہ جناب۔ میں خود ہسپتال چلا جاؤں گا۔ آپ میرے ساتھ گئے تو پھر کہاں پولیس کو گواہیاں دیتے پھریں گے''...... عمران نے کہا اور کار میں بیٹھ گیا۔ اگلے لمحے اس نے کار آگے بڑھا دی۔ کچھ دیر بعد وہ فاروقی ہسپتال پہنچ گیا۔ ڈاکٹر اسے زخمی دیکھ کر فوراً ہی الرٹ ہو گئے۔

''عمران صاحب۔ میں نے آپ کا فوراً آپریشن کرنا ہے''۔ ڈاکٹر فاروقی نے عمران سے کہا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ میں بھی اسی لئے آپ کے پاس آیا ہوں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنا سیٹلائٹ موبائل فون نکال لیا۔ وہ بلیک زیرو کو اس کی رپورٹ دینا چاہتا تھا جبکہ ڈاکٹر فاروقی اپنے سٹاف کو ہدایات دینے لگے۔ عمران نے موبائل فون چونکہ آف کیا ہوا تھا اس لئے اس نے پہلے موبائل فون آن کیا اور پھر دانش منزل کے نمبر پریس کر دیئے۔

''ایکسٹو''...... چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''سر۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ فاروقی ہسپتال سے۔ سر۔ میں زخمی ہوں اور مجھے گولیاں لگی ہیں اور ڈاکٹر فاروقی میرا آپریشن کرنے والے ہیں''...... ڈاکٹر فاروقی کی موجودگی کی وجہ سے عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں جولیا اور تنویر کو فاروقی ہسپتال بھیجتا ہوں''...... ایکسٹو کی

مخصوص آواز سنائی دی۔

''تھینک یو سر''...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے کال کٹ گئی۔ عمران نے موبائل فون آف کیا اور واپس جیب میں رکھ لیا۔ اس دوران ہسپتال کے عملے نے عمران کے آپریشن کی تیاری بھی مکمل کر لی تھی۔ ڈاکٹر فاروقی عمران کو آپریشن تھیٹر میں لے گئے۔ چونکہ یہ چھوٹا سا آپریشن تھا اس لئے ڈاکٹر فاروقی جلد ہی فارغ ہو گئے۔ وہ اپنے کمرے میں واپس آئے تو جولیا اور تنویر وہاں موجود تھے۔ ڈاکٹر فاروقی کو دیکھ کر وہ دونوں احتراماً کھڑے ہو گئے۔

''ڈاکٹر صاحب۔ عمران کی حالت اب کیسی ہے''...... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''معمولی سے آپریشن تھا۔ اس کی ٹانگ میں دو گولیاں لگی تھیں۔ وہ میں نے نکال دی ہیں''...... ڈاکٹر فاروقی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو وہ دونوں بھی مطمئن ہو گئے۔

''ڈاکٹر صاحب۔ ہم عمران سے مل سکتے ہیں''...... جولیا نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

''آپ انہیں دیکھ تو سکتے ہیں لیکن ان سے باتیں نہیں کر سکیں گے کیونکہ انہیں طویل بے ہوشی کا انجکشن لگایا گیا ہے تاکہ وہ چند گھنٹے تو آرام کر لیں ورنہ تو انہوں نے فوراً ہی اٹھ کر بھاگ جانا تھا''...... ڈاکٹر فاروقی نے کہا۔

"یہ آپ نے بہت اچھا کیا ورنہ عمران نے ویسے تو ریسٹ کرنا ہی نہیں تھا"...... تنویر نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ ہم عمران کو دیکھ لیں۔ پھر ہمیں چیف کو رپورٹ کرنی ہے"...... جولیا نے کہا

"جی ہاں۔ آیئے"...... ڈاکٹر فاروقی نے کہا اور انہیں لے کر ایک کمرے میں آ گئے۔ ان کا عملہ عمران کو آپریشن تھیٹر سے کمرے میں شفٹ کر رہا تھا۔ وہ ڈاکٹر فاروقی کے ساتھ کمرے میں آ گئے۔ کمرے میں عمران بیڈ پر پرسکون نیند سویا ہوا تھا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ عمران کب تک بے ہوش رہے گا"...... جولیا نے پوچھا۔

"عام آدمی پر تو اس انجکشن کا اثر دس سے بارہ گھنٹے رہتا ہے مگر عمران صاحب پر کتنے گھنٹے اس کا اثر رہے گا یہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا"...... ڈاکٹر فاروقی نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس پر اس انجکشن کا اثر زیادہ دیر نہیں رہنا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں تشریف رکھیں۔ میں آپ کے لئے کافی بھجواتا ہوں"...... ڈاکٹر فاروقی نے کہا اور کمرے سے باہر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد جولیا نے پرس سے موبائل سیٹ نکالا اور دانش منزل کے نمبر پریس کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ملنے پر ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف۔ جولیا بول رہی ہوں۔ ڈاکٹر فاروقی صاحب نے عمران کا آپریشن کر دیا ہے اور عمران اب بالکل ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا عمران ہوش میں ہے"...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"نہیں چیف۔ ڈاکٹر فاروقی نے اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے۔ اب تم دونوں اپنے اپنے فلیٹس میں واپس چلے جاؤ۔ میں بہت جلد تم سے رابطہ کروں گا"...... ایکسٹو نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا۔

"کیا کہا ہے چیف نے"...... جولیا نے موبائل آف کر کے واپس پرس میں رکھا تو تنویر نے اس سے پوچھا۔

"چیف نے واپس جانے کا کہا ہے"...... جولیا نے کہا تو تنویر کا منہ بن گیا۔

"چیف کو یہاں بھیجنے کی بھی جلدی تھی اور اب واپس بھجوانے کی بھی جلدی ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں واپسی کے لئے مڑے ہی تھے کہ چونک پڑے۔

بلیک زیرو نے عمران کی کال سن کر جولیا کو فون کیا اور جولیا اور تنویر کو فارقی ہسپتال پہنچنے کی ہدایت کی۔ اس کے بعد اس نے دانش منزل کا آٹو میٹک سسٹم آن کیا اور جدید سسٹم کا کارڈلیس فون اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔ یہ کارڈلیس دانش منزل کے مخصوص نمبر سے منسلک تھا۔ اس کی رینج بیس کلومیٹر تھی۔

بلیک زیرو عمران پر حملہ آور کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا تھا۔ وہ اپنی کار میں بیٹھ کر کنگ روڈ پر پہنچ گیا۔ اس نے عمران کے فلیٹ کی بلڈنگ کے سامنے کولڈ ڈرنک شاپ کے سامنے کار روک دی۔ کار سے اتر کر وہ دکاندار کے قریب پہنچ گیا۔

”جی صاحب“...... دکاندار نے نہایت ادب سے بلیک زیرو سے کہا۔

”ایک کولڈ ڈرنک دے دیجئے“...... بلیک زیرو نے کہا تو دکاندار

نے اسے بوتل تھما دی۔

”یہاں کچھ دیر پہلے فائرنگ ہوئی ہے“...... بلیک زیرو نے بوتل پینے کے دوران دکاندار سے پوچھا۔

”جی صاحب۔ اس بلڈنگ میں ایک صاحب علی عمران رہتے ہیں ان پر حملہ ہوا ہے۔ زخمی تو وہ ہوئے ہیں لیکن ان کی جان بچ گئی ہے۔ ویسے جی یہ عمران صاحب کافی جی دار آدمی ہیں۔ زخمی ہونے کے باوجود خود کار چلا کر گئے ہیں“...... دکاندار نے کہا۔

”اچھا۔ آپ عمران صاحب کو جانتے ہیں۔ کیا کرتے ہیں عمران صاحب“...... بلک زیرو نے کہا۔

”سنا ہے جی بہت بڑے افسر کے اکلوتے بیٹے ہیں اور ان کے والد افسر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے زمیندار بھی ہیں۔ پھر انہیں کچھ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ سنا ہے بس آوارہ گردی کرتے رہتے ہیں“...... دکاندار نے کہا۔

”آپ نے حملہ آور کو دیکھا ہے“...... بلیک زیرو نے دکاندار سے پوچھا۔

”حملہ آور کو تو میں نہیں دیکھ سکا جناب البتہ وہ جس کار میں تھا اس کار کو میں نے دیکھا ہے۔ وہ نیلے رنگ کی ٹیوٹا کار تھی۔ نمبر تھا جناب اس کا جے بی فائیو ڈبل سکس لیکن آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہوں جناب۔ کیا آپ کا تعلق پولیس سے ہے“...... دکاندار نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ایسے ہی سمجھ لو۔ لیکن آپ کو فکر کرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو تنگ بالکل نہیں کیا جائے گا''...... بلیک زیرو نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کیونکہ پولیس کا سوچ کر وہ پریشان ہو گیا تھا۔

''میں تو جی غریب سا دکاندار ہوں۔ اگر پولیس میرے کھوکھے پر آئی اور مجھے اپنے ساتھ لے گئی تو میرا کاروبار تباہ ہو جائے گا۔ میرے بچے بھوکے مر جائیں گے''...... دکاندار نے پریشان لہجے میں کہا۔

''میں نے کہا نا کہ آپ فکر مت کریں۔ آپ کو کوئی تنگ نہیں کرے گا''...... بلیک زیرو نے ایک مرتبہ پھر اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور خالی بوتل اسے پکڑا دی۔ پھر نے وائلٹ سے پچاس کا نوٹ نکال کر دکاندار کی طرف بڑھا دیا۔

''آپ میرے مہمان ہیں جی۔ آپ رکھ لیں''...... دکاندار نے پیسے لینے سے انکار کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کا بہت شکریہ۔ لیکن بوتل کی قیمت تو آپ کو لینی پڑے گی اور اب بھی آپ نے انکار کیا تو میں آپ کو تھانے بلوا کر یہ قیمت ادا کروں گا''...... بلیک زیرو نے اسے انوکھی دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ میں بوتل کی قیمت لے لیتا ہوں۔ آپ مجھے تھانے مت بلوائیں''...... دکاندار نے کہا اور پھر اس نے بلیک زیرو سے پچاس کا نوٹ لے لیا اور اسے بقایا رقم دے دی۔ بلیک زیرو کار میں

آ کر بیٹھا اور اس نے دھیمی رفتار سے کار آگے بڑھا دی۔ پھر اس نے جیب سے کارڈلیس فون سیٹ نکال لیا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ایک کار کا نمبر نوٹ کرو۔ جے بی فائیو ڈبل سکس۔ باقی ممبران کو بھی نوٹ کرا دو۔ یہ نیلے رنگ کی ٹیوٹا کار ہے تم نے اسے ٹریس کرنا ہے اور مجھے رپورٹ دینی ہے''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سر۔ کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے''...... دوسری طرف سے صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

''فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس گاڑی سے عمران پر فائرنگ ہوئی ہے اور عمران زخمی حالت میں فاروقی ہسپتال میں ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ۔ عمران صاحب پر حملہ۔ عمران صاحب خیریت سے تو ہیں نا چیف''......صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ وہ خیریت سے ہے۔ جولیا اور تنویر ہسپتال میں اس کے پاس ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر رابطہ منقطع کر دیا۔ اس کے بعد بلیک زیرو نے کار کی رفتار بڑھائی اور دانش منزل پہنچ گیا۔ اسے یقین تھا کہ اس کے ممبران جلد ہی اس کار کو ٹریس کر لیں گے۔ اس کے بعد اس حملہ آور کو ٹریس کرنا مشکل نہیں ہو گا۔ دانش منزل پہنچ

کر وہ ابھی اپنی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے کارڈ لیس فون سیٹ کو آف کیا اور میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں سر''...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

''جی فرمایئے۔ کس لئے فون کیا ہے آپ نے''...... بلیک زیرو نے بدستور سرد لہجے میں کہا۔

''سر۔ آپ سے ایک درخواست کرنی ہے۔ اگر آپ اپنے نمائندے علی عمران کو میرے آفس بھیج دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی''...... سرسلطان نے کہا۔

''علی عمران فوری طور پر آپ کے پاس نہیں آ سکتا''...... بلیک زیرو نے کہا۔ بلیک زیرو سرسلطان کو عمران کے زخمی ہونے کے بارے میں نہیں بتانا چاہتا تھا۔

''سر۔ آپ تک درخواست پہنچانا بہت ضروری ہے''۔ سرسلطان نے کہا۔

''ہم اپنا ایک اور خاص نمائندہ طاہر آپ کے آفس میں بھیج رہے ہیں۔ آپ ان سے بات کر لیں۔ آپ کی بات ہم تک پہنچ جائے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''سر۔ جیسے آپ بہتر سمجھیں''...... سرسلطان نے کہا۔

''او کے۔ کچھ دیر بعد ہمارا نمائندہ آپ کے پاس پہنچ جائے گا''...... بلیک زیرو نے کہااور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے میک اپ کیا اور کار میں سوار ہو کر سرسلطان کے آفس پہنچ گیا۔

''میرا نام طاہر ہے اور مجھے سرسلطان صاحب سے ملنا ہے''۔ بلیک زیرو نے سرسلطان کے پی اے سے کہا۔

''اوہ۔ سر آپ۔ آیئے۔ آیئے''...... پی اے نے طاہر کا نام سنتے ہی بوکھلا کر اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ بلیک زیرو کو ساتھ لے کر سرسلطان کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ سرسلطان کے دفتر میں ایک غیر ملکی بھی موجود تھا۔ سرسلطان بلیک زیرو کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ سرسلطان کو اٹھتے دیکھ کر وہ غیر ملکی بھی اٹھ کھڑا ہوا جبکہ پی اے بلیک زیرو کو وہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

''تشریف رکھیں سر''...... سرسلطان نے مؤدبانہ لہجے میں بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو ان کے سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے کے بعد سرسلطان اور پھر وہ غیر ملکی بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ بلیک زیرو سرسلطان کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

''یہ مسٹر کالروس ہیں اور پرائم منسٹر آف برازیل کے نمائندہ خصوصی ہیں''...... سرسلطان نے غیر ملکی کا تعارف بلیک زیرو سے

کراتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو نے گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا۔

''ہیلو''...... کالروس نے رسماً کہا اور بلیک زیرو سے مصافحہ کیا۔ اسی لمحے سرسلطان کے آفس کا ملازم چائے کے برتن لے کر آ گیا۔ اس کے آنے کی وجہ سے ان کے درمیان خاموشی طاری ہو گئی۔ ملازم نے چائے بنائی اور انہیں پیش کر کے چلا گیا۔

''یہ پرائم منسٹر آف برازیل کی ایک گزارش لے کر آئے ہیں''...... ملازم کے جانے کے بعد سرسلطان نے بلیک زیرو سے کہا۔

''جی فرمائیے''...... بلیک زیرو نے مسٹر کالروس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ نے بلیک وے کا نام سنا ہوا ہے''......مسٹر کالروس نے بلیک زیرو سے پوچھا۔

''جی ہاں۔ یہ ایک مجرم تنظیم ہے جس کا نیٹ ورک تقریباً پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور آج کل وہ برازیل میں موجود ہے اور وہ حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے خلاف آپ کی مدد کرے''...... بلیک زیرو نے کالروس سے کہا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں کیونکہ اس نے تو اس بات کا ذکر بلیک زیرو سے کیا ہی نہیں تھا جبکہ بلیک وے کا نام سنتے ہی بلیک زیرو سمجھ گیا تھا کہ کیا معاملہ ہے کیونکہ بلیک

وے عموماً حکومتوں کے خاتمے کے لئے کام کرتی تھی۔ برازیلی پرائم منسٹر کے نمائندے کا آنا صرف اس مقصد کے لئے ہو سکتا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد حاصل کرنا چاہتے تھے۔

''مسٹر کالروس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف انتہائی باخبر انسان ہیں۔ ان کی نظر پوری دنیا کے حالات پر رہتی ہے۔ دنیا کا کوئی اہم واقعہ ایسا نہیں گزرتا جس کا انہیں علم نہ ہو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''جس سروس کے چیف اتنے باخبر ہوں وہ کبھی اپنے مشن میں ناکام نہیں رہ سکتی''...... مسٹر کالروس بہت زیادہ متاثر ہو گئے تھے اس لئے انہوں نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ سرسلطان نے بھی فخریہ انداز میں بلیک زیرو کو دیکھا۔ عمران کی ذہانت کے تو وہ پہلے گرویدہ تھے۔ اب بلیک زیرو کی ذہانت سے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ان کا سر فخر سے بلند ہو گیا تھا اور آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی تھی۔

''سر۔ انہوں نے ہماری حکومت کو ایک آفر بھی کی ہے۔ ان کی آفر پاکیشیا کی ترقی میں بہت کام آ سکتی ہے''...... سرسلطان نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سلطان صاحب۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت کم ہوتا ہے۔ آپ تمہید مت باندھا کریں''...... بلیک زیرو نے خشک لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ برازیل کے جنگلات میں یورینیم پلس کے ذخائر

ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس بلیک وے کا خاتمہ کر دیتی ہے یا اسے برازیل سے نکال دیتی ہے تو ان ذخائر پر پاکیشیا کا حق ہو گا۔ اگر وہ ذخائر پاکیشیا آ جائیں تو پاکیشیا خلائی دوڑ میں ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز پر سبقت لے جائے گا اور اس کا دفاع ناقابل شکست ہو جائے گا''...... سرسلطان نے کہا۔

''اوکے۔ میں آپ کی یہ بات چیف تک پہنچا دوں گا۔ پھر چیف جو فیصلہ کریں آپ کو فون پر بتا دیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر پہلے سرسلطان اور پھر مسٹر کالروس بھی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ بلیک زیرو دروازے کی طرف مڑا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ سرسلطان کے آفس سے باہر آ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس دانش منزل پہنچ چکا تھا۔ ابھی وہ اپنی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''چیف۔ صفدر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''چیف۔ جے بی فائیو ڈبل سکس کار سارٹ کلب کے مینجر ابرار کی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اسے دانش منزل کے ڈارک روم میں پہنچا دو''...... بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اگلے لمحے اس نے پھر رسیور اٹھایا اور رانا ہاؤس کے نمبر پریس کرنے لگا۔ جلدی ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

''پرنس آف افریقہ۔ جوزف دی گریٹ سپیکنگ''...... چند لمحوں بعد جوزف کی آواز سنائی دی۔

''جوزف۔ میں طاہر بول رہا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ۔ طاہر صاحب آپ۔ فرمایئے''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم فوراً دانش منزل آ جاؤ۔ ایک مجرم کی زبان کھلوانی ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ابھی پہنچ رہا ہوں''...... جوزف نے کہا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے اپنے سامنے لگے ہوئے بہت سے بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کر دیا۔ سامنے لگی ہوئی سکرین فوراً ہی روشن ہو گئی اور پھر بلیک زیرو نے ایک بٹن اور پریس کیا تو سکرین پر مین گیٹ کا بیرونی منظر نظر آنے لگا۔ کچھ دیر بعد جوزف کی کار مین گیٹ پر رکتی دکھائی دی۔ بلیک زیرو نے ایک اور بٹن دبایا تو سکرین پر مین گیٹ کھلتا ہوا نظر آنے لگا اور جوزف کار سمیت اندر آ گیا۔

''جوزف۔ تم ڈارک روم میں چلے جاؤ۔ صفدر ابھی ایک مجرم کو لے کر آنے والا ہے''...... بلیک زیرو نے سکرین پر جوزف کو

راہداری میں لگے ہوئے انٹرکام کے رسیور کو اٹھاتے دیکھا تو کہا۔ جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور رسیور واپس ہک میں لگا دیا اور پھر وہ ڈراک روم کی طرف بڑھنے لگا۔ جوزف کو آئے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ صفدر کی کار بھی مین گیٹ پر رکتی ہوئی نظر آئی۔ بلیک زیرو نے اس کے لئے بھی مین گیٹ کھول دیا۔ صفدر کی کار اندر آ گئی تو مین گیٹ خود بخود بند ہوگیا۔ کار رکی تو صفدر کار سے نیچے اتر آیا۔ نیچے اتر کر اس نے کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور کسی کو گھسیٹ کر کار سے باہر نکال لیا۔ پھر اس نے اس بے ہوش آدمی کو ڈارک روم میں پہنچایا اور پھر واپس اپنی کار میں آ کر بیٹھ گیا۔ بلیک زیرو نے مین گیٹ ایک بار پھر کھول دیا۔ صفدر کی کار دانش منزل سے باہر چلی گئی۔

صفدر کے جانے کے بعد بلیک زیرو آپریشن روم سے نکل کر ڈارک روم میں آ گیا۔ ڈارک روم میں سمارٹ کلب کا مینجر ابرار بنچ پر بے ہوشی کی حالت میں پڑا ہوا تھا جبکہ جوزف اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔ جوزف اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے قصاب بکرے کو دیکھتا ہے۔ بلیک زیرو کو ڈارک روم میں داخل ہوتے دیکھ کر جوزف مستعد ہوگیا۔

''جوزف۔ یہ ابھی تک بے ہوش کیوں ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ''...... بلیک زیرو نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ ابھی ہوش میں آ جاتا ہے جناب''...... جوزف نے کہا اور

اس نے ایک زور دار تھپڑ بے ہوش ابرار کے منہ پر مار دیا۔ تھپڑ کی آواز ڈارک روم میں گونج اٹھی۔ ابرار کا جسم اس تھپڑ سے ہل گیا تھا اور اس کا رخسار پھٹ گیا تھا۔ ابرار ایک چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ وہ فوراً ہی اٹھ کر بیٹھ گیا اور خالی خالی نظروں سے انہیں دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک پیدا ہوگئی۔

''کک۔ کون ہو تم''...... ابرار نے اپنا ہاتھ رخسار پر رکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ پر اس کا خون لگ گیا۔ اپنا خون دیکھ کر وہ قہر آلود نظروں سے جوزف اور بلیک زیرو کو دیکھنے لگا۔ بلیک زیرو نے اس کے سوال کا جواب نہ دیا۔ اس نے جوزف کی طرف دیکھا۔ بلیک زیرو کو اپنی طرف دیکھتے پا کر جوزف نے ابرار کے دوسرے رخسار پر بھی تھپڑ رسید کر دیا۔ ڈارک روم میں اس تھپڑ کی بھی گونج پیدا ہوئی اور ابرار الٹ کر بنچ سے نیچے جا گرا۔ ابھی وہ سیدھا ہو ہی رہا تھا کہ اس کے پہلو میں جوزف کی لات لگی اور اس کے حلق سے ایک چیخ بلند ہوئی اور وہ کئی فٹ دور جا گرا اور تڑپنے لگا۔

''اسے مارنا نہیں ہے۔ اس سے چند سوالات پوچھنے ہیں''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''سوری صاحب۔ شاید میری لات زیادہ زور سے لگ گئی ہے''...... جوزف نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''دیکھو۔ کہیں یہ مر تو نہیں گیا''...... ابرار کا تڑپنا بند ہو گیا تھا اس لئے بلیک زیرو نے کہا تو جوزف نے آگے بڑھ کر ابرار کو چیک

کیا اور پھر مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

''یہ صرف بے ہوش ہوا ہے''...... جوزف نے کہا۔

''پانی کے چھینٹے مار کر اسے ہوش میں لاؤ''...... بلیک زیرو نے کہا تو جوزف ڈارک روم سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کا جگ تھا۔ اس نے پانی کے چھینٹے ابرار کے چہرے پر مارے تو کچھ دیر بعد ابرار ایک بار پھر ہوش میں آ گیا۔ اس مرتبہ وہ جوزف کو خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔ جوزف نے پانی کا جگ ایک طرف رکھا اور جیب سے خنجر نکال لیا۔

''تم جن نظروں سے ہمیں دیکھ رہے ہو اس کے نتیجے میں تمہاری آنکھیں نکل جاتی تھیں لیکن ہمارے صاحب بہت رحم دل ہیں اس لئے ابھی تک تمہاری آنکھیں سلامت ہیں اور اگر تم چاہتے ہو کہ یہ سلامت رہیں تو صاحب کے سوالوں کے صحیح صحیح جواب دو''...... جوزف نے خنجر اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

''میں عزت دار شریف شہری ہو۔ مجھے اغوا کر کے تم نے اچھا نہیں کیا۔ میں تم پر اغوا کا کیس کراؤں گا''...... اس مرتبہ ابرار نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا تو جوزف ہنسنے لگا۔

''تمہارے پاس اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ تم یہاں سے صحیح سلامت واپس چلے جاؤ گے''...... جوزف نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم مجھے قتل کر دو گے''...... ابرار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر تم نے صاحب کے سوالوں کے صحیح صحیح جواب نہ دیئے تو تم انتہائی اذیت ناک موت مارے جاؤ گے''...... جوزف نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن پر خنجر پھیرنے لگا۔ ابرار گھبرا کر یکدم پیچھے ہٹ گیا تو جوزف کے چہرے پر سفاکانہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

''ٹھیک ہے۔ پوچھو۔ میں بتاتا ہوں۔ تم خطرناک لوگ ہو''۔ ابرار نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''تم نے عمران پر قاتلانہ حملہ کیوں کیا ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔ عمران پر قاتلانہ حملے کا سن کر جوزف چونک پڑا کیونکہ اسے ابھی تک معلوم نہیں تھا کہ عمران پر حملہ ہوا ہے۔

''اوہ۔ اوہ۔ اس نے باس پر قاتلانہ حملہ کیا ہے''...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا اور اس کا خنجر والا ہاتھ بلند ہو گیا۔

''ٹھہرو جوزف۔ اس سے بہت سے سوالات پوچھنے ہیں''۔ بلیک زیرو نے سرد اور تیز لہجے میں کہا تو جوزف کا اٹھا ہوا ہاتھ نیچے آ گیا لیکن اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے۔

''عمران۔ کون عمران۔ میں تو کسی عمران کو نہیں جانتا''...... ابرار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے سے بلیک زیرو نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''تمہاری کار جے بی فائیو ڈبل سکس سے عمران صاحب پر فائرنگ ہوئی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میری کار سے۔ اوہ۔ نہیں۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا''...... ابرار نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کے اس انداز سے بلیک زیرو کو محسوس ہو گیا کہ وہ غیر دانستہ طور پر سہی لیکن اس معاملے میں ملوث ضرور ہے۔

''جوزف۔ اس کی ایک آنکھ نکال دو''...... بلیک زیرو نے جوزف سے کہا تو ایک بجلی سی چمکی اور ابرار کی دلدوز چیخ بلند ہوئی اور وہ فرش پر گر گیا۔ اس کی آنکھ سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ جوزف نے پانی کا جگ اٹھایا اور اس کے سر پر پانی ڈالنے لگا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ ہوش میں آ گیا۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا اور اس کی شکل کافی خوفناک ہو چکی تھی۔ جوزف نے مسکراتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا اور خنجر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔ جوزف کے اس انداز نے ابرار کی جان ہی نکال لی تھی اور وہ تھر تھر کانپنے لگا۔

''بولو۔ تم نے یہ کار کسے دی تھی''...... بلیک زیرو نے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔

''نریندر سنگھ یہ گاڑی لے گیا تھا''...... ابرار نے کہا۔

''نریندر سنگھ۔ کون ہے یہ نریندر سنگھ''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''یہ کافرستانی ہے اور میری اس سے دوستی ہے''...... ابرار نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گویا تم ملک دشمنوں کے لئے کام کرتے ہو۔ تم غدار ہو''۔ بلیک زیرو نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ اس نے بلیک زیرو کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تو بلیک زیرو اس سے دوبارہ مخاطب ہوا۔

''اس وقت یہ نریندر سنگھ کہاں ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''وہ ڈریم لینڈ ہوٹل کے کمرہ نمبر ستر میں ٹھہرا ہوا ہے۔ ایک گھنٹے بعد اس کی فلائٹ ہے''...... ابرار نے کہا۔

''جوزف۔ اسے آف کرنے کے بعد برقی بھٹی میں ڈال کر تم واپس جا سکتے ہو''...... بلیک زیرو نے کہا اور دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

''نہیں۔ نہیں۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھے مت مارو''...... ابرار نے چیختے ہوئے کہا لیکن وہ اس آواز پر توجہ دیئے بغیر آگے بڑھ گیا۔ دروازے سے نکلنے سے پہلے اسے ابرار کی دلدوز چیخ سنائی دی تھی۔

صفدر کے واچ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا تو اس نے پن کھینچی اور گھڑی کو منہ کے قریب کر لیا۔

''ایکسٹو۔ اوور''...... ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ صفدر اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ڈریم لینڈ کے کمرہ نمبر ستر میں ایک شخص نریندر سنگھ ٹھہرا ہوا ہے۔ وہ ابھی ہوٹل سے نکلنے والا ہو گا۔ تم نے اسے دانش منزل کے ڈارک روم میں پہنچانا ہے۔ خیال رہے کہ یہ کافرستانی ایجنٹ ہے اور اس نے عمران پر قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ اوور''...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں ڈریم لینڈ ہوٹل کے قریب ہی ہوں۔ جلد ہی آپ کا مطلوبہ آدمی دانش منزل کے ڈارک روم میں ہو گا۔ اوور''۔ صفدر

نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ وہ واقعی اس وقت ڈریم لینڈ ہوٹل کے قریب تھا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... ایکسٹو کی آواز سنائی دی اور پھر رابطہ ختم ہو گیا تو صفدر نے اپنی کار کا رخ ہوٹل ڈریم لینڈ کی طرف موڑ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد اس کی کار ہوٹل ڈریم لینڈ کی پارکنگ میں داخل ہو گئی۔ اس نے ایک جگہ کار کھڑی کی اور مین گیٹ کی طرف بڑھا۔ اس ہوٹل میں وہ کئی بار آ چکا تھا۔ ہوٹل کا عملہ بھی اس سے واقف تھا۔ وہ ہال سے گزرتا ہوا سیڑھیوں کے راستے دوسری منزل پر پہنچ گیا کیونکہ کمرہ نمبر ستر دوسری منزل پر تھا۔ کمرے کے قریب پہنچ کر اس نے آگے پیچھے دیکھا تو وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ اس نے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔

''کون ہے''...... چند لمحوں بعد اندر سے پوچھا گیا۔

''ویٹر سر''...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کچھ دیر بعد دروازہ کھل گیا۔ جیسے ہی دروازہ کھلا صفدر اندر داخل ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پیچھے لات مار کر دروازہ بند کر دیا۔ اب اس کے ہاتھ میں ریوالور بھی نظر آنے لگا۔

''کک۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم''...... اندر موجود شخص نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''تم نریندر سنگھ ہو''...... صفدر نے اس کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

''نریندر سنگھ۔ نہیں۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں طارق ہوں''...... اس شخص نے کہا۔

''تم نریندر سنگھ ہو یا طارق۔ تمہیں میرے ساتھ تھانے چلنا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''تھانے۔ کیوں۔ کیا جرم کیا ہے میں نے اور تم کون ہو''۔ اس شخص نے کہا۔

''میں پولیس انسپکٹر ہوں اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہمارے اور تمہارے ملک کی پولیس جسے چاہے پکڑ کر لے جائے اس سے پوچھنے والا کوئی نہیں''...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

''میرے اور تمہارے ملک۔ کیا مطلب۔ کیا تم پاکیشیائی نہیں ہو''...... اس شخص نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''میں پاکیشیائی ہوں اور تم کافرستانی ہو۔ اب باتوں میں وقت ضائع مت کرو اور چلو میرے ساتھ''...... صفدر نے کہا۔ صفدر کے ریوالور کا رخ بدستور اس کی طرف تھا

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نریندر سنگھ نہیں ہوں۔ میں طارق گجر ہوں''...... اس شخص نے نہایت ہی نرم لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ میری یہ غلط فہمی تم تھانے چل کر دور کر دینا''۔ صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چلو''...... اس شخص نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور ایک قدم دروازے کی طرف بڑھایا۔ صفدر کی توجہ جیسے ہی

دروازے کی طرف ہوئی اسی لمحے اس کے ریوالور والے ہاتھ پر اس شخص کا ہاتھ پڑا اور ریوالور صفدر کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی صفدر کی کنپٹی پر ایک مکا لگا اور صفدر لڑکھڑا گیا۔

اس شخص کے اطمینان اور باتوں نے صفدر کو شک میں ڈال دیا تھا کہ یہ نریندر سنگھ ہے یا طارق گجر۔ لیکن اس کے اس طرح حملہ کرنے سے صفدر کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ نریندر سنگھ ہی ہے۔

صفدر کے لڑکھڑانے پر اس نے صفدر کو لات مارنے کی کوشش کی لیکن صفدر نے اس کا پاؤں پکڑ لیا اور اسے پوری قوت سے گھما دیا۔ نریندر سنگھ بھی گھوم گیا اور منہ کے بل کمرے میں بچھے کارپٹ پر آ گرا لیکن اس نے اٹھنے میں دیر نہ کی۔ وہ اٹھتے ہی بجلی کی سی تیزی کے ساتھ نیچے جھکا اور اس کے سر کی ایک زوردار ٹکر صفدر کے سینے پر لگی۔ یہ ٹکر کھا کر صفدر اچھل کر بیڈ پر جا گرا۔ نریندر سنگھ نے بھی چھلانگ لگائی اور صفدر پر جا کر گرنا چاہا لیکن صفدر نے فوراً کروٹ بدل لی۔ نریندر سنگھ اس کے قریب ہی گرا۔ ابھی وہ سنبھلنے نہ پایا تھا کہ صفدر نے اس کی کنپٹی پر مکا مار دیا۔ نریندر سنگھ کو کمرہ گھومتا ہوا محسوس ہوا۔ صفدر نے مہلت دیئے بغیر ایک اور مکا اس کی کنپٹی پر مارا تو نریندر سنگھ کے کان میں سائیں سائیں کی آوازیں گونجنے لگیں۔ صفدر تیسرا مکا بھی اس کی کنپٹی پر ہی مارنا چاہتا تھا لیکن وہ تیزی سے کروٹ بدل گیا اور بیڈ سے نیچے جا گرا۔ پھر جب تک صفدر کھڑا ہوتا نریندر سنگھ اٹھ کھڑا ہوا اور اسے خونی نظروں سے

گھورنے لگا۔

پھر حملہ کرنے میں پہل نریندر سنگھ نے ہی کی۔ اس نے اچھل کر صفدر کو فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی لیکن صفدر ہوشیار تھا۔ وہ کمان کی صورت میں پیچھے جھکا اور پھر ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں سیدھا ہوا اور اس کا ایک پنچ نریندر کے منہ پر لگا۔ اس کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی اور ساتھ ہی اس کے منہ سے خون بھی جاری ہو گیا۔ اس کے دو تین دانت ٹوٹ گئے تھے۔

اب صفدر اسے مزید وقت نہیں دینا چاہتا تھا لہٰذا اس پنچ کے بعد اس نے ایک بھی لمحہ ضائع کئے بغیر کراٹے کا ایک ہاتھ اس کی کنپٹی پر مار دیا۔ نریندر سنگھ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا پھیل گیا اور دوسرے وار نے اسے دنیا سے بیگانہ کر دیا۔

''ہونہہ۔ تو یہ ہے نریندر سنگھ جس نے مجھ پر فائرنگ کی تھی''۔ عمران نے نریندر سنگھ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ نریندر سنگھ اس وقت دانش منزل کے ڈارک روم میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کچھ دیر پہلے ہی ہسپتال سے واپس آیا تھا۔ بلیک زیرو نے اسے فون کر کے بتا دیا تھا کہ اس نے حملہ آور کو گرفتار کر لیا ہے اس لئے عمران ہسپتال سے سیدھا دانش منزل آیا تھا۔ نریندر سنگھ اس وقت بے ہوش تھا۔

''جی ہاں عمران صاحب۔ اس کی مدد سمارٹ کلب کے مینجر نے کی تھی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ مینجر کہاں ہے۔ اس کا حال احوال پوچھا ہے یا نہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ فرشتوں کو اپنا حساب کتاب دینے کے بعد اپنے اصل

ٹھکانے جہنم میں پہنچ چکا ہو گا''...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے پانی کا جگ اٹھا لیا اور نریندر سنگھ کے سر پر پانی ڈالنے لگا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد اسے ہوش آ گیا۔ پہلے تو وہ خالی الذہن رہا پھر وہ چونک اٹھا اور اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک بھی آ گئی۔ عمران کو دیکھ کر وہ دوبارہ چونکا اور ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

''مجھے زندہ دیکھ کر حیران ہو رہے ہو نریندر سنگھ''...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نریندر سنگھ۔ کون نریندر سنگھ۔ میں تو کسی نریندر سنگھ کو نہیں جانتا اور نہ ہی میں تمہیں جانتا ہوں۔ تم کون ہو اور مجھے اس طرح کیوں باندھ رکھا ہے''...... نریندر سنگھ نے کہا۔

''تمہارے دماغ پر جو چوٹیں لگی ہیں اس کی وجہ سے تمہاری یادداشت کھو گئی ہے لیکن تم فکر نہ کرو میں ابھی تمہارا علاج کروں گا۔ تمہاری یادداشت ابھی واپس آ جائے گی''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور ڈارک روم کی اکلوتی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس پلٹا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرنج نظر آ رہی تھی جس میں سرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

''اس سرنج میں سلو پوائزن ہے۔ اس سے موت فوراً واقع نہیں ہوتی۔ تم پورے دو روز تڑپتے رہو گے۔ موت کو پکارو گے لیکن موت نہیں آئے گی۔ ٹھیک دو دن تڑپنے کے بعد تم ہلاک ہو جاؤ

گے''...... عمران نے نریندر سنگھ سے کہا اور انجکشن اسے لگا دیا۔ انجکشن لگنے کے دس سیکنڈ بعد نریندر سنگھ کی چیخیں بلند ہونے لگیں۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے لاکھوں زہریلی چیونٹیاں اسے کاٹ رہی ہوں۔ وہ تڑپنے لگا۔ اس کی اذیتوں میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور اس کی قوت برداشت ختم ہوتی جا رہی تھی۔

''میرے سوالوں کے جواب دو گے یا نہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''دوں گا۔ دوں گا۔ پانی۔ پانی''...... نریندر سنگھ نے مچھلی کی طرح تڑپتے ہوئے کہا۔

''پانی تمہیں بعد میں ملے گا۔ میرے سوالوں کے جواب دو''۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ پوچھو۔ کیا پوچھنا ہے۔ جلدی پوچھو''...... نریندر سنگھ نے بے تاب لہجے میں کہا۔

''تم نے مجھ پر فائرنگ کی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے تم پر فائرنگ کی تھی''...... نریندر سنگھ نے اقرار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کیوں''...... عمران نے پوچھا۔

''مجھے ایسا کرنے کے لئے بلیک چیف نے کہا تھا''...... نریندر سنگھ نے جواب دیا۔

''بلیک چیف۔ یہ کون ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"مجرموں کی عالمی تنظیم ہے بلیک وے"...... وہ بتانے ہی لگا تھا کہ عمران نے اسے درمیان میں ٹوک دیا۔

"اچھا۔ تو تم بلیک وے کے کارندے ہو۔ لیکن بلیک چیف نے تمہیں میرے قتل کا آرڈر کیوں دیا"...... بلیک وے کا نام سنتے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ نریندر سنگھ اس تنظیم کا کارندہ ہے اور اسے یاد آ گیا تھا کہ بلیک وے کا چیف خود کو بلیک چیف کہلاتا ہے۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو بس حکم کا غلام ہوں"...... نریندر سنگھ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ آیئے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں"...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو تم آج کل بہت تیز جا رہے ہو۔ پیارے صفر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں جو کچھ بھی ہوں آپ کی محبت کی وجہ سے ہوں"...... بلیک زیرو نے انکساری سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"پہلے اسے پانی پلا کر ہاف آف کر دو۔ یہ پانی پینے سے ٹھیک
ئے گا۔ پھر باتیں ہوں گی"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو
نریندر کو پانی پلایا اور پھر اسے ایک انجکشن لگا کر ب
بعد وہ دونوں کنٹرول روم میں آ گئے۔
ـائے بنا کر لاتا ہوں"...... کنٹرول رو

میں پہنچ کر بلیک زیرو نے عمران سے کہا اور پھر چائے بنانے چلا گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ بلیک وے کا کیا چکر ہے اور تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا"...... بلیک زیرو چائے بنا کر واپس آیا تو عمران نے اس سے چائے کا کپ لیتے ہوئے کہا۔

"پہلے اس لئے نہیں بتا سکا کہ آپ نے موقع ہی نہیں دیا۔ آپ آتے ہی ڈارک روم میں چلے گئے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"چلو۔ اب تو بتا دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے سرسلطان سے ملاقات کا تمام احوال سنا دیا۔ جیسے ہی بلیک زیرو خاموش ہوا ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"......عمرن نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"طاہر بیٹے۔ سلطان بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے"۔ دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"سلطان کو بتائے بغیر بے چارہ کہاں جا سکتا ہے۔ اس پر حد ادب نہیں لگ جائے گی"......عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

بلیک زیرو بھی سمجھ گیا تھا کہ سرسلطان کی کال ہے۔

"تم وہیں تھے تو پھر طاہر کو میرے پاس کیوں بھیج دیا تھا۔ ویسے سچ بات تو یہ ہے کہ طاہر نے کمال کر دیا۔ ایسی ذہانت آمیز باتیں کیں کہ برازیلی حکومت کا نمائندہ حیران رہ گیا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ

جس ایکسٹو کے نمائندے اتنے ذہین اور باخبر ہیں وہ ایکسٹو خود کیسا ہو گا۔ وہ تو ایکسٹو سے ملنے کا شدید خواہش مند تھا۔ کمال کر دیا طاہر نے''...... سرسلطان نے بلیک زیرو کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ جیسے ہی انہوں نے بلیک زیرو کی تعریف شروع کی تھی عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اس لئے سرسلطان کی بات بلیک زیرو نے بھی سن لی تھی۔ اپنی تعریف سن کر اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے جبکہ عمران کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔

''جی ہاں۔ دانش منزل میں رہتے رہتے طاہر کی دانش بہت بڑھ گئی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران بیٹے۔ اب تم نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ برازیل جانا ہے یا نہیں''...... سرسلطان نے فوراً ہی اپنے مقصد کی بات کرتے ہوئے کہا۔

''ابھی تو میں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا''...... عمران نے کہا۔

''بیٹے۔ تمہارا وہاں جانا پاکیشیا کے مفاد میں ہے۔ پاکیشیا کو یورینیم پلس کی اشد ضرورت ہے۔ ہم اپنی ضرورت سے زائد یورینیم پلس اپنے دوست ہمسایہ ملک شوگران کو بھاری معاوضے پر فروخت بھی کر سکتے ہیں۔ اس طرح پاکیشیا کی ترقی کا پہیہ تیزی سے گھوم سکتا ہے''...... سرسلطان نے کہا۔

''جناب سلطان من۔ پاکیشیا کی ترقی کے لئے ہماری جانیں بھی حاضر ہیں۔ اگر آپ نے انہیں باضابطہ اطلاع کرنی ہے تو اطلاع کر

دیں ہم برازیل جا رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''مجھے تم سے یہی امید تھی عمران بیٹے۔ قوم کو تم پر اور تمہاری پوری ٹیم پر فخر ہے۔ اوکے۔ اللہ حافظ''...... سرسلطان نے محبت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا۔

''عمران صاحب۔ آپ کس کس کو ساتھ لے جائیں گے۔ میری خواہش ہے کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں''...... بلیک زیرو نے کہا اور ساتھ ہی اپنی خواہش کا اظہار بھی کر دیا۔

''اگر تم میرے ساتھ چلے گئے اور یہاں کوئی مسئلہ پیدا ہو گیا تو پھر کیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بھی آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ ہائے مجبوری''...... بلیک زیرو نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''صرف مجبوری ہی نہیں بقول سلیمان پاشا۔ ہائے ہائے یہ مجبوری''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو آپ کسے ساتھ لے کر جائیں گے''...... بلیک زیرو نے اپنا سوال دوہراتے ہوئے کہا۔

''برازیل گھنے اور طویل جنگلات کا ملک ہے۔ لہٰذا جوزف کی سیٹ تو پکی۔ جوزف کے علاوہ جولیا، تنویر، صفدر اور نعمانی میرے ساتھ جائیں گے جبکہ جوانا، چوہان، صدیقی اور ٹائیگر یہاں رہیں گے۔ جوانا اور ٹائیگر کو میں ہدایت کر دوں گا۔ جب تمہیں ان کی ضرورت پڑے گی تو ان سے کام لے لینا''...... عمران نے کہا تو

بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ تنویر کو یہاں چھوڑ جائیں''...... ب
زیرو نے زیرلب مسکراتے ہوئے کہا۔

''پھر وہ جولیا کو کہاں میرے ساتھ جانے دے گا۔ مجھے بھی
مار دے گا اور جولیا کو بھی۔ بڑا غیرت مند بھائی ہے''...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔

''واقعی۔ آپ کی بات درست ہے''...... بلیک زیرو نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم جولیا کو اطلاع کر دو۔ ہم کل برازیل کے لئے روانہ
جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''جی بہتر۔ عمران صاحب۔ نریندر سنگھ کا کیا کرنا ہے''...... ب
زیرو نے عمران کی بات کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

''اس نے یہاں فی الحال کوئی جرم نہیں کیا۔ صرف مجھ
فائرنگ کی ہے اور تم جانتے ہو کہ میں ذاتی بدلہ لینے کا قائل ن
ہوں اس لئے اسے چھوڑ دینا''...... عمران نے کہا اور اس کے سا
ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اب وہ اپنے فلیٹ پر جانا چاہتا تھا۔

بلیک چیف اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک فائل رکھی ہوئی تھی جبکہ شراب کی ایک بوتل اور ایک گلاس بھی میز پر رکھا ہوا تھا۔ فائل کھلی ہوئی تھی اور وہ اس کا مطالعہ کر رہا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ شراب سے بھرا ہوا گلاس بھی اٹھاتا اور ایک دو گھونٹ بھرنے کے بعد گلاس میز پر رکھ دیتا اور پھر چند لمحوں بعد دوبارہ گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیتا۔ اس کا یہ شغل بہت دیر سے جاری تھا۔ فائل میں بہت سے صفحات تھے جنہیں وہ پڑھ رہا تھا۔

کافی دیر بعد مترنم گھنٹی بجنے لگی تو وہ چونک گیا اور پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف دیکھا تو انٹرکام کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

''سر۔ کافرستان سے نریندر کی کال ہے''...... اس کی پرسنل

سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اب اس نے کیا بات کرنی ہے۔تم اس سے پوچھ لو اور بعد میں مجھے بتا دینا۔ میں فی الحال ایک اہم فائل پڑھنے میں مصروف ہوں''...... بلیک چیف نے بیزار سے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا اور دوبارہ فائل پر نظریں دوڑانے لگا۔ چند لمحوں بعد انٹرکام کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔

''ہاں۔ اب کیا بات ہے''...... بلیک چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سر۔ نریندر صاحب کا کہنا ہے کہ انہوں نے عمران سے متعلق آپ سے ضروری بات کرنی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ایک تو ان ایشیائی لوگوں کے لئے چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بہت اہم اور ضروری ہو جاتی ہیں۔ ٹھیک ہے۔ کراؤ بات''...... بلیک چیف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ اگلے ہی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون سیٹوں میں سے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک چیف نے منہ بناتے ہوئے رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''ہیلو سر۔ نریندر سنگھ بول رہا ہوں کافرستان سے''...... دوسری طرف سے نریندر سنگھ کی آواز سنائی دی۔

''کیا بات ہے''...... بلیک چیف نے خشک لہجے میں کہا۔

''چیف۔ علی عمران زندہ ہے''...... نریندر سنگھ کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کیا مطلب۔ کیا تم ہوش میں تو ہو۔ کہیں تم نے اپنی برداشت سے زیادہ شراب تو نہیں پی لی''...... بلیک چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں نے پہلے آپ کو رپورٹ دی تھی کہ میں نے عمران کو ہٹ کر دیا ہے لیکن چیف۔ ڈاکٹرز نے عمران کی جان بچا لی ہے اور اب امید ہے کہ وہ آپ کے خلاف حرکت میں آ جائے گا''...... نریندر سنگھ نے بدستور سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''علی عمران جیسے کئی سیکرٹ ایجنٹ میرے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں۔ تم میری نہیں اپنی فکر کرو۔ میرے سامنے یہ بزدلانہ بات کر کے تم نے اپنی موت کو آواز دے دی ہے''...... بلیک چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

''س۔ سوری چیف۔ میرا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا۔ میں تو آپ کو عمران کی آمد کی اطلاع دے رہا تھا''...... اس مرتبہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو بلیک چیف نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور رسیور کریڈل پر رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کر دیئے۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''جیکو کو پیغام دو کہ وہ فوراً مجھ سے ملے''...... بلیک چیف نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو

بلیک چیف نے رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر اس نے فائل بھی بند کی اور سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ نمبر پریس کرتا بلیک کلر کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا۔ یہ اس کا ڈائریکٹ فون تھا۔ ایک تو اس کی سیکرٹری کا اس نمبر سے کوئی رابطہ نہیں تھا اور دوسرا یہ محفوظ ترین فون تھا۔ بلیک چیف نے پہلے والا رسیور واپس رکھا اور دوسرے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ بلیک چیف سپیکنگ''...... بلیک چیف نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''فالڈو بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''یس فالڈو۔ کیسے یاد کیا ہے تم نے''...... اس مرتبہ بلیک چیف نے نرم لہجے میں کہا۔

''جناب۔ میں نے معلوم کرنا تھا کہ ہمارا کام کہاں تک پہنچا ہے''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''فالڈو صاحب۔ آپ کا کام ایسا تو نہیں کہ دنوں میں ہو جائے گا''...... بلیک چیف نے کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ یہ دنوں کا کام نہیں ہے۔ میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے کام کے سلسلہ میں کوئی پیش رفت بھی ہوئی ہے یا نہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''جب ہم ایک کام اپنے ذمے لے لیتے ہیں تو اسے مکمل کئے بغیر نہیں رہتے۔ آپ اطمینان رکھیں۔ ہم صحیح سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں اور جلد ہی آپ کا کام ہو جائے گا''...... بلیک چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہ لوگ ذرا ذرا سی باتوں پر نجانے کیوں پریشان ہو جاتے ہیں''...... بلیک چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بوتل میں سے شراب گلاس میں ڈالی اور گھونٹ گھونٹ پینے لگا۔ ابھی گلاس ختم نہیں ہوا تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''چیف۔ جیکو تشریف لائے ہیں''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری نے کہا۔

''او کے۔ بھیج دو''......بلیک چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اگلے ہی لمحے اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور جیکو اندر داخل ہوا۔ اس نے ادب سے بلیک چیف کو سلام کیا۔

''بیٹھو''...... بلیک چیف نے سر ہلا کر اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جیکو اس کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

''زیندر سنگھ کے حملے کے باوجود علی عمران زندہ بچ گیا ہے۔ اب وہ لازماً اپنے ساتھیوں سمیت برازیل آئے گا۔ تم اپنے آدمیوں کی ڈیوٹی ایئر پورٹ پر لگا دو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایئر

پورٹ سے باہر نہیں نکلنا چاہئے۔ اس کے علاوہ تمام ہوٹلوں پر بھی اپنے آدمی بھیج دو۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی طرح ایئر پورٹ سے باہر نکل آئے تو وہ لازماً کسی ہوٹل میں قیام کریں گے۔ جیسے ہی کسی ہوٹل سے ان کی اطلاع ملے اس پورے ہوٹل کو ہی بموں سے اڑا دو۔ ہم نے ویسے بھی اس ملک میں تباہی ہی پھیلانی ہے تاکہ یہاں کی عوام موجودہ حکمران سے بیزار ہو جائے''...... بلیک چیف نے جیکو سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں ابھی آرڈر کر دیتا ہوں چیف۔ نریندر اپنے مشن میں ناکام ہو گیا اس لئے اب اس کا کیا کرنا ہے''...... جیکو نے پوچھا۔

''اس کے بھی ڈیتھ وارنٹ جاری کر دو اور اگر اس کا کوئی نائب ہو تو اسے وہاں کا چیف ایجنٹ بنا دو''...... بلیک چیف نے جیکو کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے چیف۔ میں ابھی یہ احکامات جاری کر دیتا ہوں''۔ جیکو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یورینیم پلس کے محل وقوع کی کوئی نشاندہی ہوئی ہے یا نہیں''۔ بلیک چیف نے پوچھا۔

''چیف۔ ایک آدمی کی نشاندہی ہوئی ہے کہ وہ اس بارے میں جانتا ہے۔ میں اس کے اغوا کے آرڈر کرنے ہی والا تھا کہ آپ کا پیغام ملا اور مجھے تمام کام چھوڑ کر یہاں حاضر ہونا پڑا''...... جیکو نے کہا۔

''ہماری پہلی ترجیح یورینیم پلس کی تلاش ہے۔ ہم اسے حاصل کر لیں پھر اس حکومت کا خاتمہ کرنے کے لئے بھی کام کریں گے۔ اس کام کا ہم نے بھاری معاوضہ حاصل کیا ہے''...... بلیک چیف نے کہا۔

''یس سر۔ آپ کا فیصلہ بالکل درست ہے''...... جیکو نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اب تم جا سکتے ہو''...... بلیک چیف نے کہا تو جیکو اٹھ کھڑا ہوا اور پھر بلیک چیف کو مؤدبانہ انداز میں سلام کر کے وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد بلیک چیف نے ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

''ہیلو۔ ہیمر برگ بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی اس نے نرم لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ہیمر برگ صاحب آپ''...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''جی۔ اگر آپ فارغ ہوں تو آپ سے گپ شپ کر لی جائے''...... بلیک چیف نے کہا۔

''صرف چند سیکنڈ انتظار کیجئے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''جی ہیمر برگ صاحب۔ اب فرمایئے۔ میں نے لائن محفوظ کر لی ہے''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کے پی ایم صاحب نے پاکیشیا سروس کو اپنی مدد کے لئے بلایا ہے"...... بلیک چیف نے کہا۔

"آپ کی اطلاعات درست ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"امید ہے کہ ہم ان کا انتظام ایئر پورٹ پر ہی کر لیں گے۔ پھر بھی اگر وہ بچ کر پی ایم ہاؤس پہنچ گئے تو آپ نے ہمیں ان کی آمد کی خبر کرنی ہے"...... بلیک چیف نے کہا۔

"بہت بہتر جناب۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس پی ایم ہاؤس یا پی ایم سیکریٹریٹ پہنچی تو اس کی اطلاع آپ کو کر دی جائے گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تھینک یو سر"...... بلیک چیف نے کہا اور سیور رکھ دیا۔ اس نے پی ایم ہاؤس کے کچھ آدمی خرید لئے تھے۔ انہی خریدے ہوئے آدمیوں میں سے ایک کے ساتھ اس نے بات کی تھی۔ ایئر پورٹ اور برازیل کے تمام ہوٹلوں کو اس کی بلیک وے نے کور کر لینا تھا۔ اس کے باوجود بھی اگر عمران اور اس کے ساتھی بچ جاتے اور پرائم منسٹر سے ملنے جاتے تو اسے اس کی اطلاع مل جانی تھی اور اس نے وہیں پی ایم ہاؤس یا پی ایم سیکرٹریٹ کے ارد گرد بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو شکار کر لینا تھا۔ اس نے ایک بار پھر ان اقدامات کے بارے میں سوچا اور مطمئن ہو گیا۔

عمران اور جولیا ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے پیچھے والی سیٹوں پر تنویر اور جوزف جبکہ آگے والی سیٹوں پر صفدر اور نعمانی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب اس وقت میک اپ میں تھے اور ان کی منزل بولیویا کا دارالحکومت لاپاز تھی۔ لاپاز سے انہوں نے بائی ایئر برازیل جانا تھا۔

"کیس تو پاکیشیا میں شروع ہوا تھا اور ہم برازیل جا رہے ہیں"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ اس لئے کہ اس کیس کا سپیشلسٹ برازیل میں ہے اور وہیں اس نے اپنا مٹرینٹی ہوم بنایا ہوا ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو جولیا نے الجھن آمیز نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو تم"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوتے ہوئے کہا۔

"سپیشلسٹ اور مٹرنیٹی ہوم سے بھی تم نہیں سمجھیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں خواتین سے بات کرنے کا سلیقہ نہیں ہے۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ تمہیں تمیز ہی نہیں ہے"...... پیچھے بیٹھے ہوئے تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے کان چونکہ عمران کی باتوں کی طرف لگے ہوئے تھے اس لئے اس نے عمران کی بات سن لی تھی اور عمران کی یہ بات سن کر اس کا غصے میں آ جانا بھی یقینی تھا۔

"لو۔ اس میں بدتمیزی والی کون سی بات ہو گئی۔ یقین کامل ہونا چاہئے"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آپ عمران کے ساتھ بیٹھا ہی نہ کریں"...... تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ تم تنویر کے ساتھ بیٹھا کرو۔ جتنا خیال ایک بھائی اپنی بہن کا رکھ سکتا ہے اتنا اور کون رکھ سکتا ہے"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا تو تنویر کا چہرہ سرخ ہو گیا جبکہ جولیا کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ ظاہر ہو گئی۔ وہ عمران اور تنویر کی نوک جھونک سے محظوظ ہو رہی تھی۔ عمران کی بات پر تنویر کو غصے ہوتا دیکھ کر جوزف نے بھی اپنے سفید دانتوں کی نمائش کر دی۔ جولیا اور جوزف کی مسکراہٹ نے تنویر کے غصے کو مزید بڑھا دیا۔

"تم کیوں ہنس رہے ہو کالے ریچھ"...... تنویر نے جوزف کو گھورتے ہوئے کہا۔

"تنویر صاحب۔ میری طرف نہیں باس کی طرف توجہ دیں۔ میں نے کچھ کہہ دیا تو آپ نے کہنا ہے کہ میں ساتھ نہیں جاتا۔ ادھر ہی جہاز سے چھلانگ لگاتا ہوں اور اگر آپ نے چھلانگ لگا دی تو باس چیف کو کیا جواب دیں گے"...... جوزف نے تنویر سے کہا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"سن رہی ہیں مس جولیا آپ۔ میں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ یہ عمران اس جنگلی کو لاتا ہی اسی لئے ہے کہ یہ ہمیں بے عزت کرے اور عمران خود محظوظ ہو۔ آپ چونکہ ڈپٹی چیف ہیں اس لئے میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ آئندہ اگر کسی سفر میں عمران اسے ساتھ لایا تو میں ساتھ نہیں آؤں گا۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے"...... تنویر نے جولیا سے کہا۔

"تم اپنے نقاب پوش چوہے۔ اوہ سوری۔ چیف کو کیا جواب دو دے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ چیف کا نام ادب سے لیا کرو۔ لیکن تمہیں یہ بات سمجھ ہی نہیں آتی۔ اب میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ بعد میں کچھ بھی ہوتا رہے"...... تنویر کا غصہ آخری سٹیج پر پہنچ چکا تھا۔

"تنویر۔ تمہیں معلوم ہے کہ عمران تمہیں چڑانے کے لئے ایسی

باتیں کرتا ہے اور تم بھی بار بار چڑ جاتے ہو۔ خواہ مخواہ غصہ کر کے تم کیوں اپنا خون جلاتے ہو“...... جولیا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں ہے مس جولیا۔ اصل بات یہ ہے کہ عمران خود کو طرم خان سمجھتا ہے۔ ہمیں یہ خود سے کم تر جانتا ہے۔ اگر یہ ہمیں اپنے برابر سمجھے تو ہم سے ایسی باتیں نہ کرے“...... تنویر نے کہا۔

”عمران اس لئے مذاق کرتا ہے تا کہ ہم بور نہ ہوں“...... جولیا نے کہا۔

”بائی دی وے۔ آج آپ عمران کی اتنی حمایت کیوں کر رہی ہیں“...... تنویر نے پوچھا۔

”یہ حمایت یا مخالفت کی بات نہیں ہے تنویر۔ جو انسان چڑتا ہے لوگ اسے زیادہ چھیڑتے ہیں“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا اور خاموش ہو گئی۔ اسے تنویر کی بات بہت بری لگی تھی۔ اس دوران عمران نے آنکھیں بند کر لی تھیں اور اس کے تیز خراٹوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

”اب آپ نے دیکھا ہے کہ یہ ہمیں تماشہ بنانے کے لئے اتنی تیز آواز میں خراٹے لے رہا ہے“...... تنویر نے کہا۔

”خراٹے ایک ایسا میوزک ہے جسے بجانے والا خود نہیں سن پاتا“...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا اور پھر اگلے ہی لمحے

اس نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں اور ایک بار پھر اس کے خراٹوں کی آوازیں نشر ہونے لگیں۔

”ملاحظہ کیا آپ نے۔ اس فلاسفر کا فلسفہ“...... تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا تو جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ چونکہ صفدر اور نعمانی عمران سے بھی آگے والی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے اس لئے تنویر کی آواز ان تک واضح نہیں پہنچ رہی تھی لہٰذا وہ خاموش بیٹھے ہوئے تھے جبکہ جولیا بہت دھیمی آواز میں باتیں کر رہی تھی۔

”تنویر۔ میں تمہیں پھر مشورہ دوں گی کہ اپنا خون مت جلایا کرو۔ جس طرح عمران ہر طرح کے حالات اور ہر قسم کی باتوں کو انجوائے کرتا ہے تم بھی کیا کرو۔ عمران تم سے مذاق کرتا ہے تو تم بھی اس سے مذاق کیا کرو“...... جولیا نے ایک بار پھر اسے سمجھانے والے انداز میں کہا لیکن تنویر بھلا کہاں سمجھنے والا تھا۔

”یہ تو جوکر ہے۔ کیا ہم بھی جوکر بن جائیں“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا مگر جولیا نے اس بار خاموش رہنا بہتر سمجھا۔ اس نے بھی آنکھیں بند کر لیں اور سیٹ سے سر ٹکا دیا۔ انہوں نے طویل سفر کرنا تھا اور اس وقت ویسے بھی رات ہو چکی تھی۔

تنویر نے دیکھا کہ جولیا سو چکی ہے۔ صفدر اور نعمانی بھی اونگھ رہے تھے جبکہ عمران کے ویسے ہی تیز خراٹے نشر ہو رہے تھے۔ اس نے بھی آنکھیں بند کر لیں اور سر سیٹ سے ٹکا دیا۔

بولیویا کے دارالحکومت لاپاز پہنچ کر انہوں نے ہوٹل لارڈز میں دو کمرے لئے۔ لاپاز سے برازیل دن میں دو پروازیں جاتی تھیں۔ ایک جا چکی تھی جبکہ دوسری نے چار گھنٹے بعد جانا تھا۔ یہ چار گھنٹے انہوں نے ہوٹل میں گزارنے کا فیصلہ کیا تھا۔

''عمران۔ اب تو بتا دو کہ مشن کیا ہے''...... جیسے ہی وہ کمرے میں پہنچے جولیا نے عمران سے کہا۔

''ایک ہی مشن ہے''...... عمران نے نہایت ہی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا مشن ہے۔ وہی تو ہم جاننا چاہتے ہیں''...... اس مرتبہ تنویر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرا تو بس ایک ہی مشن ہے اور وہ تم سمجھتے ہی ہو''...... عمران نے بدستور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لاحول ولا قوۃ۔ تم سے سنجیدگی کی توقع رکھنا ہی سراسر حماقت ہے''...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو تم سے کس نے کہہ دیا کہ تم احمق نہیں ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دیکھا۔ دیکھا آپ نے مس جولیا۔ یہ ہم سب کو احمق کہہ رہا ہے''...... تنویر نے جولیا سے شکایتی لہجے میں کہا۔

''اسے کہتے ہیں الزام تراشی۔ بلکہ بہتان۔ کیوں دفتر پیارے۔ میں نے تمہیں کبھی احمق کہا ہے''...... عمران نے پہلے جولیا کی طرف

دیکھ کر کہا اور پھر صفدر سے مخاطب ہو گیا۔

''عمران صاحب۔ آپ بھی تو تنویر کے ساتھ زیادتی کر جاتے ہیں''...... صفدر نے عمران سے کہا۔

''عمران صاحب بھی کیا کریں۔ یہ اپنی عادت کے ہاتھوں مجبور ہیں۔ جب تک یہ مذاق نہ کر لیں ان کا کھانا ہضم نہیں ہوتا''۔ نعمانی نے کہا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''عمران صاحب۔ اگر یہی بات ہے تو آپ مجھ سے مذاق کر لیا کریں۔ تنویر کو کچھ نہ کہا کریں''...... صفدر نے کہا۔

''تنویر۔ سن لیا تم نے ۔ لوگ تمہیں بدذوق سمجھ رہے ہیں''۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''صفدر کی بات سے میری بدذوقی کہاں سے ظاہر ہو رہی ہے''۔ تنویر نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''جو بندہ ذوق برداشت نہ کرتا ہو لوگ اسے بدذوق ہی سمجھتے ہیں۔ کیا تم نے صفدر کی بات پر غور نہیں کیا''...... عمران نے کہا۔

''کیوں صفدر۔ تم نے مجھے بدذوق کہا ہے''...... تنویر نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں نے کب تمہیں بدذوق کہا ہے۔ یہ تو عمران صاحب تمہیں اور مجھے لڑانا چاہتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات تو میں بھی محسوس کرتا ہوں۔ عمران کئی بار کوشش کر چکا ہے کہ ہم ممبران کے درمیان پھوٹ ڈال دے لیکن ہمارے

مثالی اتفاق کی وجہ سے اس کی تمام کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں''۔ تنویر نے اکڑتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ نمودار ہوگئی۔

''مس جولیا کی بات تو درمیان میں ہی رہ گئی''...... نعمانی نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کون سی بات''...... صفدر نے نعمانی سے پوچھا۔ شاید جولیا کی بات اس کے ذہن سے نکل گئی تھی۔

''یہی کہ ہم کس مشن پر آئے ہیں''...... نعمانی نے کہا۔

''ہاں عمران صاحب۔ پلیز۔ مشن کے بارے میں ہمیں کچھ تو بتائیں''...... صفدر نے کہا۔

''اب تو یہ اور زیادہ پھیلے گا۔ اس کی عادت ہے کہ جتنی زیادہ منتیں کرو گے یہ اتنی ہی اکڑ دکھائے گا''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مسٹر تنویر۔ آپ باس کے بارے میں اس انداز میں بات نہ کیا کریں''...... جوزف نے کہا۔

''تم کیوں ہمارے درمیان بولتے ہو۔ کالے ریچھ''...... تنویر نے جوزف کو جھاڑتے ہوئے کہا۔

''جوزف کے سامنے اس انداز میں بات کرنے والے کو دوسرا سانس لینے کا حق نہیں ہوتا لیکن چونکہ آپ باس کے دوست ہیں اس لئے میں آپ کی باتیں برداشت کر جاتا ہوں''...... جوزف نے

غراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کس نے حق دیا ہے کہ تم تنویر سے اس لہجے میں بات کرو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ تنویر ہمارے ملک کا قیمتی سرمایہ ہے۔ چلو فوراً معافی مانگو تنویر سے''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''سوری تنویر صاحب''...... جوزف نے فوراً ہی تنویر سے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ وہ سبھی جوزف کی صلاحیتوں سے واقف تھے۔ جوزف جو افریقہ کے جنگلوں کا شہزادہ تھا ہاتھی، شیر سے لڑ سکتا تھا لیکن وہی جوزف عمران کے سامنے بھیگی بلی بن جاتا تھا۔ عمران نے جس طرح اس وحشی جنگلی کو قابو کیا ہوا تھا یہ اسی کا کمال تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی بات کرتا دروازے پر دستک ہوئی تو سب نے چونک کر پہلے دروازے کی طرف اور پھر سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھا۔

''کون ہے''...... عمران نے بلند آواز سے پوچھا۔

''ویٹر سر''...... باہر سے کہا گیا تو عمران نے جوزف کو اشارہ کیا تو جوزف نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر واقعی ویٹر تھا۔

''ہم نے تو تمہیں نہیں بلایا''...... عمران نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سر۔ اس ہوٹل کی روایت ہے کہ ہم اپنے گیسٹ کو پہلی چائے یا کافی بلامعاوضہ پیش کرتے ہیں۔ میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں کہ آپ چائے پینا پسند کریں گے یا کافی''...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے

میں کہا۔

"یہ تو بہت اچھی روایت ہے اس ہوٹل کی۔ ایسا کرو کہ تم کافی لے آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویٹر نے ادب سے سر جھکایا اور کمرے سے باہر چلا گیا تو جوزف نے دروازہ بند کر دیا۔

"اب تم ہمیں مشن کے بارے میں بتاؤ ورنہ"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ورنہ۔ اور۔ اور۔ اس ورنہ کے بعد کیا ہو گا"...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ورنہ میں تمہیں کمرے سے نکلوا دوں گی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے کمرے سے باہر نکلوا دو گی تو اپنے چیف کو کیا جواب دو گی"...... عمران نے کہا۔

"میں کہہ دوں گی کہ عمران کی حرکتیں ناقابل برداشت ہو گئی تھیں"...... جولیا نے کہا۔

"اتنے خطرناک ارادے ہیں۔ اچھا بابا۔ بتاتا ہوں۔ کہیں تم سچ مچ ہی مجھے باہر نکل جانے کا حکم نہ دے دو"...... عمران نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور اسی لمحے دروازے پر ایک مرتبہ پھر دستک ہوئی۔ جوزف نے پہلے عمران کی طرف دیکھا اور پھر عمران کا اشارہ پا کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ویٹر تھا جس نے کافی کے برتن اٹھائے ہوئے تھے۔ وہ خاموشی کے ساتھ اندر آیا اور اس نے

میز پر برتن رکھے اور پھر خاموشی سے واپس چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد جوزف نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔

"میں کافی بناتی ہوں۔ تم مشن کی تفصیلات بتاؤ"...... جولیا نے عمران سے کہا اور کافی بنانے لگی۔

"مشن بہت خطرناک ہے۔ برازیل کے جنگلات انتہائی خطرناک ہیں۔ ان جنگلات نے برازیل کا بہت بڑا رقبہ گھیرا ہوا ہے"۔ عمران نے اتنا کہا اور خاموش ہو گیا کیونکہ جولیا نے کافی تیار کر لی تھی اور اس نے ایک ایک کپ سب کے سامنے رکھ دیا۔

"ہم نے ان جنگلات کو کاٹنا ہے"...... تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"پہلے پوری بات سن لو۔ پھر بولنا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم بھی تو بات پوری نہیں کرتے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان جنگلات میں یورینیم پلس کے ذخائر ہیں۔ ہم نے وہ ذخائر حاصل کرنے ہیں جبکہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک وے یورینیم پلس کے ان ذخائر کو حاصل کرنے کے لئے ان دنوں برازیل میں سرگرم عمل ہے۔ ہم نے اس تنظیم کا خاتمہ بھی کرنا ہے"۔ عمران نے انہیں مشن کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرے علم کے مطابق تو بلیک وے بڑی بڑی

حکومتوں کا تختہ الٹنے کے لئے کام کرتی ہے۔ برازیل کے گھنے جنگلات میں اس کا کیا کام''...... صفدر نے کہا۔

''بلیک وے کے بارے میں تمہاری معلومات درست ہیں۔ بلیک وے واقعی حکومتوں کے تختے الٹنے کے لئے کام کرتی ہے لیکن دوسری مجرمانہ سرگرمیوں میں بھی وہ ملوث رہتی ہے اور یورینیم پلس کے ذخائر اتنے زیادہ ہیں کہ بلیک وے اس سے کھربوں ڈالر حاصل کر سکتی ہے۔ اتنی بڑی دولت کو کون چھوڑتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا برازیل حکومت کو ان ذخائر کا علم نہیں''...... نعمانی نے پوچھا۔

''برازیل حکومت کو یورینیم پلس کے ان ذخائر کا علم ہے لیکن وہ فی الحال ان سے استفادہ نہیں کر سکتی کیونکہ برازیل ایٹمی ملک نہیں ہے اور اسے خطرہ بھی ہے کہ اگر ان ذخائر کا علم سپر پاورز کو ہو گیا تو پھر وہ برازیل پر چڑھ دوڑیں گے اس لئے ان ذخائر کو حاصل بھی نہیں کرنا چاہتی۔ برازیلی حکام چاہتے ہیں کہ بلیک وے کا خاتمہ ہو جائے کیونکہ بلیک وے یہاں کی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتی ہے۔ بلیک وے کا خاتمہ کرنے کے صلے میں انہوں نے ہمیں آفر کی ہے کہ وہ یورینیم پلس کے ان ذخائر کی نشاندہی ہمیں کر دیں گے اور پھر یہ ذخائر ہم حاصل کر لیں گے کیونکہ ہم ایٹمی طاقت ہیں اس لئے یہ ذخائر ہمارے کام آئیں گے''...... عمران نے کہا۔

''برازیل اتنا بڑا ملک ہے۔ ہمارے ہمسایہ ملک کافرستان سے بھی تقریباً اڑھائی گنا ہے۔ تو کیا اتنا بڑا ملک ایک مجرم تنظیم کا مقابلہ نہیں کر سکتا''...... تنویر نے کہا۔

''برازیل رقبے کے اعتبار سے بڑا ضرور ہے لیکن یہ کوئی نمایاں ترقی یافتہ ملک نہیں ہے جبکہ بلیک وے اتنی پاورفل تنظیم ہے کہ ایکریمیا اور روسیاہ جیسی طاقتور حکومتیں بھی اس سے خوفزدہ رہتی ہیں۔ برازیل کی سرکاری ایجنسیاں بلیک وے کے مقابلے میں ناکام رہی ہیں اس لئے برازیل حکومت نے پہلے ایک ایکریمین تنظیم ہارڈ ڈیتھ کی خدمات حاصل کیں۔ یہ ہارڈ ڈیتھ بھی انتہائی طاقتور اور خطرناک تھی۔ لیکن بلیک وے نے اس کا مکمل خاتمہ کر دیا۔ ہارڈ ڈیتھ کے خاتمے کے بعد برازیلی پرائم منسٹر نے فیصلہ کیا کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کی جائیں۔ سو انہوں نے اپنا نمائندہ بھیجا جس کے جواب میں ہم اس وقت لاپاز میں ہیں اور چند گھنٹوں بعد برازیل کے لئے روانہ ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ مشن سے ہمیں آگاہی ہو گئی ہے۔ برازیل کی فلائٹ میں ابھی چار گھنٹے باقی ہیں۔ مجھے تو نیند آ رہی ہے۔ میں دو اڑھائی گھنٹے ساتھ والے کمرے میں جا کر آرام کر لوں''...... جولیا نے کہا۔ اس کی آنکھیں واقعی نیند سے بوجھل ہونے لگی تھیں۔ دیگر افراد نے بھی محسوس کیا کہ انہیں زبردست نیند محسوس ہو رہی ہے۔ انہوں نے

چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ان کے ذہن اتنے بوجھل ہو چکے تھے کہ ان سے اٹھا نہ گیا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کافی میں کچھ ملا ہوا تھا''...... نعمانی نے بمشکل اپنا جملہ پورا کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ صفدر، جوزف، تنویر، جولیا اور عمران کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا اور ان کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔

کیٹ ہاؤس لاپاز کا بدنام ترین نائٹ کلب تھا۔ اس کا مالک جیگرو لاپاز کا بہت بڑا بدمعاش تھا۔ انسانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ دینا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ کیٹ ہاؤس کا مالک ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بولیویا میں بلیک وے کا انچارج بھی تھا اور وہ بلیک چیف کا بااعتماد ساتھی تھا۔

ایک دن پہلے ہی بلیک چیف نے اسے خبردار کیا تھا کہ چند پاکیشیائی ایجنٹ بلیک وے کے خلاف کام کرنے کے لئے برازیل آ رہے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ وہ بولیویا کے راستے ہی آئیں۔ لہٰذا وہ ہوشیار رہے اور مشکوک افراد پر نظر رکھے۔ بلیک چیف سے ہدایت ملنے کے بعد اس نے یہی ہدایات اپنے آدمیوں کو دے دی تھیں۔ اس نے ایئر پورٹ، ریلوے اسٹیشن اور ہوٹلوں میں موجود اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دیا تھا۔

اس وقت جیگرو اپنے نائٹ کلب کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ چند دن بعد اس کے کلب میں یورپ کی معروف ڈانسر کا شو تھا اور وہ اسی شو کے انتظامات کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس کے قریب رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جیگرو فرام کیٹ ہاؤس"...... جیگرو نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ لارڈز ہوٹل سے شالینڈو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں بولو۔ کس لئے فون کیا ہے"...... جیگرو نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ میں نے لارڈز ہوٹل میں کچھ مشکوک افراد دیکھے ہیں"۔ شالینڈو نے کہا تو جیگرو چونک اٹھا۔

"مشکوک افراد کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... جیگرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس۔ لگتے وہ ایکریمین ہیں لیکن باتیں وہ ایشیائی زبان میں کر رہے ہیں۔ میں ان سے چائے یا کافی کا پوچھنے گیا تھا تو دروازے پر رک کر میں نے ان کی باتیں سنیں۔ مجھے ان کی باتوں کی سمجھ تو نہیں آئی لیکن اتنا اندازہ مجھے ہو گیا کہ وہ ایشیائی زبان میں باتیں کر رہے ہیں"...... شالینڈو نے کہا۔

"اوہ۔ کتنے لوگ ہیں وہ"...... جیگرو نے شالینڈو سے پوچھا۔

"باس۔ پانچ مرد ہیں جن میں سے چار ایکریمین اور ایک حبشی جبکہ ایک عورت ہے جو سوئس نژاد ہے"...... شالینڈو نے کہا۔

"کیا تم نے انہیں کافی یا چائے سرو کر دی ہے"...... جیگرو نے پوچھا۔

"نو باس۔ انہیں ابھی کافی سرو کرنی ہے"...... شالینڈو نے کہا۔

"تم ان کی کافی میں بے ذائقہ، تیز نیند کی دوا کافی مقدار میں ملا دو۔ جیسے ہی انہیں گہری نیند آ جائے تو تم فوراً مجھے فون کر دینا"...... جیگرو نے کہا۔

"لیس سر۔ میں ابھی ان کی کافی میں دوا ملا دیتا ہوں"۔ شالینڈو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کر رہا ہوں"...... جیگرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ ایک بار پھر ڈانسنگ شو کے انتظامات کے بارے میں سوچنے لگا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیس۔ جیگرو فرام کیٹ ہاؤس"...... جیگرو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ شالینڈو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے شالینڈو کی آواز سنائی دی۔

"ان مشکوک افراد کا کیا ہوا"...... جیگرو نے شالینڈو سے

پوچھا۔

''باس۔وہ ہوٹل کے کمرے میں بے ہوش پڑے ہیں''۔ شالینڈو نے کہا۔

''میں ابھی اپنے آدمی بھیج رہا ہوں۔ وہ ان افراد کو اٹھا کر میرے پاس لے آئیں گے۔ اس دوران تم نے ہوشیار رہنا ہے۔ اگر یہی ہمارے مطلوبہ آدمی ہیں تو یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں''۔ جیگرو نے کہا۔

''یس باس۔ میں ہوشیار ہوں۔ آپ بالکل فکر نہ کریں''۔ شالینڈو نے کہا تو جیگرو نے کریڈل پر ہاتھ مارا اور ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہیلو۔ ڈالمیا سپیکنگ''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''ڈالمیا۔تم فوراً میرے پاس آ جاؤ''...... جیگرو نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ایک منٹ بعد اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک چوڑے منہ والا شخص اندر آ گیا۔

''ڈالمیا۔تم چند ساتھیوں کے ساتھ لارڈز ہوٹل چلے جاؤ۔ وہاں شالینڈو نے چند لوگوں کو بے ہوش کیا ہوا ہے۔تم انتہائی احتیاط کے ساتھ ان بے ہوش افراد کو یہاں اپنے کلب لے آؤ اور انہیں ٹارچر روم میں پہنچا کر مجھے اطلاع دو''...... جیگرو نے ڈالمیا سے کہا جو اس کا نائب تھا۔ اپنے باس کا حکم سن کر اس نے ادب سے سر جھکایا اور

پھر دوسرے ہی لمحے آفس سے نکل گیا۔اس کے جانے کے بعد جیگرو نے ایک مرتبہ پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''میں لاپاز سے جیگرو بول رہا ہوں۔ بلیک چیف سے بات کرا دیں''...... رابطہ ملنے پر اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کیجئے''...... دوسری طرف سے بلیک چیف کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ بلیک چیف سپیکنگ''...... چند لمحوں بعد فون پر بلیک چیف کی آواز سنائی دی۔

''چیف۔ لاپاز میں میرے آدمیوں نے چند مشکوک افراد کو تلاش کیا ہے''...... جیگرو نے بلیک چیف سے کہا۔

''کیسے تلاش کیا ہے اور وہ مشکوک کس طرح سے ہیں''۔ بلیک چیف نے کہا تو اس نے شالینڈو سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ ایشیائی ایجنٹ اتنی آسانی سے ہاتھ آ جانے والے لوگ ہیں۔ جیگرو وہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور سیکرٹ ایجنٹ اتنا تر نوالہ نہیں ہوتے کہ ایک ویٹر انہیں قابو کر لے''۔ بلیک چیف نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ آپ درست فرما رہے ہیں۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے''...... جیگرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم ان افراد سے پوچھ گچھ کرو اور پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹوں کی تلاش کا کام جاری رکھو۔ ہوسکتا ہے وہ بولیویا سے ہوتے ہوئے ہی برازیل پہنچیں"...... بلیک چیف کی آواز سنائی دی اور پھر دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا تو جیگرو نے بھی رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور بے چینی سے ڈالسیا کا انتظار کرنے لگا۔ وہ کمرے میں ٹہل بھی رہا تھا اور بار بار گھڑی بھی دیکھ رہا تھا۔ پھر کافی دیر بعد اس کے کمرے کے دروازے پر آہستہ سے دستک ہوئی۔

"یس۔ کم ان"...... جیگرو نے بارعب لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے ڈالسیا کمرے میں داخل ہو گیا۔

"باس۔ میں ان مشکوک افراد کو لے آیا ہوں"...... ڈالسیا نے فخریہ لہجے میں جیگرو سے کہا۔

"کتنے افراد ہیں وہ"...... جیگرو نے پوچھا۔

"باس۔ پانچ مرد اور ایک عورت ہے۔ چار مرد ایکریمین ہیں اور ایک مرد افریقی جبکہ ایک عورت سوئس نژاد ہے"...... ڈالسیا نے کہا۔

"ڈالسیا۔ بلیک چیف کا کہنا ہے کہ یہ لوگ اتنی آسانی سے ہاتھ آنے والے نہیں ہیں اور جو لوگ ہمارے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ یہ ہمارے مطلوبہ افراد نہیں ہیں"...... جیگرو نے ڈالسیا سے کہا۔

"باس۔ پھر اس بارے میں کہاں سے تصدیق کی جائے"۔ ڈالسیا نے کہا۔

"ان سے پوچھ گچھ کر کے ہم نے اپنا شک دور کرنا ہے۔ اس کے بعد دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے"...... جیگرو نے کہا۔

"اوکے باس۔ آیئے پھر ٹارچنگ روم میں چلتے ہیں"...... ڈالسیا نے کہا اور پھر وہ دونوں ٹارچنگ روم کی طرف بڑھ گئے۔ ٹارچنگ روم میں دیوار پر تشدد کے مختلف آلات لٹکے ہوئے تھے۔ جیگرو نے ٹارچنگ روم میں موجود تمام افراد کا جائزہ لیا جو کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ"...... جیگرو نے ڈالسیا سے کہا تو اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال لی۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور باری باری تمام افراد کی ناک سے شیشی لگا دی۔

"یہ۔ میں۔ میں کہاں ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک شخص نے ہوش میں آتے ہی ایکریمین لہجے میں کہا۔

"تم ایک ایسی جگہ پر ہو جہاں سے تمہاری روح تڑپتی چیختی ہوئی نکلے گی"...... جیگرو نے ہوش میں آنے والے شخص سے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیوں۔ میری روح کیوں نکلے گی۔ میں خود کیوں نہیں نکلوں گا"...... اس شخص نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو جیگرو کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات پھیل گئے۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ لوگ ان کے مطلوبہ افراد نہیں ہو سکتے۔ اس طرح سے بوکھلانے اور گھبرانے والے سیکرٹ ایجنٹ ہو ہی نہیں سکتے۔ اسی دوران دوسرے افراد بھی ہوش میں آ گئے تھے۔ ان کے چہروں پر

بھی حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی تھے۔

''ڈالمیا۔ ان سے سوال و جواب کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ واقعی ہمارے مطلوبہ افراد نہیں ہیں۔ تم ایسا کرو کہ اس عورت کو چھوڑ کر باقی افراد کو آف کر دو۔ یہ عورت بہت خوبصورت ہے۔ میں بلیک چیف کو تحفہ بھیجوں گا۔ یقیناً بلیک چیف میرے اس تحفے سے بہت خوش ہو گا''...... جیگرو نے ڈالمیا سے کہا اور دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

''ارے۔ ارے۔ رکو۔ یہ آف کرنے کا کیا مطلب ہے۔ کیا تم نے ہمیں مارنے کا حکم دیا ہے''......سب سے پہلے ہوش میں آنے والے شخص نے پہلے سے بھی زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔تم نے ٹھیک سنا اور ٹھیک سمجھا ہے''...... جیگرو نے اس مرتبہ مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیوں۔ ہم نے کیا کیا ہے''...... اس شخص نے احتجاج بھرے لہجے میں جیگرو سے کہا۔

''ہم سے غلطی ہو گئی۔ میرے آدمیوں نے کسی اور گروپ کو اٹھا کر لانا تھا لیکن وہ تمہیں لے آئے۔ اب تم ہمارے کسی کام کے نہیں ہو اس لئے تمہارا خاتمہ کیا جا رہا ہے''...... جیگرو نے کندھے اچکاتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا۔

''غلطی تم سے ہوئی ہے اور سزا تم ہمیں دے رہے ہو۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی''...... اس شخص نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہمارا کام ہی یہی ہے۔ ہم انسانوں کو گاجر مولیوں کی طرح کاٹ کر خوش ہوتے ہیں''...... جیگرو نے کہا۔

''تم کن لوگوں کی غلط فہمی میں ہمیں اٹھا کر لے آئے ہو''۔ اس شخص نے پوچھا۔

''یہ تمہارے سوچنے کا کام نہیں ہے۔ مرنے سے پہلے تم خواہ مخواہ اپنے ذہنوں پر بوجھ نہ ڈالو''...... جیگرو نے کہا۔

''بلیک چیف سے تمہارا کیا تعلق ہے''...... اس شخص نے جیگرو سے کہا تو وہ بری طرح اچھل پڑا۔

''تت۔تت۔ تم۔ تم بلیک چیف کو جانتے ہو''...... جیگرو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہم یہی سمجھے تھے کہ ہمیں بلیک چیف کے آدمی اغوا کر رہے ہیں۔ لہٰذا ہم اغوا ہو گئے کہ بغیر کسی مشکل کے ہم بلیک چیف تک پہنچ جائیں گے لیکن تمہاری باتوں اور شخصیت سے اندازہ ہوا ہے کہ تم تو بلیک چیف کے کوئی معمولی سے مہرے ہو''...... اس شخص نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تو تم پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ علی عمران اور اس کے ساتھی ہو''...... جیگرو نے بدستور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں علی عمران ہوں اور یہ میرے ساتھی ہیں''...... اس شخص نے کہا جو واقعی علی عمران تھا۔

''اگر تم پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹس ہو تو ہمیں ایک لمحہ بھی ضائع

نہیں کرنا چاہئے اور تمہیں فوراً گولی مار دینی چاہئے''...... جیگرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگا۔ اس دوران عمران اور اس کے ساتھیوں نے اپنی رسیوں کی گرہیں کھول لی تھیں جبکہ جوزف ویسے ہی بیٹھا ہوا تھا۔ جیگرو کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر ڈالمیا نے بھی فوراً ہی ریوالور نکال لیا۔ ان دونوں کے ریوالوروں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف تھا لیکن فائر کرنے کی حسرت ان کے دل میں ہی رہی کیونکہ اسی لمحے تنویر اور نعمانی اپنی کرسی سے اچھلے اور ان دونوں پر جا گرے۔ ان دونوں کے ہاتھوں سے ریوالور گر گئے اور وہ فرش پر جا گرے۔ تنویر اور نعمانی ان کے اوپر گرے تھے۔ تنویر ڈالمیا سے ٹکرایا تھا جبکہ نعمانی جیگرو سے۔

تنویر نے ڈالمیا کے منہ پر ایک پنچ مارا جس سے اس کی سسکی بلند ہوئی جبکہ نعمانی اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا اور اچھلتے ہوئے اس نے ایک ٹھوکر جیگرو کی پسلیوں پر ماری۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ بلند ہو گئی۔ پھر وہ دونوں یکدم اچھل کر کھڑے ہو گئے لیکن تنویر اور نعمانی نے انہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ دونوں بے حال ہو گئے۔

''ڈالمیا کو آف کر دو''...... عمران کی آواز سنائی دی تو تنویر نے اس کی گردن کو ایک جھٹکا دیا تو اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز سنائی دی اور وہ فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔

''جیگرو کو کرسی سے باندھ دو''...... عمران نے کہا تو نعمانی اور تنویر نے مل کر اسے کرسی سے رسی کے ساتھ باندھ دیا۔ اس دوران عمران اور دوسرے ساتھی کرسیوں سے الگ ہو چکے تھے۔ جوزف نے تو ایک جھٹکے سے اپنی رسیاں توڑ دی تھیں۔

''ہاں مسٹر جیگرو۔ تم میرے سوالوں کے جواب دو گے یا نہیں''۔ عمران نے اس سے پوچھا۔

''میں تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں''۔ جیگرو نے ہانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ نعمانی نے اس کی وہ پٹائی کی تھی کہ وہ ابھی تک ہانپ رہا تھا۔

''جیگرو۔ اس دیو کو دیکھ رہے ہو۔ یہ پتھروں کو بھی بولنے پر مجبور کر دیتا ہے''...... عمران نے جوزف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جوزف نے اپنے سفید دانتوں کی نمائش کر دی۔ جیگرو نے عمران کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ اس نے نفرت بھری نظروں سے جوزف کی طرف دیکھا۔

''باس۔ یہ افریقہ کے ڈاڈو قبیلے کے افراد کی طرح انتہائی سخت جان ہے۔ یہ باتوں سے نہیں مانے گا۔ مجھے اجازت دو میں اس کی زبان کھلواؤں''...... جوزف نے بے چین لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کا اشارہ پا کر جوزف دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دیوار سے ایک خار دار کوڑا اتار لیا اور زہریلی نظروں سے جیگرو کو گھورنے لگا۔ قریب پہنچتے ہی اس نے جیگرو پر

کوڑے برسانے شروع کر دیئے۔ تیسرے کوڑے پر ہی جیگرو کی چیخیں بلند ہونے لگیں اور اس کے جسم سے خون بہنے لگا۔ کمرے کی بناوٹ ایسی تھی کہ وہ سمجھ گئے تھے کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے لہٰذا انہیں اس بات کا ڈر نہیں تھا کہ جیگرو کے چیخنے کی آوازیں کمرے سے باہر جا رہی ہیں۔

جوزف اندھا دھند اس پر کوڑے برسا رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں جیگرو کا تمام جسم زخمی ہو گیا۔ جوزف نے کوڑا ایک طرف پھینکا اور پھر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو اس کی نظر تیزاب کی ایک بوتل پڑی۔ اس نے بوتل اٹھائی اور دوبارہ جیگرو کی طرف بڑھا۔ جوزف نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور تیزاب کے چند قطرے جیگرو کے جسم پر ڈال دیئے۔ جیگرو ماہی بے آب کی مانند تڑپا اور اس کے حلق سے کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔ جوزف نے اس کا سر ایک ہاتھ سے قابو کیا اور تیزاب کے دو قطرے اس کی ایک آنکھ پر گرا دیئے۔ اس کی ایک اور کربناک چیخ بلند ہوئی اور اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ جس آنکھ میں تیزاب کے قطرے گرے تھے وہ آنکھ جل گئی تھی اور وہاں گڑھا سا پیدا ہو گیا تھا۔ جیگرو کا چہرہ بھیانک ہو چکا تھا۔ اس کے بے ہوش ہوتے ہی جوزف نے اس کے منہ پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر جیگرو کی چیخ سنائی دی اور پھر وہ ہوش میں آ گیا۔ جوزف نے پھر اس کا سر قابو کیا اور تیزاب کی بوتل کا رخ اس

کی دوسری آنکھ کی طرف کر دیا۔

''ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ پوچھو۔ کیا پوچھنا ہے۔ اوہ مائی گاڈ۔ تم بہت ظالم ہو''...... جیگرو نے رک رک کر کہا۔

''بلیک چیف کا ٹھکانہ کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''برازیل میں۔ وہ برازیل میں رہتا ہے''...... جیگرو نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ تو ہمیں بھی معلوم ہے۔ برازیل میں اس کا ایڈریس بتاؤ''۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''مجھے ایڈریس کے بارے میں معلوم نہیں ہے''...... جیگرو نے کہا تو اس کے ساتھ ہی شائیں کی آواز گونجی اور جیگرو کے حلق سے چیخ بلند ہوئی۔ اس دوران جوزف نے کوڑا اٹھا لیا تھا۔ جیسے ہی جیگرو نے انکار کیا جوزف نے اس پر کوڑا برسا دیا تھا۔

''مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... جیگرو نے بمشکل بولتے ہوئے کہا۔

''تم اس سے کیسے رابطہ کرتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''صرف فون پر میرا رابطہ ہوتا ہے''...... جیگرو نے کراہتے ہوئے کہا۔

''نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا تو جیگرو نے نمبر بتا دیئے۔

''جوزف۔ اسے آف کر دو۔ بہت معمولی بدمعاش ہے''۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف نے اس کا سر پکڑا اور

تیزی سے گھما دیا۔ کٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔ عمران اس کے پھڑکتے ہوئے جسم کو دیکھے بغیر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی اور چند قدم کے فاصلے پر سیڑھیاں اوپر جاتی نظر آ رہی تھیں۔ عمران ان سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگے۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ ایک اور دروازے تک پہنچ گئے۔ اس دروازے کو کھول کر وہ باہر نکلے تو یہاں بھی راہداری تھی۔ اس راہداری میں انہیں ایک مسلح آدمی نظر آیا۔ اس کے کندھے پر مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ انہیں دیکھ کر پہلے تو وہ چونکا اور پھر کندھے سے مشین گن اتارنے لگا لیکن اسے مشین گن اتارنے کی مہلت ہی نہ ملی۔ جوزف نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے گردن سے پکڑ لیا اور اس کا سر پوری طاقت سے دیوار سے ٹکرا دیا۔ کافی زور دار آواز پیدا ہوئی اور اس مسلح شخص کا سر کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا۔ اس کے بعد وہ پھر آگے بڑھے۔ اس راہداری کا اختتام ایک ہال میں ہوا۔ ہال میں کافی لوگ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ سٹیج پر ایک ڈانسر رقص کرنے میں مصروف تھی۔ ہال کے مختلف کونوں میں چند مسلح افراد بھی دکھائی دے رہے تھے جن کی نظریں ہال پر بیٹھے ہوئے افراد پر تھیں۔

''ارے۔ یہ تو باس کے دشمن لوگ ہیں''...... ایک طرف سے

چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دو تین مسلح افراد ان کی طرف بڑھے۔ اسی لمحے تنویر نے ان مسلح افراد پر فائرنگ کر دی۔ دو دھماکے ہوئے اور دو آدمی چیختے ہوئے زمین بوس ہو گئے۔ فائر کی آواز سے ہال میں بھگدڑ مچ گئی۔ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے لوگ شور مچاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بھاگنے لگے جبکہ ڈانسر بھی بھاگ کر غائب ہو گئی۔

''نکلنے کی کوشش کرو اور کسی بے گناہ پر گولی مت چلانا''۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ رش کا فائدہ اٹھا کر وہ بھی باہر نکلنے لگے۔ کچھ مسلح افراد نے انہیں نکلتے دیکھا تو انہوں نے ان پر فائرنگ کر دی۔ اس فائرنگ کی زد میں وہاں سے بھاگتے ہوئے عام لوگ ہی آئے جبکہ تنویر اور جوزف نے بھی جوابی فائرنگ کی اور کئی مسلح افراد ہٹ ہو گئے۔ پھر اسی لمحے ہال میں بجلی فیل ہو گئی۔ بھاگتے ہوئے لوگوں کے ساتھ وہ بھی باہر نکل گئے۔

بلیک چیف نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اپنی پرسنل سیکرٹری کا نمبر پریس کر دیا۔

''یس سر'' ...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ڈوم کو کال کرو کہ وہ فوراً میرے آفس میں حاضر ہو'' ...... بلیک چیف نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ اسے انٹرکام کا رسیور رکھے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''سر۔ جیکو صاحب آئے ہیں'' ...... پرسنل سیکرٹری نے جیکو کی آمد کی اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

''بھیج دو اسے'' ...... بلیک چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اگلے ہی لمحے دروازہ کھلا اور جیکو اندر داخل ہوا۔ اس نے جھک کر مؤدبانہ

انداز میں سلام کیا تو بلیک چیف نے سر کے اشارے سے اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر دیا تو جیکو کرسی پر بیٹھ گیا۔

''علی عمران کے آنے کی کوئی خبر ملی'' ...... بلیک چیف نے جیکو سے پوچھا۔

''نو چیف۔ وہ ابھی تک برازیل میں نہیں پہنچے۔ البتہ پاکیشیا سے معلوم ہوا ہے کہ علی عمران پاکیشیا میں موجود نہیں ہے'' ...... جیکو نے کہا تو بلیک چیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''بولیویا سے جیگرو نے کال کی تھی کہ اس کے ایک آدمی نے چند مشکوک افراد کو پکڑا ہے۔ لیکن جس طرح وہ افراد پکڑے گئے ہیں علی عمران اور اس کے ساتھی اس طرح پکڑے نہیں جا سکتے اس لئے میں نے جیگرو سے کہا ہے وہ خود ہی ان سے پوچھ گچھ کر لے۔ پھر اس کی کال نہیں آئی جس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ واقعی عام افراد تھے'' ...... بلیک چیف نے کہا۔

''باس۔ آپ ان معاملات کو مجھ سے بہتر جانتے ہیں'' ...... جیکو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جیکو۔ ہمارے یہاں دو مشنز ہیں اور ابھی تک ایک مشن میں بھی کوئی پیش رفت نہیں ہوئی'' ...... بلیک چیف نے کہا۔

''چیف۔ دونوں مشنز پر کام ہو رہا ہے۔ حسب سابق ہمیں دونوں مشنز میں کامیاب ہونا ہے'' ...... جیکو نے اعتماد بھرے لہجے

میں کہا۔

''پہلے مشن پر ڈوم سے رپورٹ لیتے ہیں۔ میں نے اسے بلایا ہے''...... بلیک چیف نے کہا اور پھر اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''چیف۔ ڈوم صاحب تشریف لائے ہیں''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری نے کہا۔

''بھیج دو''...... بلیک چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اگلے ہی لمحے دروازہ کھلا اور ڈوم اندر داخل ہوا۔ اس نے بھی مؤدبانہ انداز میں بلیک چیف کو سلام کیا جس کا جواب چیف نے سر ہلا کر دیا۔

''بیٹھو ڈوم''...... بلیک چیف نے اپنے سامنے رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ڈوم کرسی پر بیٹھ گیا۔ کرسی پر بیٹھنے کے بعد ڈوم نے جیکو کو بھی سلام کیا تو جیکو نے بھی سر ہلا کر اس کے سلام کا جواب دیا۔

''ڈوم۔ تم نے مشن کے متعلق اب تک کیا کیا ہے''...... بلیک چیف نے ڈوم سے پوچھا۔

''چیف۔ برازیلی پرائم منسٹر کے دو قریبی دوست ہیں مسٹر کلار اور مسٹر روبینو۔ ان دونوں کا سیاست میں بہت عمل دخل ہے۔ یہ دونوں آپس میں بظاہر دوست ہیں لیکن درحقیقت یہ ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک پرائم منسٹر کے خلاف ہو جائے تو پرائم منسٹر کی پوزیشن کافی کمزور ہو جائے گی''...... ڈوم نے

بلیک چیف سے کہا۔

''یہ میں بھی جانتا ہوں۔ تم نے ان میں سے کسی ایک کو توڑنے کی کوشش کی ہے''...... بلیک چیف نے پوچھا۔

''چیف۔ مسٹر کلار کی ایک ہی بیٹی ہے اور مسٹر روبینو کا ایک بیٹا ہے۔ میری کوشش سے ان دونوں کے درمیان دوستی ہو چکی ہے۔ اب کسی بھی وقت مسٹر کلار کی بیٹی بے عزتی کا شکار ہو کر قتل ہو جائے گی اور اس قتل کے تمام ثبوت مسٹر روبینو کے بیٹے کے خلاف جائیں گے اور ہمارا منصوبہ کامیاب ہو جائے گا۔ اس کے بعد ہم دوسرے منصوبے پر کام کریں گے''...... ڈوم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ یہ بہت اچھا منصوبہ ہے''...... بلیک چیف نے ڈوم کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ جیکو بھی ڈوم کا منصوبہ سن کر خوش ہو گیا تھا۔

''چیف۔ اس قتل کے بعد مسٹر روبینو کے چند خاص ساتھیوں کو قتل کرا دیا جائے اور پھر ملک میں دو چار دھماکے کرا دیئے جائیں تو ملک میں یقیناً افراتفری پھیل جائے گی اور جو طاقتیں حکومت کا تختہ الٹ سکتی ہیں انہیں پرائم منسٹر کی حکومت کا خاتمہ کرنے کے لئے جواز مل جائے گا''...... جیکو نے کہا۔

''یقیناً۔ بس سمجھو کہ ہمارا یہ مشن تو مکمل ہوا۔ اب ہم دوسرے مشن کی طرف آتے ہیں۔ یورینیم پلس کا حصول ہماری تنظیم کو کھربوں ڈالر کا فائدہ پہنچا سکتا ہے لیکن ابھی تک ہمیں یہ معلوم نہیں

ہو سکا کہ یورینیم پلس کے ذخائر کہاں ہیں''...... بلیک چیف نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ ان ذخائر کے بارے میں حکومت کے صرف تین افراد جانتے ہیں۔ ان تین میں سے ایک کا پتہ لگ گیا ہے۔ ہوم سیکرٹری مسٹر جیک کالروس اس سلسلے میں جانتے ہیں۔ ہمارے آدمی ان کے پیچھے ہیں۔ ایک دو روز میں جیسے ہی موقع ملا مسٹر جیک کالروس ہماری گرفت میں ہوں گے''...... اس مرتبہ جیکو نے بولتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے دونوں مشن جلد کامیاب ہو جائیں گے''...... بلیک چیف نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''یقیناً چیف''...... جیکو اور ڈوم نے بیک وقت اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''تمہیں معلوم نہیں کہ میں اس وقت میٹنگ میں مصروف ہوں''۔ بلیک چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ بولیویا سے روشو کی کال ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ بہت ایمرجنسی کال ہے''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''روشو۔ یہ روشو کون ہے۔ لاپاز میں تو ہمارا چیف ایجنٹ جیگرو ہے''......بلیک چیف نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ روشو جیگرو کا نائب ہے اور اس کا کہنا ہے کہ مسٹر جیگرو، مارے جا چکے ہیں''...... پرسنل سیکرٹری نے کہا۔

''جیگرو مارا جا چکا ہے۔ اوہ۔ روشو سے بات کراؤ''...... بلیک چیف نے اس مرتبہ چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور رکھا تو اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ہیلو چیف۔ میں روشو بول رہا ہوں۔ جیگرو کو''...... دوسری طرف سے ابھی اتنا ہی کہا گیا تھا کہ بلیک چیف نے اس کی بات کاٹ دی۔

''فضول میں وقت ضائع مت کرو روشو۔ کام کی بات کرو''۔ بلیک چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ باس جیگرو نے چند غیر ملکی افراد کو اغوا کیا تھا۔ جیگرو اور ڈالمیا ان سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے ٹارچر روم میں گئے تو ان افراد نے جیگرو اور ڈالمیا کو قتل کر دیا اور کیٹ ہاؤس کے ہال میں فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔ ان کی فائرنگ سے کئی محافظ بھی ہلاک ہو گئے ہیں''...... روشو نے کہا۔

''جیگرو مارا گیا ہے تو کوئی بات نہیں۔ اب تم کیٹ ہاؤس سنبھال لو۔ اب تم لاپاز میں بلیک وے کے چیف ایجنٹ ہو۔ بہت جلد تمہاری خصوصی ٹریننگ کا انتظام کر دیا جائے گا''...... بلیک چیف نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ

دیا۔

''جیگرو نے جن لوگوں کو پکڑا تھا وہ علی عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے۔ وہ جیگرو کو ختم کرنے کے بعد وہاں سے فرار ہو گئے ہیں۔ اب وہ لازماً برازیل پہنچنے والے ہوں گے۔ تم اپنے تمام آدمیوں کو ہائی الرٹ کر دو''...... بلیک چیف نے فون کا رسیور رکھنے کے بعد جیکو سے کہا۔

''یس چیف۔ میں ابھی اپنے آدمیوں کو ہائی الرٹ کر دیتا ہوں''۔ جیکو نے کہا۔

''ڈوم۔ تم اب جاؤ اور اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہناؤ۔ ہمیں جلد از جلد اپنے مشنز مکمل کرنے ہیں''...... بلیک چیف نے کہا تو ڈوم فوراً ہی کھڑا ہو گیا۔ اس نے بلیک چیف کو سلام کیا اور پھر کمرے سے نکل گیا۔

''جیکو۔ میں کچھ دنوں کے لئے جنگل والے ہیڈکوارٹر میں شفٹ ہو رہا ہوں۔ صرف تم نے وہ ہیڈکوارٹر دیکھا ہوا ہے۔ تم انتہائی ضرورت کے وقت وہاں آ سکتے ہو ورنہ ہمارا رابطہ سیٹلائٹ فون پر ہو گا''...... بلیک چیف نے کہا تو جیکو نے مؤدبانہ انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

''چیف۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ ذخائر بھی ہمارے اس ہیڈکوارٹر کے کہیں آس پاس ہی ہیں''...... جیکو نے کہا۔

''یہ تو اس وقت پتہ چلے گا جب تم مسٹر جیک کالروس کو قابو کر لو

گے''...... بلیک چیف نے کہا۔

''چیف۔ جیک کالروس آج کل میں ہی ہماری قید میں ہو گا''۔ جیکو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اب تم بھی جا سکتے ہو۔ مجھے کچھ انتظامات کرنے ہیں۔ میں وہ کر لوں''...... بلیک چیف نے کہا تو جیکو بھی فوراً کھڑا ہو گیا۔ اس نے بھی بلیک چیف کو سلام کیا اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی چونکہ میک اپ میں تھے اس لئے وہ آسانی سے برازیل پہنچ گئے۔ یہاں وہ حکومت کے مہمان بن کر رہ سکتے تھے لیکن اس طرح وہ اپنا کام اپنے انداز میں نہیں کر سکتے تھے اس لئے عمران نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ برازیلی حکومت کے مہمان نہیں بنیں گے۔ وہ اس وقت ہوٹل ڈریم لینڈ میں موجود تھے جو برازیل کا مشہور ترین ہوٹل تھا۔

''یہاں ہم کام کیسے کریں گے''...... ہوٹل کے کمرے میں پہنچ کر تنویر نے عمران سے پوچھا۔

''ایسے''...... عمران نے کہا اور پھر الٹا کھڑا ہو گیا۔ تنویر کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ کچھ نہیں بولا۔

''عمران۔ یہ کیا بدتمیزی ہے''...... جولیا نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا لیکن عمران نے اس کی بات ان سنی کر دی۔

''مس جولیا۔ آپ جانتی ہیں کہ یہ عمران صاحب کی مخصوص ورزش ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس وقت اس ورزش کی کیا ضرورت ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب کو جب اپنا ذہن زری چارج کرنا ہوتا ہے تو وہ یہی ورزش کرتے ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ بلکہ جب اسے دوسروں کو بے وقوف بنانا ہو تو تب یہ ایسی باتیں اور حرکتیں کرتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''بنے بنائے لوگوں کو بے وقوف کون بنا سکتا ہے۔ بائی دی وے تم مجھے الٹے کیوں نظر آ رہے ہو''...... عمران نے کہا تو تنویر کا چہرہ سرخ ہو گیا جبکہ جولیا نے ریوالور نکال لیا۔

''عمران۔ اگر تم فوراً سیدھے نہ ہوئے تو میں تمہیں گولی مار دوں گی''...... جولیا نے ریوالور کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے کہا تو عمران فوراً سیدھا ہو گیا۔

''باس۔ تم مس جولیا کی بات سے گھبرا گئے''...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ہی کیا ساری دنیا عورتوں سے گھبراتی ہے''...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''اب فضول باتیں چھوڑو اور کام کی بات کرو''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

”تمہارے خیال میں بچے کتنے بہتر ہوتے ہیں۔ ویسے گورنمنٹ تو کہتی ہے کہ بچے دو ہی اچھے۔ لیکن میرا ذاتی خیال ہے کہ بچے کم از کم ڈیڑھ درجن تو ہونے ہی چاہئیں“...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

”پھر وہی بکواس۔ تم سنجیدہ نہیں ہو سکتے“...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”جس شخص کے ہاں ڈیڑھ دو درجن بچے آنے والے ہوں وہ سنجیدہ نہیں رنجیدہ ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا ہی تھا کہ کمرہ ایک دھماکے سے گونج اٹھا۔ یہ گولی جولیا نے چلائی گئی تھی اور گولی عمران کے کان کے قریب سے گزر گئی تھی۔ عمران بوکھلا کر نیچے جا گرا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں سی اڑنے لگیں۔ صفدر اور نعمانی فوراً سنجیدہ ہو گئے جبکہ تنویر کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی اور جوزف کا سیاہ چہرہ غصے سے مزید سیاہ ہو گیا۔

”مس جولیا۔ اگر آپ عورت نہ ہوتیں تو باس پر گولی چلانے کے جرم میں اب تک ختم ہو چکی ہوتیں“...... جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”شٹ اپ“...... جولیا نے غصے سے کہا تو جوزف خاموش ہو گیا۔

”عمران۔ اب اگر تم نے کوئی ایسی ویسی بات کی تو تمہاری کھوپڑی میں سوراخ ہو جائے گا یا پھر میں خود کو گولی مار لوں گی۔

سمجھے تم“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بوکھلا گیا۔ ویسے وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا نے گولی اس انداز میں چلائی تھی کہ وہ عمران کے قریب سے گزر جائے۔ مگر اب جولیا نے جس لہجے میں بات کی تھی عمران نے سنجیدہ ہو جانا ہی بہتر سمجھا۔

”مجھے یہاں کے پرائم منسٹر کے نمائندہ خصوصی سے ملاقات کرنی ہے۔ میں یہ ملاقات کر لوں تو پھر آئندہ کا لائحہ عمل بناتے ہیں“۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

”ہم تو سمجھے تھے کہ عمران صاحب کبھی سنجیدہ ہو ہی نہیں سکتے۔ مس جولیا آپ نے انہیں ایک لمحے میں سنجیدہ کر دیا ہے“...... نعمانی نے جولیا کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

”نعمانی۔ تم نے تو میرے منہ کی بات چھین لی“...... صفدر نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

”ہم نے خود ہی عمران کو ڈھیل دے رکھی ہے۔ اگر ہم اسے کس کر رکھیں تو یہ اسی طرح سیدھا رہے“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ تنویر کی بات سن کر جوزف نے اسے غصیلی نظروں سے دیکھا لیکن وہ کچھ نہ بولا۔

”عمران صاحب ہم سے مذاق ہی کرتے ہیں اور وہ بھی اس لئے کہ ہم خوش رہیں“...... صفدر نے کہا۔

”عمران ہم سے مذاق کرتا ہے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ ہمارا

مذاق اڑاتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے تنویر۔ جتنی محبت عمران ہم لوگوں سے کرتا ہے اس کا شاید تمہیں اندازہ نہیں اور معلوم نہیں کہ تمہیں اس کا مذاق برا کیوں لگتا ہے''...... صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ ہم سب سے محبت نہیں کرتا''...... تنویر نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تنویر۔ میں صفدر کی بات کی تائید اور تمہاری بات کی تردید کروں گا۔ واقعی عمران صاحب ہم سب سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں اور اس کا وہ عملی ثبوت کئی موقعوں پر دے بھی چکے ہیں''۔ نعمانی نے کہا۔

''صرف ساتھیوں سے ہی نہیں باس تو اپنے غلام سے بھی محبت کرتا ہے۔ میں نے تو کئی دفعہ باس کو اپنے لئے بے چین ہوتے دیکھا ہے''...... جوزف نے بھی عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''بس۔ تمہیں تو اس میں اچھائیاں ہی اچھائیاں نظر آتی ہیں''۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی کمرے میں یکدم تیز بو پھیل گئی۔ انہوں نے سانس روکنے کی بہت کوشش کی لیکن بے سود۔ چند لمحوں بعد ہی وہ سب بے ہوش ہو چکے تھے۔

''ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے عمران صاحب کہ آپ ہماری درخواست پر یہاں تشریف لے آئے''...... برازیلی پرائم منسٹر نے عمران سے کہا۔ عمران اس وقت برازیلی پرائم منسٹر کے آفس میں تھا۔ مسٹر جیک کالروس برازیل کے ہوم منسٹر تھے جو پرائم منسٹر کے نمائندہ خصوصی بن کر پاکیشیا گئے تھے۔ عمران نے انہی سے رابطہ کیا تھا اور وہی عمران کو پرائم منسٹر آفس لے گئے تھے۔

''عمران صاحب۔ ہم آپ کی آمد اور آپ کے ساتھیوں کی رہائش کے لئے ایک کوٹھی کا انتظام کر دیتے ہیں جس میں باورچی اور محافظ موجود ہوں گے۔ اس کے علاوہ آپ کو جتنی گاڑیوں کی ضرورت ہو وہ بھی ہمیں بتا دیں۔ ہم گاڑیوں کا انتظام کر دیتے ہیں''...... ہوم منسٹر کالروس نے کہا۔

''جناب۔ ہم یہاں کسی خیر سگالی دورے پر نہیں آئے۔ ہم ایک

مشن پر آئے ہیں۔ ان چیزوں کا انتظام ہم خود کر لیں گے۔ آپ اپنے وعدے کے مطابق صرف یورینیم پلس کے ذخائر کی نشاندہی کر دیں۔ باقی تمام کام ہم پر چھوڑ دیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نشاندہی آپ پہلے چاہیں گے۔ بلیک وے کے خاتمے کے بعد نہیں''...... کالروس نے کہا۔

''اب یہ آپ کی مرضی ہے۔ ویسے آپ ہماری طرف سے مطمئن رہیں۔ ہم بلیک وے کے خاتمے کے لئے آئے ہیں تو اس کا خاتمہ کئے بغیر یہاں سے واپس نہیں جائیں گے۔ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ ہم جب کسی مشن پر جاتے ہیں تو کشتیاں جلا کر جاتے ہیں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''منسٹر صاحب۔ آپ انہیں یورینیم پلس کے متعلق پیپرز دے دیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ ناکام نہیں ہوں گے''...... پرائم منسٹر نے کالروس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر۔ میری معلومات کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کبھی کسی مشن میں ناکام نہیں ہوئی۔ یہ لوگ وعدے کے پکے اور بات کے سچے ہیں۔ میں عمران صاحب کو متعلقہ پیپرز دے دیتا ہوں''۔ کالروس نے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ ہمیں بہت جلد خوشخبری سنائیں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''ان شاء اللہ۔ آپ ہمارے حق میں دعا کریں''...... عمران نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ پھر ملاقات ہو گی''...... پرائم منسٹر نے عمران سے کہا تو عمران اور کالروس کھڑے ہو گئے اور پھر وہ دونوں پرائم منسٹر آفس سے باہر آ گئے۔

''پیپرز میرے آفس میں موجود ہیں۔ آیئے۔ میں آپ کو آفس سے پیپرز دیتا ہوں''...... کالروس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ عمران کو لے کر اپنے آفس میں آ گیا۔ اس کے آفس میں ایک میز پر کمپیوٹر رکھا ہوا تھا۔ اس نے کمپیوٹر پر ایک پروگرام آن کیا اور پھر اسے پاس ورڈز دیئے۔ انٹر کا بٹن پریس کرنے کے بعد ان کی کرسی کے عین پیچھے ایک الماری ظاہر ہوئی۔ اس الماری پر نمبروں والا تالا لگا ہوا تھا۔ کالروس نے نمبر ملائے تو الماری کا دروازہ کھل گیا۔ الماری کے اندر چند خانے بنے ہوئے تھے اور ہر خانے پر نمبروں والا تالا لگا ہوا تھا۔ کالروس نے ایک اور تالے کے نمبر ملائے تو وہ خانہ کھل گیا۔ کالروس نے اس خانے سے ایک سگریٹ لائٹر نکال لیا اور پھر وہ لائٹر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''اس لائٹر کو جب آپ تین بار دبائیں گے تو لائٹر کھل جائے گا اور اس میں سے ایک باریک کاغذ نکل آئے گا جس پر نقشہ بنا ہوا ہے''...... کالروس نے لائٹر عمران کو دیتے ہوئے کہا تو عمران نے لائٹر کو تین بار دبایا تو لائٹر کھل گا۔ عمران نے اس میں سے ایک کاغذ

نکال لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ اس نے کاغذ کو پہلے کی طرح تہہ کیا اور واپس لائٹر میں رکھ دیا۔

"اوکے مسٹر کالروس۔ اب آپ بے فکر ہو جائیں۔ ان شاء اللہ بلیک وے کا خاتمہ ہو جائے گا"...... عمران نے کالروس سے کہا اور پھر اس سے ہاتھ ملایا اور اس کے آفس سے باہر آ گیا۔ سیکرٹریٹ کی شاندار بلڈنگ سے باہر آ کر وہ ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گیا جو کہ وہاں سے قریب ہی تھا۔

"مین مارکیٹ چلو گے"...... عمران نے ایک ٹیکسی ڈرائیور سے پوچھا۔

"یس سر"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور پھر اس نے عمران کے لئے دروازہ کھول دیا۔ عمران ٹیکسی میں بیٹھا تو ٹیکسی آگے بڑھ گئی۔ عمران نے جلد ہی محسوس کر لیا تھا کہ نیلے رنگ کی ایک کار اس کی ٹیکسی کا تعاقب کر رہی ہے۔ اس نے اس تعاقب کو زیادہ اہمیت نہ دی۔ جلد ٹیکسی نے اسے مین مارکیٹ پہنچا دیا۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیااور پھر مارکیٹ میں داخل ہو گیا۔ تعاقب والی کار سے دو آدمی نکلے تھے اور وہ بھی مارکیٹ میں داخل ہو گئے تھے لیکن وہ عمران سے کافی فاصلے پر تھے۔ عمران نے مارکیٹ سے کچھ چیزیں خریدیں جس میں میک اپ کا سامان اور لباس وغیرہ بھی تھے۔

شاپنگ کے بعد وہ مارکیٹ سے باہر نکلا۔ روڈ کی دوسری جانب

ہوٹل تھے۔ وہ ایک ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ تعاقب کرنے والے بھی اس کے پیچھے تھے۔ ہوٹل کے کاؤنٹر پر پہنچ کر عمران رک گیا۔

"مجھے ایک کمرہ چاہئے"...... عمران نے کاؤنٹر گرل سے کہا جو سر جھکائے ایک رجسٹر پر اندراج کر رہی تھی۔

"پلیز سر اپنا سیاحتی کارڈ دیجئے"...... کاؤنٹر گرل نے رجسٹر کے صفحات سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا تو عمران نے سیاحتی کارڈ اس کے سامنے رکھ دیا۔ اس سیاحتی کارڈ کے مطابق عمران ایکریمین تھا اور ایسے دو تین سیاحتی کارڈ اس کی خفیہ جیب میں رہتے تھے۔

کاؤنٹر گرل نے اپنے ہونٹوں پر کاروباری مسکراہٹ سجاتے ہوئے عمران کے سیاحتی کارڈ کے مطابق رجسٹر میں اندراج کیا اور پھر سیاحتی کارڈ عمران کو واپس کر دیا تو عمران نے کارڈ جیب میں رکھ لیا۔

"دوسری منزل۔ کمرہ نمبر بائیس۔ کرایہ ایڈوانس ادا کر دیجئے سر"...... کاؤنٹر گرل نے کہا تو عمران نے کرایہ ادا کیا اور کاؤنٹر گرل سے کمرے کی چابی لے کر دوسری منزل کے کمرہ نمبر بائیس میں پہنچ گیا۔ اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا اور میک اپ کا سامان نکال کر میک اپ کرنے لگا۔ چند ہی منٹ بعد اس کا حلیہ تبدیل ہو چکا تھا۔ اب وہ ادھیڑ عمر برازیلی باشندہ دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے لباس بھی تبدیل کر لیا اور پھر کمرے کی کھڑکی کھول کر دیکھا۔ کھڑکی سے باہر دیکھ کر وہ خوش ہو گیا کیونکہ باہر ایک طویل گیلری

دکھائی دے رہی تھی۔ وہ کھڑکی سے گیلری میں آ گیا اور ایک طرف بڑھنے لگا۔ کافی آگے جا کر گیلری گھوم گئی۔ اب اس کے سامنے دوسری منزل کی طویل راہداری تھی۔ اس نے دیکھا کہ اس کا تعاقب کرنے والوں میں سے ایک آدمی اس کے کمرے کے دروازے پر آنکھ لگائے کھڑا تھا۔ وہ کی ہول سے اندر دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ وہ راہداری میں آگے بڑھنے لگا۔ اسے دیکھ کر وہ شخص فوراً سیدھا ہو گیا اور آگے بڑھنے لگا لیکن اس کی رفتار بہت سست تھی۔ جلد ہی عمران اس کے قریب پہنچ گیا۔

"برخوردار۔ کمرہ نمبر پچاس کیا اس منزل پر ہی ہے"...... عمران نے اس کے قریب پہنچتے ہی مقامی لہجے میں کہا۔

"نہیں انکل۔ وہ تیسری منزل پر ہے"...... اس شخص نے کہا تو عمران آگے بڑھ گیا۔ سیڑھیوں کے قریب پہنچ کر اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ آدمی ایک بار پھر کمرہ نمبر بائیس کے کی ہول سے آنکھ لگائے کھڑا تھا۔ عمران سیڑھیاں نیچے اترنے لگا۔ جلد ہی وہ نیچے اتر آیا اور پھر ہوٹل سے باہر آ گیا۔

وہ فی الحال ہوٹل ڈریم لینڈ پہنچ کر لائٹر محفوظ کرنا چاہتا تھا۔ ہوٹل سے باہر آ کر اس نے ایک ٹیکسی لی اور اسے ہوٹل ڈریم لینڈ چلنے کا کہا۔ کچھ دیر بعد ٹیکسی نے اسے ہوٹل ڈریم لینڈ کے سامنے اتار دیا۔ عمران نے کرایہ ادا کیا اور لفٹ کے ذریعے پانچویں منزل پر پہنچ

گیا۔ یہاں وہ فیملی سوٹ نمبر چھپن میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اپنے کمرے کے سامنے رک کر اس نے دروازے پر دستک دی لیکن دستک کا کوئی جواب نہ آیا تو اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھل گیا۔ عمران نہایت ہی احتیاط کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا لیکن کمرہ بالکل خالی تھا۔ یہاں تک کہ ان کا سامان بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

"یہ لوگ کہاں چلے گئے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کمرے سے باہر نکل کر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ففتھ فلور کمرہ نمبر چھپن میں میرے چند دوست ٹھہرے ہوئے تھے کیا وہ کمرہ خالی کر گئے ہیں"...... عمران نے کاؤنٹر گرل سے پوچھا۔

"میں دیکھ کر بتاتی ہوں سر"...... کاؤنٹر گرل نے کاروباری مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔

"سر۔ یہ کمرہ کس کے نام بک تھا"...... کاؤنٹر گرل نے رجسٹر کھولتے ہوئے کہا۔

"مسٹر میلکم کے نام سے۔ وہ ایکریمیا سے آج ہی یہاں آئے ہیں" عمران نے کہا۔

"سر۔ کمرہ مسٹر میلکم کے نام سے ہی بک ہے۔ انہوں نے کمرہ خالی نہیں کیا"...... کاؤنٹر گرل نے کہا۔

"لیکن کمرہ تو خالی ہے"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں

کہا۔

''سر۔ آپ کے دوست کہیں سیر کرنے کے لئے چلے گئے ہوں گے''...... کاؤنٹر گرل نے عمران سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ہال میں ایک میز کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ذہن میں ایک لمحے کے لئے خیال آیا کہ اس کے ساتھی اس کی باتوں اور حرکتوں سے بیزار ہو کر اس سے الگ ہو گئے ہیں لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے اس خیال کی تردید کی۔ ایسا ہونا ممکن نہیں تھا۔ وہ مشن پر آئے تھے اور دوران مشن وہ کسی بھی صورت میں عمران سے الگ نہیں ہو سکتے تھے۔ اب صرف ایک ہی بات رہ جاتی تھی کہ انہیں اغوا کر لیا گیا ہے۔

''سر۔ آپ کچھ پینا پسند کریں گے''...... ایک ویٹر نے عمران کے قریب آ کر کہا تو وہ اپنے خیالوں سے باہر نکل آیا۔

''ہاں۔ چائے لا دو''...... عمران نے کہا تو ویٹر چلا گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ چائے لے آیا۔

''سنو''...... ویٹر چائے کے برتن میز پر رکھ کر جانے لگا تو عمران نے اس سے کہا۔

''سر۔ مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے''...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ تم سے کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ لیکن میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں تمہیں اس کا بھاری معاوضہ دوں گا''...... عمران

نے کہا۔

''سر۔ اگر آپ سپیشل کیبن میں چل کر بیٹھیں تو بات کچھ آسانی سے ہو سکے گی''...... ویٹر نے ایک راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھیمے سے لہجے میں کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ راہداری میں چھ سات چھوٹے چھوٹے کیبن تھے جو اپنی ساخت کے لحاظ سے ساؤنڈ پروف بھی دکھائی دے رہے تھے اور ایک کیبن ان میں کچھ بڑا تھا جس پر سپیشل کیبن لکھا ہوا تھا۔ عمران ہال سے اٹھ کر اس سپیشل کیبن میں جا کر بیٹھ گیا۔ اسے ابھی بیٹھے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ ویٹر آ گیا۔

''یس سر۔ آپ کو جو لڑکی بھی پسند آئے اس کا نام مجھے بتا دیجئے۔ اس البم میں اے کلاس ماڈلز کی تصویریں ہیں''...... ویٹر نے اپنے چہرے پر مکروہ سی مسکراہٹ سجاتے ہوئے ایک البم جو وہ ساتھ لایا تھا اور جس میں لڑکیوں کی بے ہودہ تصویریں چسپاں تھیں اور ہر تصویر کے نیچے اس لڑکی کا نام لکھا ہوا تھا کھول کر عمران کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا تو عمران کا خون کھول گیا۔

''میں نے لڑکیوں کے بارے میں کچھ نہیں پوچھنا۔ یہاں ہوٹل کے ایک کمرے میں میرے چند دوست ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کے بارے میں پوچھنا ہے''...... عمران نے کہا تو ویٹر کے چہرے پر مایوسی طاری ہو گئی۔ عمران نے اسے مایوس دیکھا تو اس نے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔ ویٹر نے جلدی

سے نوٹ جھپٹ لیا۔

"تمہیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں تمہیں مزید رقم بھی دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ آپ کے دوست کس کمرے میں ٹھہرے ہوئے ہیں"۔ ویٹر نے پوچھا۔

"ففتھ فلور روم نمبر چھپن"...... عمران نے اسے کمرے کے بارے میں بتایا۔

"سر۔ میں برناڈو کو بھیجتا ہوں۔ ففتھ فلور پر اس کی ڈیوٹی ہوتی ہے"...... ویٹر نے کہا۔

"او کے۔ بھیج دو اسے اور یہ البم بھی لے جاؤ یہاں سے"۔ عمران نے ایک اور نوٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو اس نے یہ نوٹ بھی جھپٹ لیا اور اس کا چہرہ مسرت سے گلاب کی مانند کھل اٹھا۔ اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا اور البم اٹھا کر کیبن سے باہر نکل گا۔ پھر چند منٹ بعد ایک اور ویٹر آ گیا۔ اس ے بھی نہایت ادب سے عمران کو سلام کیا۔

"برناڈو۔ یہی نام ہے تمہارا"...... عمران نے ویٹر کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"برناڈو۔ ایک چائنز ماڈل مل سکتی ہے"...... عمران نے لہجے کو رازدارانہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ جس ملک کی ماڈل چاہیں طلب کر سکتے ہیں"۔ برناڈو نے کہا۔

"برناڈو۔ میں ایک سیاسی آدمی ہوں۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ میری کوئی بات، کوئی کام لیک آؤٹ نہ ہو ورنہ میرے لئے بہت مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس کیبن کی باتیں باہر تو نہیں جا سکتیں"...... عمران نے کہا۔

"نو سر۔ ہم اپنے معزز گاہکوں کو مکمل تحفظ فراہم کرتے ہیں اور ہمارے کسٹمر ہم پر اعتماد بھی کرتے ہیں"...... برناڈو نے کہا۔

"میرے دوست ففتھ فلور روم نمبر چھپن میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اب وہ وہاں نہیں ہیں۔ وہ کہاں گئے ہیں"...... عمران نے جیب سے بڑی مالیت کا ایک نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران کا سوال سن کر ویٹر خوفزدہ ہو گیا اور اس نے نوٹ کی طرف ہاتھ بھی نہ بڑھایا۔ عمران نے اس کے تاثرات سے اندازہ لگا لیا کہ وہ اس کے ساتھیوں کے متعلق جانتا ہے۔

"سوری سر۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں"...... برناڈو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تم نے خود بتایا ہے کہ اس کیبن کی باتیں باہر نہیں جاتیں۔ تم بے فکر رہو۔ تمہارا نام نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا اور جیب سے بڑی مالیت کا ایک نوٹ نکال لیا اور دونوں نوٹ اس کی طرف بڑھا دیئے۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں سر۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں چلتا ہوں سر''۔ ویٹر نے بدستور خوفزدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

''ٹھہرو''...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو ویٹر رک گیا۔ اب عمران کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔ عمران کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر ویٹر اور بھی زیادہ خوفزدہ ہو گیا۔

''میرے سوال کا جواب تو تمہیں دینا ہی پڑے گا۔ یہ رقم لے کر جواب دے دو تو بہتر ہے ورنہ اس ریوالور کی گولی تمہارے دل میں اتر جائے گی اور یہ کیبن ساؤنڈ پروف ہے۔ گولی چلنے کی آواز باہر نہیں جائے گی''...... عمران نے ریوالور کو انگلی میں گھماتے ہوئے کہا تو ویٹر کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے۔

''وہ۔ وہ۔ وہ مجھے مار ڈالیں گے سر''...... برناڈو نے خوف کی زیادتی سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''میں نے کہا نا کہ تمہارا نام نہیں آئے گا۔ جب انہیں تمہارا متعلق معلوم ہی نہیں ہو گا تو وہ تمہیں کیسے ماریں گے جبکہ اگر تم نے میرے سوال کا جواب نہ دیا تو میں ابھی تم پر گولی چلا دوں گا۔ میرے سوال کا جواب دینے کی صورت میں تمہارے بچنے کے چانسز زیادہ ہیں جبکہ میرے سوال کا جواب نہ دینے کی صورت میں تمہارے بچنے کا چانس ایک فیصد بھی نہیں ہے۔ اب جلدی سے فیصلہ کرو۔ میرے سوال کا جواب دے رہے ہو یا نہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور کی نال اس کے سینے سے لگا دی تو برناڈو تھر تھر کانپنے لگا۔

''انہیں سیان کلب کے آدمی اٹھا کر لے گئے ہیں۔ سیان کلب کا مالک ہمارے ہوٹل کے مالک مسٹر وانڈو کا دوست ہے''...... ویٹر نے کہا اور لمبے لمبے سانس لینے لگا جیسے وہ کئی کلومیٹر کی دوڑ لگا کر آ رہا ہو۔

''گڈ۔ اب تم بے فکر ہو جاؤ۔ تمہاری زندگی بچ جائے گی''۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے جیب سے دونوں بھاری مالیت کے نوٹ نکال لئے۔

''نو سر۔ میں یہ نوٹ نہیں لوں گا''...... ویٹر نے نوٹ لینے سے انکار کرتے ہوئے کہا لیکن عمران نے نوٹ اس کی جیب میں ڈال دیئے اور پھر کیبن سے باہر نکل آیا۔ اس نے چائے کا بل کاؤنٹر پر ادا کیا اور ہوٹل سے باہر آ گیا۔ قریب موجود ٹیکسی اسٹینڈ سے اس نے ٹیکسی لی اور ڈرائیور کو سیان کلب چلنے کے لئے کہا۔ ٹیکسی سڑک پر دوڑنے لگی اور عمران ارد گرد کا جائزہ لینے لگا۔ ابھی ٹیکسی بمشکل پانچ منٹ ہی چلی ہو گی کہ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور عمران کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر کئی ٹن وزنی پتھر آ لگا ہو اور اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

ہوٹل سی روز انٹرنیشنل کا یہ کمرہ انتہائی خوابناک انداز میں سجا ہوا تھا۔ یہ فیملی روم تھا جس میں چھوٹے چھوٹے دو کمرے تھے۔ ایک کمرے میں مسٹر روبینو کا بیٹا ٹونی ایک خوبصورت لڑکی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں اس وقت شراب نوشی میں مصروف تھے۔ لڑکی بہت کم شراب پی رہی تھی جبکہ ٹونی جام پر جام چڑھائے جا رہا تھا۔ ایک بوتل خالی ہو چکی تھی اور اب دوسری بوتل بھی خالی ہونے والی تھی۔ جب دوسری بوتل بھی خالی ہوگئی تو لڑکی نے تیسری بوتل کھولی اور ٹونی کا جام بھر دیا۔

''میرے خیال میں ہم کافی شراب پی چکے ہیں''...... ٹونی نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ نو۔ یہ ایک جام اور۔ تمہارے ساتھ پہلی مرتبہ تو موقع ملا ہے''...... لڑکی نے ٹونی سے کہا اور پھر ایک ادا کے ساتھ ٹونی کے

جام کو بوسہ دے کر جام ٹونی کی طرف بڑھا دیا۔

''ہنی۔ اس ادا کے ساتھ تو دس بوتلیں اور پلا دو تو انکار نہیں''۔ ٹونی نے ترنگ بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے جام منہ سے لگا لیا اور ایک ہی گھونٹ میں جام خالی کر دیا۔ جام خالی ہوتے ہی لڑکی نے دوبارہ جام بھر دیا۔

''ڈیئر۔ میں آج کی حسین رات کو یادگار بنا دینا چاہتی ہوں''۔ لڑکی نے کہا اور جام اس کے ہونٹوں سے لگا دیا۔ ٹونی نے وہ جام بھی ایک ہی سانس میں پی لیا۔ اب وہ مکمل طور پر بہک چکا تھا۔ اس سے بات بھی نہیں ہو رہی تھی۔

''ڈیئر۔ تمہاری دوست ماریا ساتھ والے کمرے میں موجود ہے۔ اس نے تمہارے ساتھ وقت گزارنے سے انکار کر دیا تھا نا۔ جاؤ۔ اب اس کے ساتھ وقت گزارو اور اس انکار کا بدلہ لے لو''۔ لڑکی نے کہا۔

''واقعی۔ ماریا ساتھ والے کمرے میں موجود ہے''...... ٹونی نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ آؤ میں تمہیں ساتھ والے کمرے میں چھوڑ آؤں''۔ لڑکی نے ٹونی سے کہا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ والے کمرے میں لے آئی۔ اس کمرے میں بیڈ پر ایک لڑکی بے ہوشی کی حالت میں پڑی ہوئی تھی۔

''اوہ۔ یہ ماریا ہے۔ تھینک یو ہنی۔ تم نے میری بہت بڑی

خواہش پوری کر دی“...... نشے میں دھت ٹونی ماریا کو دیکھ کر خوش ہو گیا تھا۔ اس نے لڑکی کا شکریہ ادا کیا۔

”ڈیئر۔ تم اپنی دوست کے ساتھ کچھ وقت گزار لو۔ میں ساتھ والے کمرے میں ہوں“......لڑکی نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ یہ صحیح ہے۔ تم بیٹھو دوسرے کمرے میں، میں کچھ ہی دیر میں وہاں آتا ہوں“...... ٹونی نے کہا تو لڑکی پہلے والے کمرے میں آ گئی۔ اس کمرے میں آتے ہی اس نے وہ جام اٹھایا جس میں وہ خود شراب نوشی کر رہی تھی۔ اس نے کمرے کی کھڑکی کھولی اور گلاس کو باہر اچھال دیا۔ پھر اس نے اپنے پرس سے ایک چھوٹا سا ریوالور نکال لیا اور اس کا جائزہ لینے لگی۔ اس کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔ کچھ دیر تک وہ ریوالور کو دیکھتی رہی اور پھر اس نے ریوالور واپس پرس میں رکھ لیا۔ اب وہ ٹونی کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی۔ کچھ دیر بعد ٹونی لڑکھڑاتا ہوا واپس آ گیا۔

”تم نے اپنی بے عزتی کا بدلہ ماریا سے لے لیا ٹونی ڈیئر“۔ لڑکی نے آگے بڑھ کر اسے سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ تو بے ہوش پڑی ہوئی ہے۔ میں نے اسے بہت ہلایا جلایا ہے مگر اسے ہوش ہی نہیں آیا“...... ٹونی نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا اور لڑکی کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔

”ابھی اسے ہوش آ جائے گا۔ تم دو جام اور پی لو ڈیئر۔ تمہیں اس کی طلب محسوس ہو رہی ہو گی“...... لڑکی نے جام میں شراب

انڈیلتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ لاؤ جام پلاؤ اپنے حسین ہاتھوں سے لیکن ہاتھوں پر تو تم نے دستانے پہنے ہوئے ہیں۔ یہ ظلم ہے۔ مجھے تم نے ہاتھوں کے دیدار سے محروم کر رکھا ہے“...... ٹونی نے کہا۔

”میں دستانے بھی اتار دوں گی ڈیئر۔ ذرا وقت تو قریب آنے دو“......لڑکی نے معنی خیز لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ہونٹوں سے شراب کا جام لگا دیا تو وہ غٹاغٹ شراب پینے لگا۔ لڑکی نے ایک جام اور تیار کیا اور وہ بھی اسے پلا دیا۔ شراب کی زیادتی سے وہ مکمل طور پر ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا اور صوفے سے فرش پر گر گیا۔ لڑکی کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے اپنا پرس اٹھایا اور دوسرے کمرے میں آ گئی۔ ماریا بے ہوشی کی حالت میں پڑی ہوئی تھی۔ اس لڑکی نے پرس میں سے سائیلنسر نکال کر ریوالور پر فٹ کر لیا۔ اس کے بعد اس نے ریوالور ماریا کے دل سے لگا دیا۔ ٹھک کی آواز آئی اور بے ہوش ماریا کا جسم تڑپنے لگا جبکہ اس کے خون سے بیڈ کی چادر سرخ ہونے لگی۔ لڑکی وہاں سے واپس پہلے والے کمرے میں آئی جہاں ٹونی ابھی تک بے سدھ پڑا ہوا تھا۔ اس لڑکی نے ریوالور اس کے قریب رکھا اور ایک بار کمرے کا بغور جائزہ لیا اور پھر کمرے سے باہر نکل آئی۔ لفٹ کے ذریعے وہ نیچے آئی اور چند لمحوں بعد وہ ہوٹل سے باہر پہنچ گئی۔ ہوٹل کے

قریب ہی پبلک فون بوتھ تھا۔ وہ فون بوتھ میں داخل ہو گئی اور اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہیلو۔ پولیس آفیسر۔ ہوٹل سی روز کی چوتھی منزل کمرہ نمبر چھتیس میں ایک لڑکی قتل ہو گئی ہے۔ آپ فوراً وہاں پہنچیں''...... لڑکی نے اتنا ہی کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ فوراً ہی فون بوتھ سے باہر آ گئی۔ باہر ایک سفید رنگ کی کار موجود تھی۔ وہ جلدی سے اس کار میں بیٹھی اور کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

تنویر، صفدر، نعمانی، جوزف اور جولیا کو ہوش آ چکا تھا۔ وہ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ پیچھے کر کے رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے دو آدمی کھڑے تھے۔ جن کے چہرے کرخت تھے اور آنکھیں سرخ تھیں۔ ان میں سے ایک آدمی کے ہاتھ میں ریوالور جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں لمبے پھل کا خنجر تھا۔ دونوں خونی نظروں سے انہیں گھور رہے تھے۔

''تمہارا ایک ساتھی کہاں ہے''...... ریوالور بردار نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

''کون ساتھی۔ ہم تو ایک دوسرے کو بھی نہیں جانتے اور تمہیں بھی نہیں جانتے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بکواس بند کرو اور یہ بتاؤ کہ تم میں سے عمران کون ہے''۔

ریوالور بردار نے کرخت لہجے میں کہا۔

''عمران۔ کون عمران۔ یہ تم کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو اور تم ہو کون اور ہمیں اس طرح باندھ کیوں رکھا ہے۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ہم ایکریمیا گورنمنٹ کے اہلکار ہیں۔ ہماری گمشدگی پر حکومت ایکریمیا ہنگامہ کر دے گی۔ برازیل پر پابندیاں لگ جائیں گے''...... تنویر نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا تو اس کے ہونٹوں پر ہنسی آ گئی۔

''یہ گیدڑ بھبکیاں کسی اور کو دینا۔ ہاں ابھی تو تمہارا یہ ساتھی کہہ رہا تھا کہ تم ایک دوسرے سے واقف بھی نہیں ہو اور اب تم خود کو اور اپنے ساتھیوں کو حکومت ایکریمیا کا اہلکار کہہ رہے ہو''۔ ریوالور بردار نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''واقعی۔ یہ ہم میں سے نہیں ہے۔ باقی ہم ایک دوسرے کے ساتھی ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''تم سب ہی میک اپ میں ہو اور میک اپ بھی کوئی خاص قسم کا ہے کیونکہ تمہارے میک اپ صاف نہیں ہوئے۔ اس کے باوجود مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم میں سے عمران کوئی نہیں ہے''...... ریوالور بردار نے کہا۔

''باس جیکو۔ آپ مجھے اجازت دیں میں ابھی ان کے منہ کھلواتا ہوں''...... خنجر بردار نے کہا۔

''تم اپنے دل کی حسرت پوری کر لینا۔ پہلے میں چیف سے

بات کر لوں''...... ریوالور بردار نے کہا جسے جیکو کہہ کر پکارا گیا تھا اور پھر اس نے جیب سے موبائل فون نکال لیا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''جیکو بول رہا ہوں چیف''...... کال ملنے پر اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس جیکو۔ کیا رپورٹ ہے''...... دوسری طرف سے بلیک چیف نے پوچھا۔

''باس۔ عمران کے پانچ ساتھی اس وقت بے بس چوہوں کی مانند میرے سامنے موجود ہیں لیکن ان میں عمران نہیں ہے''...... جیکو نے کہا۔

''عمران اس وقت پرائم منسٹر سے ملاقات کر رہا ہے۔ تم اس کے ساتھیوں کو فی الحال بے ہوش کر دو۔ ہم پہلے عمران سے نمٹ لیں پھر اس کے ساتھیوں کو دیکھیں گے''...... بلیک چیف نے کہا۔

''اوکے چیف''...... جیکو نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہو گیا۔

''تمہاری زندگی کی کچھ گھڑیاں بڑھ گئی ہیں''...... جیکو نے موبائل فون آف کر کے جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

''باس۔ انہیں ابھی ختم کر دیتے ہیں۔ چیف کو کیا پتہ چلے گا کہ ہم نے انہیں ختم کر دیا ہے یا نہیں۔ آخر تو انہیں ختم ہونا ہی ہے''۔ خنجر برادر نے کہا۔

''بلیک چیف کی حکم عدولی کا مطلب تم جانتے ہو سالٹر۔ موت۔ انتہائی دردناک موت''...... جیکو نے غراتے ہوئے کہا۔

''سس۔ سوری باس۔ میں نے غلط بات کہہ دی''...... سالٹر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس دوران تنویر اور اس کے ساتھی اپنی اپنی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسیاں کھول چکے تھے۔

''آئندہ ایسی بات کہنے سے پہلے ہی خود کو گولی مار دینا اور اب ان سب کو بے ہوشی کے انجکشن لگا دو''...... جیکو نے بدستور غراتے ہوئے کہا تو سالٹر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک سرنج اور ایک شیشی نکال لی۔ سرنج کو اس نے محلول سے بھرا اور پھر وہ ان کی طرف آیا۔ سب سے پہلے وہ تنویر کے قریب پہنچا۔ جیسے ہی اس نے جھک کر تنویر کے بازو میں انجکشن لگانا چاہا تنویر حرکت میں آ گیا اور سالٹر اڑتا ہوا جیکو سے جا ٹکرایا۔ جیکو کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا جبکہ سالٹر کے ہاتھ سے سرنج پہلے ہی نکل چکی تھی۔

سالٹر اور جیکو دونوں ہی فرش پر گر گئے۔ جیکو نے اٹھنے میں دیر نہ لگائی لیکن جیسے ہی وہ اٹھا تنویر اس سے ٹکرایا اور وہ ایک مرتبہ پھر فرش پر جا گرا۔ سالٹر نے بھی اٹھنے میں دیر نہ لگائی لیکن اسے بھی ایک بار پھر زمین چاٹنا پڑی کیونکہ اس سے نعمانی آ ٹکرایا تھا۔ سالٹر نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن نعمانی کی ایک ٹھوکر نے اس کی کوشش ناکام بنا دی۔ اس کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی اور اس کا سر فرش

سے جا ٹکرایا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دو تین کروٹیں بدلیں اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب نعمانی اور وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔

فرش پر گرتے ہی جیکو نے ایک الٹی قلابازی کھائی اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ سیدھا کھڑے ہوتے ہی اس نے تنویر پر چھلانگ لگائی۔ تنویر بھی اس پر چھلانگ لگا چکا تھا۔ دونوں فضا میں ایک دوسرے سے ٹکرائے اور ایک ساتھ فرش پر آ گرے۔ دونوں نے اٹھنے میں دیر نہ لگائی۔ جیکو نے اٹھتے ہی اپنی لات نیم دائرے کی صورت میں گھما دی۔ تنویر نے اس سے بچنے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ لات اس کے پہلو میں لگی اور وہ دوہرا ہوتا چلا گیا۔ جیکو نے اس لمحے سے فائدہ اٹھایا اور اس کی ایک ٹھوکر تنویر کے منہ پر لگی اور وہ فرش پر گر گیا۔ ابھی وہ اچھی طرح فرش سے ٹکرایا بھی نہیں تھا کہ جیکو کی دونوں ٹانگیں اس کی کمر سے ٹکرا گئیں۔

''شرم کرو تنویر''...... جولیا کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو تنویر کا جسم مچھلی کی مانند تڑپا۔ اس نے ایک کروٹ لی اور اس کا مکا جیکو کے گھٹنے پر لگا۔ جیکو لڑکھڑا گیا۔ تنویر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ وہ سیدھا ہوا اور اس کا مکا جیکو کے سینے پر لگا۔ جیکو کے منہ سے ایک کراہ بلند ہوئی۔ تنویر نے ایک اور مکا اس کے جبڑے پر مارنا چاہا لیکن جیکو نے تنویر کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر روکا اور دوسرا ہاتھ اس کی گردن پر مارا۔ ایک لمحے کے لئے تنویر کا سر چکرا گیا لیکن اس

نے فوراً ہی خود پر قابو پا لیا۔ جیکو کی لات ایک بار پھر گھوم چکی تھی۔ تنویر بجلی کی سی تیزی سے نیچے ہو گیا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے جیکو کو پیٹ سے پکڑا اور اوپر اٹھا کر دور پھینک دیا۔ جیکو دروازے کے قریب جا گرا اور اگلے ہی لمحے وہ دروازے سے باہر تھا۔ جب تک وہ دروازے کے قریب پہنچتے دروازہ باہر سے بند ہو چکا تھا۔

نعمانی نے اس دوران سالٹر کی گردن توڑ دی تھی۔ اس کی لاش فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑی ہوئی تھی۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے دروازے پر زور لگایا لیکن دروازہ بہت مضبوط تھا۔

''مس جولیا آپ ایک طرف ہٹ جائیں۔ میں دروازہ توڑتا ہوں''...... جوزف نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا جو اس وقت دروازے پر زور لگا رہی تھی۔ جولیا ایک طرف ہٹی تو جوزف نے دروازے کی طرف دوڑ لگائی۔ وہ دروازے کو کندھا مار کر توڑنا چاہتا تھا لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچا بھی نہیں تھا کہ کمرے میں ایک دھماکہ ہوا اور کمرہ فوراً ہی کثیف دھوئیں سے بھر گیا۔ ان سب نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود اور وہ سب بے ہوش ہو کر فرش پر گرتے چلے گئے۔

جیک کالروس اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ہیلو کالروس۔ ہماری بیٹی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ میں جنرل ہسپتال سے بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے کالروس کی بیوی کی آواز سنائی دی۔ جیک کالروس کو اپنی بیوی اور بیٹی سے بہت محبت تھی۔ شادی کے پندرہ سال بعد اس کے ہاں اولاد ہوئی تھی اور اب اس کی بیٹی آٹھ سال کی تھی جس پر وہ اپنا جان نچھاور کرتا تھا۔ ایکسیڈنٹ کا سن کر چند لمحوں کے لئے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ سنبھلا تو وہ تیزی سے اٹھا اور سیکرٹریٹ کی پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اپنی کار نکالی اور دوسرے ہی لمحے وہ سیکرٹریٹ کی بلڈنگ سے باہر نکل آیا۔ وہ اتنی

جلدی میں تھا کہ اسے اپنے گارڈز بلانے کا خیال بھی نہ آیا حالانکہ پرائم منسٹر صاحب نے اسے ہدایت کی تھی کہ وہ گارڈز کے بغیر کہیں نہ جائے لیکن بیٹی کے ایکسیڈنٹ کا سن کر اس کے ذہن سے تمام باتیں محو ہو گئی تھیں اور اسے صرف اتنا معلوم تھا کہ اس نے جلد از جلد جنرل ہسپتال پہنچنا ہے۔

سیکرٹریٹ سے جنرل ہسپتال کا فاصلہ تقریباً بیس کلومیٹر تھا۔ اس کی کار تیز رفتاری سے جنرل ہسپتال کی طرف بڑھ رہی تھی کہ ایک موڑ مڑتے ہی اسے فل بریک لگانے پڑے کیونکہ سڑک کے درمیان ہی ایک وین کھڑی تھی اور وین کا ایک ٹائر اس کے قریب کھلا ہوا پڑا تھا اور ایک آدمی ٹائر کے قریب کھڑا تھا اور اس کی کار کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ کالروس غصے کی حالت میں کار سے باہر نکلا۔

''ایڈیٹ۔ یہ تم نے کس انداز میں وین کھڑی کی ہے''۔ کالروس نے سخت لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ غلطی ہو گئی''...... اس آدمی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور کالروس کے قریب آ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ کالروس چونکتا یا سنبھلتا اس آدمی کے ہاتھ میں موجود بھاری ریوالور کا دستہ کالروس کی کنپٹی پر لگا۔ کالروس کے کان میں ایک دھماکہ ہوا اور دوسرے دھماکے پر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

جب اسے ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک کشادہ کمرے میں

پایا۔ وہ کرسی سے بندھا ہوا تھا۔ کمرے کی دیواروں پر مختلف قسم کے ہتھیار لٹکے ہوئے تھے جن میں ریوالور، مشین گنیں، کلاشنکوف، خنجر اور خاردار کوڑے وغیرہ شامل تھے۔

کالروس کو ہوش میں آئے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور ایک کرخت چہرے والا آدمی اندر آ گیا۔ اس کی آنکھیں انتہائی سرخ تھیں اور وہ شکل سے ہی بدمعاش لگ رہا تھا۔

''عالمی تنظیم بلیک وے کا سیکنڈ چیف جیکو اپنے معزز مہمان جیک کالروس کو خوش آمدید کہتا ہے''...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا تو کالروس کو اس کی ہنسی زہر آمیز لگی۔

''تم نے مجھے کیوں اغوا کیا ہے اور اس اغوا کا نتیجہ جانتے ہو تم''...... جیک کالروس نے کہا۔

''میں تو سب کچھ جانتا ہوں مسٹر کالروس۔ لیکن تم شاید بلیک وے کو نہیں جانتے اور اگر جانتے بھی ہو تو جان بوجھ کر انجان بن رہے ہو''...... جیکو نے بدستور زہریلی ہنسی کے ساتھ کہا۔

''تم نے مجھے کیوں اغوا کیا ہے''...... کالروس نے جیکو کی بات سے متاثر ہوئے بغیر پوچھا۔

''ہمیں معلوم ہے کہ تم یورینیم پلس کے ذخائر کے بارے میں جانتے ہو''...... جیکو نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

''یورینیم پلس کے ذخائر۔ یہ کہاں ہیں''...... کالروس نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی تو ہم تم سے معلوم کرنا چاہتے ہیں''...... جیکو نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''کیا برازیل میں یورینیم پلس کے ذخائر موجود ہیں''۔ کالروس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس سادگی پر قربان نہ ہو جائیں ہم''...... جیکو نے طنزیہ لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ میں تو تمہارے منہ سے سن رہا ہوں۔ ہمیں تو آج تک معلوم نہیں ہو سکا کہ برازیل میں یورینیم پلس کے ذخائر بھی ہیں''...... کالروس نے کہا۔

''واہ۔ اوہ۔ تمہاری اداکاری دیکھ کر مزہ آ گیا۔ اگر تم زندہ رہ گئے تو میں تمہیں ہالی وڈ کی کسی فلم میں چانس ضرور دلواؤں گا''۔ جیکو نے کہا لیکن کالروس نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ جیکو چند لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا اور پھر اس نے جیب سے خنجر نکال لیا جس کی تیز چمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

''مسٹر کالروس۔ زبان تو تم نے کھولنی ہے۔ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئے بغیر کھولو چاہے تشدد برداشت کر کے اور میں تمہیں اپنا تجربہ بتا دوں کہ تم زیادہ دیر تک تشدد برداشت نہیں کر سکو گے''...... جیکو نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم مجھے یہ بتاؤ کہ میری بیٹی کے ایکسیڈنٹ کی جو خبر مجھ تک

پہنچی تھی کیا وہ جھوٹی تھی''...... کالروس نے پوچھا۔

''ہاں۔ فی الحال تو یہ خبر جھوٹی ہی ہے لیکن اگر اس خبر کو سچائی میں تبدیل کرنا پڑا تو اس میں دیر نہیں لگے گی''...... جیکو نے کہا تو کالروس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔

''تم یقین کرو مجھے معلوم نہیں ہے کہ برازیل میں یورینیم پلس کے ذخائر کہاں موجود ہیں''...... کالروس نے کہا۔

''اوکے۔ میں نے تمہیں موقع دیا تھا۔ اگر تم خود ہی صحیح سلامت نہیں رہنا چاہتے تو تمہاری مرضی''...... جیکو نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور پھر اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور کالروس کا ایک کان کٹ کر فرش پر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی کالروس کی چیخیں بلند ہونے لگیں۔

''ابھی صرف ایک کان ضائع ہوا ہے مسٹر کالروس۔ آہستہ آہستہ تمہارے تمام اعضاء کٹ جائیں گے اور تم موت مانگو گے لیکن تمہیں موت بھی نہیں آئے گی۔ اب جب تک تم یورینیم پلس کے ذخائر کی نشاندہی نہیں کرو گے موت بھی تمہارے قریب نہیں آئے گی''...... جیکو نے خوفناک لہجے میں کہا۔

''پانی۔ پانی۔ مجھے پانی پلاؤ۔ مجھے نہیں معلوم کہ ذخائر کہاں ہیں''۔ کالروس نے درد کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کالروس اور تم ابھی بتاؤ گے''...... جیکو نے غراتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ ایک مرتبہ پھر حرکت میں آیا اور

جیک کالروس کی اذیت ناک چیخ بلند ہوئی۔ بندھا ہونے کی باوجود اس کا جسم تڑپنے لگا۔ اس کی ایک آنکھ نکل کر فرش پر جا گری تھی اوراس کی آنکھ سے خون بہنے لگا۔ چند لمحے تڑپنے کے بعد اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا۔ جیکو نے اس کی نبض چیک کی تو وہ مرا نہیں تھا بلکہ صرف بے ہوش ہوا تھا۔ کمرے کے ایک کونے میں میز پر پانی کا جگ رکھا ہوا تھا۔ جیکو نے وہ جگ اٹھایا اور کالروس کے سر پر پانی ڈالنے لگا۔ کچھ دیر بعد کالروس ہوش میں آ گیا۔ جیکو نے پانی کا جگ اس کے منہ سے لگا دیا اور وہ غٹاغٹ پانی پینے لگا۔

''اب بھی اگر تم نہ بولے تو تمہاری دوسری آنکھ بھی باہر ہو گی''...... جیکو نے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ میں بتاتا ہوں۔ تم بہت ظالم انسان ہو۔ کیا انسان اس قدر ظالم بھی ہوتا ہے''...... کالروس نے خوفزدہ لہجے میں کہا تو جیکو کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''ہاں بولو۔ اگر تم صحیح بولو گے تو زندہ بھی رہو گے ورنہ مارے جاؤ گے''...... جیکو نے کہا۔

''میرے پاس اس جگہ کا نقشہ اور تفصیلات ایک کاغذ پر تھیں اور پرائم منسٹر صاحب کی ہدایت پر میں نے وہ کاغذ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران کو دے دیا ہے''...... کالروس نے کہا تو جیکو چند لمحوں تک اسے گھورتا رہا اور اس کی بات کی سچائی کا اندازہ لگانے لگا۔

''وہ کاغذ پرائم منسٹر نے علی عمران کے حوالے کرنے کی ہدایت کیوں کی تھی''...... جیکو نے پوچھا۔

''تم لوگ پرائم منسٹر صاحب کی حکومت کا تختہ الٹا چاہتے ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارا خاتمہ کرے گی اور چونکہ فی الحال برازیل کو یورینیم پلس کی ضرورت نہیں ہے اس لئے پرائم منسٹر صاحب نے وہ ذخائر پاکیشیا کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یورینیم پلس کے ذخائر کی نشاندہی تو کاغذ میں موجود ہے لیکن نکالیں گے وہ خود''...... کالروس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہم انہیں ان ذخائر تک پہنچنے دیں گے تو وہ یہ ذخائر نکال سکیں گے''...... جیکو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''وہ بہت خطرناک اور باصلاحیت لوگ ہیں۔ وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں''...... کالروس نے کہا۔

''شٹ اپ۔ وہ خطرناک لوگ ہوں گے لیکن ہم سے زیادہ نہیں''...... جیکو نے غراتے ہوئے کہا۔ کالروس کی زبان سے علی عمران اوراس کے ساتھیوں کی تعریف اسے اچھی نہیں لگی تھی۔ جیکو کے اس طرح ڈانٹنے پر کالروس سہم گیا۔

''تم نے وہ نقشہ تو دیکھا ہوگا اور اس پر لکھی ہوئی دیگر تفصیلات بھی پڑھی ہوں گی''...... جیکو نے کہا۔

''ہاں میں نے وہ کاغذ کئی بار دیکھا تھا''...... کالروس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارے دونوں ہاتھ کھول رہا ہوں اور ایک کاغذ اور قلم بھی تمہیں دے رہا ہوں۔ جو کچھ تمہارے ذہن میں موجود ہے صحیح صحیح لکھ دو۔ یاد رکھو اگر تم نے گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو میں تمہاری بیٹی کو یہاں لے آؤں گا اور تمہارے سامنے اسے ذبح کر دوں گا۔ اسی خنجر سے''...... جیکو نے کالروس کے سامنے خنجر لہراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ اسے یہاں مت لانا۔ میں تمہیں صحیح نقشہ اور تفصیلات کاغذ پر لکھ دیتا ہوں''...... کالروس نے کہا تو جیکو الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں سے ایک پیڈ اور قلم اٹھایا اور پھر کالروس کے دونوں ہاتھ کھول دیئے اور پیڈ اور قلم اسے تھما دیا۔ کالروس نے جلدی جلدی کاغذ پر نقشہ بنایا اور دیگر تفصیلات لکھیں اور کاغذ جیکو کی طرف بڑھا دیا۔ جیکو چند لمحوں تک وہ کاغذ غور سے دیکھتا رہا۔

''تمہیں یقین ہے کہ یہ بالکل درست ہے۔ کہیں کوئی بات رہ تو نہیں گئی''...... جیکو نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہ بالکل درست ہے۔ اب میری آنکھ کی بینڈیج کر دو۔ میری آنکھ میں شدید تکلیف ہو رہی ہے''...... کالروس نے کہا تو جیکو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''یہ درد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا مسٹر کالروس۔ میں ابھی اس کا علاج کرتا ہوں''...... جیکو نے مسکراتے ہوئے مگر کالروس اس

کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکا۔

''شکریہ۔ شکریہ۔ تم میں ابھی کچھ انسانیت باقی ہے''...... کالروس نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ ابھی اس کے الفاظ ختم ہی ہوئے تھے کہ جیکو کا خنجر والا ہاتھ بلند ہوا اور اس کا خنجر کالروس کے سینے میں اتر گیا۔ جیک کالروس کی چیخ انتہائی دلدوز تھی۔ اس کا بندھا ہوا جسم تڑپنے لگا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ساکت ہو گیا۔

جنگل کا یہ حصہ بہت ہی گھنا تھا۔ اس گھنے حصے میں ایک عمارت موجود تھی جو درختوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ بلیک وے کے تقریباً دو سو افراد انتہائی جدید ترین اسلحہ سے لیس اس علاقے میں مختلف جگہوں پر چھپے ہوئے تھے۔ برازیل کے گھنے جنگلات میں یہ عمارت بلیک چیف کا ایک محفوظ ٹھکانہ تھی۔ بلیک چیف نے یہاں جدید ترین مشینری کے ذریعے تمام سہولتوں کا انتظام کر رکھا تھا۔ جدید ترین اٹیمک جنریٹر سے بجلی حاصل کی جاتی تھی جس سے وہ روشنی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر بھی آپریٹ کرتا تھا جبکہ سیٹلائٹ موبائل فون بھی اس کے پاس موجود تھے۔ وہ یہاں بیٹھ کر بھی اپنی پوری تنظیم کو کنٹرول کر سکتا تھا۔ اس عمارت میں بھی اس نے اپنا ایک آفس بنایا ہوا تھا اور اس وقت وہ اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے سیٹلائٹ موبائل فون کی بیل بجی تو اس نے چونک کر میز پر

رکھا ہوا سیٹ اٹھا لیا۔

''یس۔ بلیک چیف سپیکنگ''...... بلیک چیف نے موبائل فون آن کرتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ ڈوم بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ڈوم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... بلیک چیف نے ڈوم کی آواز سنتے ہی بے چین لہجے میں پوچھا۔

''چیف۔ ہم کامیابی کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں''...... ڈوم کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

''ویری گڈ۔ تفصیلات بتاؤ''...... بلیک چیف نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ مسٹر روبینو کے بیٹے ٹونی نے مسٹر کلار کی بیٹی ماریا کو قتل کر دیا ہے۔ پولیس نے اسے ہوٹل کے کمرے سے گرفتار کر لیا ہے جہاں وہ نشے میں دھت بے سدھ پڑا تھا۔ اس کے ساتھ والے کمرے سے ماریا کی لاش بھی برآمد ہو گئی ہے۔ تمام اخبارات اس خبر کو مین لیڈ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ آپ صبح کے اخبارات میں تفصیلات پڑھ لیں گے لیکن اخبارات میں آنے سے پہلے الیکٹرانک میڈیا نے اس خبر کو نشر کر دیا ہے۔ ملک میں جو بھی یہ خبر سنتا ہے افسوس کرتا ہے۔ کل صبح تک جب یہ خبر ملک بھر میں عام ہو جائے گی تو بہت بے چینی پھیل جائے گی۔ چیف کچھ اخبار والوں

نے تو اس واقعہ پر کالم بھی لکھ لئے ہیں۔ صبح وہ کالم بھی اخبارات میں شائع ہوں گے''...... ڈوم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ اب تمہاری کارکردگی بہت اچھی ہو گئی ہے۔ اب اگلا قدم تمہارا یہ ہو گا کہ تم مسٹر روبینو کے خاندان کی کوئی لڑکی اغوا کر کے اسے بھی قتل کرا دینا۔ پھر حکومت مخالف دو تین مظاہروں کا انتظام بھی کرنا ہے اور ان مظاہروں میں پولیس کی جانب سے فائرنگ بھی ہونی چاہئے اور اس فائرنگ کے نتیجے میں کچھ لوگوں کو مرنا بھی چاہئے''...... بلیک چیف نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ بالکل ایسا ہی ہو گا۔ ڈیڑھ دو ہفتوں میں ہی برازیل کے حالات اس قدر خراب ہو جائیں گے کہ مخالف قوتیں اس حکومت کا خاتمہ کر دیں گی''...... ڈوم نے کہا۔

''اوکے۔ وش یو گڈ لک''...... ڈوم کی بات سننے کے بعد بلیک چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع کر دیا۔ اس نے موبائل سیٹ میز پر رکھا۔ یہ سیٹلائٹ کنکشن اس نے جرمنی سے ہی حاصل کیا تھا۔ اس کے اس ذاتی کنکشن کے ساتھ ساتھ تنظیم کے کئی کنکشن تھے جو اس نے خصوصی طور پر حاصل کئے تھے۔ یہ کنکشن دنیا کے کسی بھی کونے میں استعمال ہو سکتے تھے۔ ڈوم سے بات کئے ابھی چند ہی لمحے گزرے تھے کہ موبائل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے سیٹ اٹھایا اور سکرین کو غور سے دیکھنے لگا۔ سکرین پر جیکو کے

نمبر فلیش کر رہے تھے۔

''یس۔ بلیک چیف سپیکنگ''...... بلیک چیف نے اوکے کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ جیکو بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... بلیک چیف نے پوچھا۔

''چیف۔ میں نے جیک کالروس سے تمام معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اس نے ایک نقشہ اور دیگر تفصیلات پرائم منسٹر کے حکم پر عمران کو بھی دی ہیں۔ میں نے عمران سے وہ کاغذ بھی حاصل کر لیا ہے''۔ جیکو نے کہا تو عمران کے ذکر پر بلیک چیف چونک پڑا۔

''کیا کہا تم نے''...... بلیک چیف نے چونکتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ جو کاغذ جیک کالروس نے عمران کو دیا تھا میں نے وہ کاغذ عمران سے حاصل کر لیا ہے''...... جیکو نے اپنی بات دوہراتے ہوئے کہا لیکن اس مرتبہ بھی بلیک چیف کو یقین نہ آیا۔

''تم نے عمران سے وہ کاغذ حاصل کر لیا ہے۔ مگر کیسے''۔ بلیک چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ آپ نے مجھے بتایا تھا کہ عمران اس وقت جیک کالروس کے دفتر میں ہے اور آپ کے آدمی اس کا تعاقب کر رہے ہیں۔ عمران ان آدمیوں کو ڈاج دے کر نکل گیا۔ وہ واپس ہوٹل پہنچا تو اس نے اپنے ساتھیوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔ اس کی اس

کوشش کی خبر مجھے ہو گئی۔ میں نے سیان کلب کے مینجر کی مدد سے اس کے ساتھیوں کو اغوا کیا تھا۔ وہ سیان کلب کی طرف بڑھا تو میرے آدمیوں نے اس کی ٹیکسی پر گرنیڈ فائر کئے جس کی وجہ سے ٹیکسی مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور اس میں موجود ڈرائیور اور عمران دونوں ہلاک ہو گئے۔ میرے آدمی عمران کی لاش کو اٹھا کر میرے پاس آئے۔ میں نے اس کی لاش کی تلاشی لی تو مجھے وہ کاغذ بھی مل گیا جو اسے کالروس نے دیا تھا۔ ویسے کارلوس نے مجھے ایک اور کاغذ پر بھی نقشہ اور دیگر تفصیلات لکھ دی تھیں۔ جیکو جیسے جیسے بات کرتا جا رہا تھا بلیک چیف کے چہرے پر خوشی کے تاثرات بھی بڑھتے جا رہے تھے۔

''جیکو۔ عمران کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ یہ تمہارا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اوہ۔ مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا''...... بلیک چیف نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اٹھے اور ناچنا شروع کر دے۔

''چیف۔ عمران بھی عام انسان تھا۔ کوئی مافوق الفطرت ہستی نہیں تھا۔ ہمارے مقابل آنے سے پہلے اس کی قسمت اس کا ساتھ دیتی رہی ہو گی اس لئے وہ ہوا بن گیا۔ یہاں آ کر اس کی قسمت نے اس کا ساتھ نہیں دیا سو وہ مارا گیا۔ میں نے آپ کے سامنے اپنے ہاتھوں سے نجانے کتنے سیکرٹ ایجنٹوں کا خاتمہ کیا ہے''...... جیکو نے کہا۔

''عمران عام انسان نہیں تھا جیکو۔ میں تمہارے اس کارنامے پر تمہیں بہت بڑا انعام دوں گا''...... بلیک چیف نے کہا۔

''شکریہ چیف۔ آپ کی تعریف ہی میرے لئے بہت بڑا انعام ہے۔ چیف۔ عمران کی لاش کا کیا کرنا ہے۔ کیا میں اسے برقی بھٹی میں ڈال دوں''...... دوسری طرف سے جیکو کی عاجزانہ آواز سنائی دی۔

''عمران کے دوسرے ساتھیوں کا کیا کیا ہے تم نے''...... بلیک چیف نے پوچھا۔

''چیف۔ انہوں نے بھی فرار ہونے کی کوشش کی تھی لیکن میں نے ان کی کوشش ناکام بنا دی۔ وہ اب بھی ٹارچنگ روم میں کرسیوں سے بندھے ہوئے ہیں اور بے ہوش ہیں۔ آپ نے ان کے بارے میں مجھے ہدایات دینی تھیں''...... جیکو نے کہا۔

''میں کچھ دیر تک تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔ پھر میں اپنے ہاتھوں سے عمران کے ساتھیوں کو گولیاں ماروں گا اور اس کے بعد ان سب کی لاشوں کو ایک ساتھ برقی بھٹی میں ڈالیں گے''...... بلیک چیف نے کہا۔

''اوکے چیف۔ میں انتظار کر رہا ہوں''...... دوسری طرف سے جیکو نے کہا۔

''میں بس یہاں سے روانہ ہو رہا ہوں''...... بلیک چیف نے کہا اور پھر اس نے کال کاٹ دی۔

"شالو۔ بلیک چیف نے شالو کو آواز دی تو ایک آدمی اندر آ گیا۔

"میں دارالحکومت جا رہا ہوں۔ تم بھی ساتھ چلو گے۔ اپنے بیس آدمی ساتھ لے لو"...... بلیک چیف نے شالو سے کہا۔ شالو اس کے گارڈز کا انچارج تھا۔ اس کے گارڈز کی تعداد پچاس سے زائد تھی۔ اس کے گارڈز زیادہ تر جنگل میں رہتے تھے۔ مخصوص حالات میں وہ چند گارڈز کو اپنے ساتھ رکھ لیتا تھا۔ اس کے تمام گارڈز کی ٹریننگ کمانڈوز کے انداز میں ہوئی تھی اور یہ سب اس کے وفادار اور جانثار تھے۔

"اوکے چیف"...... شالو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد وہ برازیل کے دارالحکومت پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے روز ٹاؤن میں ایک حویلی خریدی ہوئی تھی جسے وہ بلیک ہاؤس کہتے تھے۔ اس وسیع و عریض حویلی میں تہہ خانہ بھی تھا جس میں انہوں نے ٹارچر روم بنایا ہوا تھا۔ اس تہہ خانے کے ایک کمرے میں انہوں نے برقی بھٹی بھی لگائی ہوئی تھی۔ کسی کو بھی قتل کر کے وہ اس کی لاش کو برقی بھٹی میں ڈال دیتے تھے۔ چند لمحوں بعد لاش کا نام و نشان تک مٹ جاتا تھا۔

جیکو اس وقت اسی بلیک ہاؤس میں تھا اس لئے بلیک چیف بھی اسی بلیک ہاؤس میں پہنچا تھا۔ جیسے ہی اس کی گاڑی بلیک ہاؤس کے مین گیٹ کے قریب پہنچی بلیک ہاؤس کا بڑا سا گیٹ کھل گیا۔ بلیک

چیف کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے اس کے گارڈز کی دو ویگنیں بھی اندر آ گئیں۔ جیکو بلیک چیف کا استقبال کرنے کے لئے مین گیٹ پر ہی موجود تھا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔ بلیک چیف کے گارڈز کی ویگنوں کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے اس کا چہرہ بگڑ گیا لیکن دوسرے ہی لمحے وہ بالکل نارمل ہو گیا۔ بلیک چیف گاڑی سے نیچے اتر رہا تھا۔ جیکو آگے بڑھا اور اس نے جھک کر بلیک چیف کو سلام کیا۔

"میں سب سے پہلے عمران کی لاش دیکھوں گا"...... بلیک چیف نے کہا۔

"اوکے چیف۔ آیئے۔ عمران کی لاش اور اس کے ساتھی بے ہوشی کی حالت میں نیچے ٹارچنگ روم میں موجود ہیں"...... جیکو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ ایک طرف بڑھنے لگے۔ بلیک چیف کے گارڈز اس کے ہمراہ تھے۔ جیکو اور جیکو کا ایک ساتھی بلیک چیف کے ہمراہ تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ ٹارچنگ روم کافی بڑا تھا۔ اس میں کئی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ پانچ کرسیوں پر پانچ افراد رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ ان میں سے چار مرد اور ایک خاتون تھی جبکہ ایک مرد فرش پر پڑا ہوا تھا جیسے ہی وہ ٹارچنگ روم میں داخل ہوئے فرش پر پڑا ہوا آدمی یکدم اٹھ بیٹھا۔

"کک۔ کیا مطلب۔ یہ مردہ زندہ کیسے ہو گیا"...... جیکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے معلوم نہیں باس"...... جیکو کے ساتھی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے غلط رپورٹ دی ہے۔ نانسنس"...... جیکو نے کہا اور اس کے ریوالور سے ایک شعلہ نکلا اور اس کا ساتھی فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ بلیک چیف نے جیکو کو گھور کر دیکھا۔

"سوری چیف۔ مجھ سے غلطی ہوگئی۔ لیکن یہ عمران اس وقت مردہ حالت میں ہی تھا۔ اب معلوم نہیں کیسے زندہ ہوگیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔ اب اس غلطی کی سزا آپ مجھے میرے ریوالور سے ہی دے دیں"...... جیکو نے انتہائی افسردہ لہجے میں کہا اور اپنا ریوالور چیف کے سامنے کر دیا۔

"یہ تمہاری پہلی غلطی ہے جیکو اس لئے میں تمہیں معاف کر دیتا ہوں"...... بلیک چیف نے جیکو سے کہا تو اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"تھینک یو چیف۔ یہ آپ کی بہت بڑی عظمت ہے"...... جیکو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ وہ بلیک چیف کی نیچر کو جانتا تھا اگر وہ ایسا نہ کرتا تو بلیک چیف نے اسے گولی مار دینی تھی اس لئے اس نے خود کو سزا کے لئے پیش کر کے اپنی جان بچا لی تھی۔

"تم آپس میں ہی باتیں کئے جاؤ گے یا ہم پر بھی نظر ڈالو گے"...... انہیں عمران کی آواز سنائی دی تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گئے جس کے چہرے پر حماقتوں کی آبشار بہہ رہی تھی۔

"چیف۔ یہ سب میک اپ میں ہیں لیکن ان کے میک اپ

واش نہیں ہوئے"...... جیکو نے کہا۔

"ہم تم پر نہیں بلکہ تمہاری لاشوں پر نظر ڈالنا پسند کریں گے"۔ بلیک چیف نے جیکو کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے دیکھا کہ عمران کے تمام ساتھی بھی ہوش میں آ چکے تھے۔ وہ رسیوں سے بندھے ہوئے تھے لیکن مطمئن لگ رہے تھے۔ بلیک چیف نے ان کے بارے میں یہی سنا ہوا تھا اس لئے بلیک چیف دل میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے خوفزدہ تھا۔ اس خوف کی وجہ سے وہ جنگل والے ٹھکانے پر چلا گیا تھا اور اگر اسے جیکو عمران کی موت کی خبر نہ دیتا تو وہ پچاس گارڈز کے ساتھ بھی یہاں نہ آتا کیونکہ اس کی معلومات کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی جادوئی طریقے سے ہر طرح کے حالات کو کنٹرول کر لیتے تھے لیکن اب بلیک چیف کچھ مطمئن تھا کیونکہ عمران کے ساتھی رسیوں سے کرسیوں پر بندھے ہوئے تھے جبکہ عمران نہتا اس کے سامنے تھا اور اس کے بیس گارڈز انتہائی جدید اسلحہ سے لیس اس کے ساتھ کھڑے تھے۔ اس نے ایک اشارہ کرنا تھا اور اس کے گارڈز نے ایک لمحے میں ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دینا تھا۔ اس نے عمران کو مزید وقت دینا مناسب نہ سمجھا۔ وہ اپنے گارڈز کے سامنے سے ہٹ کر ایک طرف ہوگیا۔ جیکو بھی سمجھ گیا کہ چیف کیا کرنے جا رہا ہے لہٰذا وہ بھی بلیک چیف کے ساتھ ہی ایک طرف ہوگیا۔

''شالو۔ ان سب کو گولیوں سے اڑا دو''...... بلیک چیف نے اپنے گارڈز سے کہا تو ان سب نے مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

''ٹھہرو۔ ایک منٹ کے لئے ٹھہر جاؤ''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو وہ رک گئے۔

''میں نے تو سنا تھا کہ تم بہت بہادر ہو۔ اب موت کو سامنے دیکھ کر چیخنے کیوں لگ گئے''...... بلیک چیف نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''شالو کے پاس تو نقلی مشین گن ہے''...... عمران نے شالو کی مشین گن کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ حربہ تھا تو بہت پرانا لیکن نفسیاتی طور پر انتہائی کامیاب۔ ایک لمحے کے لئے ان سب کی نظریں شالو کی طرف اٹھیں اور اسی ایک لمحے سے عمران نے فائدہ اٹھایا۔ اس کی چھلانگ چیتے سے بھی کئی گنا زیادہ تیز اور پھرتیلی تھی۔ پلک جھپکنے سے کم وقت میں بلیک چیف عمران کے سینے سے لگا ہوا تھا۔ عمران کا ایک ہاتھ اس کی گردن پر اور دوسرا پیٹ پر تھا۔ گردن پر پڑنے والے دباؤ کی وجہ سے اس کی آنکھیں باہر کو ابھر آئی تھیں۔ عمران چند قدم پیچھے ہٹ کر جیکو سے دور ہو گیا۔

''جیکو۔ اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ اسلحہ پھینک دیں ورنہ میں بلیک چیف کی گردن توڑ دوں گا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہ چیف کے گارڈز ہیں اور صرف چیف کا حکم مانتے ہیں''۔ جیکو نے کہا۔

''بلیک چیف۔ اپنے آدمیوں سے کہو کہ اسلحہ پھینک دیں''۔

عمران نے بلیک چیف سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن پر دباؤ بڑھا دیا۔ بلیک چیف نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے گارڈز کو اسلحہ پھینکنے کا اشارہ کیا تو اس کا اشارہ پا کر گارڈز نے مشین گنیں نیچے پھینک دیں۔ اسی لمحے عمران کے ساتھی جو اپنی اپنی رسیاں کھول چکے تھے کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے وہ مشین گنیں اٹھا لیں۔

''جوزف، صفدر اور جولیا انہیں ٹارگٹ میں رکھیں جبکہ تنویر اور نعمانی دو دو گارڈز کو اپنے قریب بلائیں اور ان کی تلاشی لیں۔ ان کے پاس مزید اسلحہ نہیں ہونا چاہئے''...... عمران نے کہا تو صفدر، جولیا اور جوزف نے مشین گنوں کا رخ ان گارڈز کی طرف کر دیا جبکہ تنویر اور نعمانی نے اشارے سے دو دو گارڈز کو آگے آنے کا کہا۔ دو گارڈز ان کے قریب آ گئے۔

''اگر کسی نے فائٹر بننے کی کوشش کی تو وہ دوسرا سانس نہیں لے سکے گا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''عمران۔ تلاشی میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ان گارڈز کو آف کر دینا چاہئے''...... جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

''تم ٹھیک کہتی ہو۔ تنویر اور نعمانی ان گارڈز کو جہنم واصل کر دو

عمران نے اتنا کہا ہی تھا کہ تنویر اور نعمانی نے ان گارڈز پر فائر کھول دیئے۔ بیس کے بیس گارڈز گھومتے ہوئے فرش پر گرتے چلے گئے۔ ان کے جسموں سے نکلنے والا خون تیزی سے پھیلنے لگا۔ بلیک چیف

دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ اس نے جو کچھ عمران کے بارے میں سنا تھا وہ حرف بہ حرف سچ تھا۔ عمران نے ایک لمحے میں سچویشن بدل دی تھی۔ اب وہ عمران کے رحم و کرم پر تھا۔

''بلیک چیف کی موجودگی میں جیکو بھی بیکار آدمی ہے۔ جوزف تم اس کی گردن توڑ دو''...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف ایسے خوش ہو گیا جیسے اسے اس کی پسند کا کام مل گیا ہو۔ وہ چہرے پر خوفناک مسکراہٹ لئے جیکو کی طرف بڑھا۔ ابھی اس نے ایک ہی قدم اٹھایا تھا کہ کمرے میں ایک دھماکہ ہوا اور کمرہ دھویں سے بھر گیا اور اگلے ہی لمحے کمرے میں موجود تمام افراد ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح گرتے چلے گئے۔ عمران نے اپنا سانس روک کر اس دھویں کے اثرات سے بچنے کی کوشش کی لیکن وہ بھی بچ نہ سکا اور وہ بھی بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔

بلیک چیف کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک کرسی پر بندھا ہوا پایا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔

''میں اس عمران کا مقابلہ نہیں کروں گا۔ اس سے صلح کر لوں گا اور برازیل سے واپس چلا جاؤں گا''...... ہوش میں آنے کے بعد بلیک چیف نے اپنے دل میں سوچا اور پھر اس نے ایسا ہی کرنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ یہی اس کے اور اس کی تنظیم کے مفاد میں تھا۔ اس کے خیال میں عمران ایک عفریت تھا اور اس کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں تھا۔

اسے ہوش میں آئے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور اس دروازے سے اندر آنے والے کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس کا خیال تھا کہ اندر آنے والا عمران ہو گا لیکن یہ اس کا اپنا نائب جیکو

تھا اور جیکو کے چہرے پر اس وقت شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔

''مسٹر بلیک چیف۔ کیا میرا اس طرح آنا تمہیں اچھا نہیں لگا''۔ جیکو نے مسکراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب ہے تمہارا۔ کیا تم نے مجھے اس طرح باندھا ہے''۔ بلیک چیف نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ ابھی تک حیرت سے جھٹکے سے باہر نہیں نکلا تھا۔

''ہاں مسٹر بلیک چیف۔ میں نے تمہیں اس لئے باندھا ہے کیونکہ اب میں بلیک وے کا چیف بنوں گا''...... جیکو نے بدستور طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تم مجھ سے غداری کر رہے ہو۔ غداری کا انجام تم جانتے ہو''۔ بلیک چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم اپنے انجام کی فکر کرو مسٹر بلیک چیف''...... جیکو نے رک رک کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی''...... بلیک چیف نے کہا۔

''بلیک وے کو ایک بزدل چیف کی ضرورت نہیں ہے۔ تم عمران کے نام سے ہی اتنا ڈر گئے تھے کہ جنگل میں جا کر چھپ کر بیٹھ گئے تھے اور ویسے بھی تم بلیک وے کو میرے اور ڈوم کے زور پر چلا رہے تھے تو پھر میں ہی کیوں نا اس تنظیم کا چیف بن جاؤں۔ یہ تنظیم اب بھی کھربوں ڈالرز کی مالک ہے اور یورینیم پلس حاصل کر کے یہ

مزید کھربوں ڈالرز کی مالک بن جائے گی اور یورینیم پلس کا نقشہ میرے پاس ہے''...... جیکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس تنظیم میں میرے سینکڑوں جانثار ہیں جیکو۔ وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے''...... بلیک چیف نے کہا۔

''چیف۔ تمہیں میں تو نہیں مار رہا۔ تم تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں مارے گئے ہو۔ کمرے میں ہونے والی فائرنگ کی فلم بنی ہے۔ جب کمرے میں دھواں پھیلا تو اسی میں تمہیں گولیاں بھی لگی تھیں جس کے نتیجے میں تم ہلاک ہو گئے اور میں نے تمہاری موت کا بدلہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے لے لیا۔ اب تمہاری وصیت کے مطابق اور تمہارا نائب ہونے کی حیثیت سے میں ہی اس تنظیم کا چیف بننے کا حق دار ہوں۔ اگلے ایک دو دن میں ڈوم بھی کسی ایکسیڈنٹ میں مارا جائے گا اور تنظیم میں تمہارے جو وفادار اور جانثار لوگ ہیں میں انہیں بھی اچھی طرح جانتا ہوں۔ ان کا بھی بہت جلد خاتمہ ہو جائے گا۔ اگر اس دوران تمہاری روح یہیں کہیں بھٹک رہی ہو گی تو وہ تمہارے جانثاروں کا انجام بھی دیکھ لے گی اور اگر تمہاری روح ڈائریکٹ جہنم میں پہنچ گئی تو پھر بہت جلد تم اپنے ان جانثاروں سے وہیں ملاقات کرو گے''...... جیکو نے بدستور طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ایک بھاری ریوالور نظر آنے لگا۔ ریوالور دیکھ کر بلیک چیف کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ۔ یہ تم اچھا نہیں کر رہے جیکو"...... بلیک چیف نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"بلیک چیف۔ ہماری دنیا میں وہی اچھا ہوتا ہے جو ہمارے مفاد میں ہو۔ تمہاری موت میرے مفاد میں ہے سو میرے لئے یہی اچھا ہے"...... جیکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے جیکو"...... بلیک چیف نے رحم طلب نظروں سے جیکو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"قطعی آخری فیصلہ بلیک چیف۔ اگر تمہاری کوئی آخری خواہش ہو تو بتا دو"...... جیکو نے کہا۔

"ریوالور کی نال میرے دل پر رکھ کر گولی چلانا"...... بلیک چیف نے اس بار مردہ سے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ تمہاری یہ آخری خواہش ضرور پوری کروں گا"...... جیکو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بلیک چیف کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے ریوالور کی نال بلیک چیف کے دل پر رکھ دی اور ٹریگر پر دباؤ ڈالنے لگا لیکن اس سے پہلے کہ ٹریگر پر مکمل دباؤ پڑتا بلیک چیف کا سر تیزی سے حرکت میں آیا اور جیکو کے سینے پر لگا۔ جیکو اس اچانک حملے کے لئے بالکل تیار نہیں تھا۔ وہ الٹ گیا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ بلیک چیف نے اپنے جسم کو جھٹکا دیا اور وہ رسیوں سے آزاد ہو گیا۔ نجانے اس نے کس طرح رسیاں کھول لی تھیں۔ کرسی سے اٹھتے ہی اس نے ریوالور کی طرف

چھلانگ لگائی لیکن اسی لمحے جیکو بھی سنبھل گیا تھا۔ اس نے بلیک چیف پر چھلانگ لگائی اور اسے ساتھ لئے ہوئے زمین پر آ گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک مکا بلیک چیف کے جبڑے پر لگا۔ بلیک چیف کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی اور وہ دوہرا ہو گیا۔ بلیک چیف کو دوہرا ہوتے دیکھ کر جیکو ریوالور کی طرف بڑھا لیکن پیچھے سے اس کی کمر پر بلیک چیف کی لات لگی اور وہ لڑکھڑاتا ہوا زمین پر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی پسلیوں پر بلیک چیف کی ٹھوکر لگی تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کئی پسلیاں ٹوٹ گئی ہوں۔ بلیک چیف نے دوسری ٹھوکر مارنے کے لئے ابھی لات گھمائی ہی تھی کہ جیکو نے اس کی لات پکڑ لی اور اسے زور سے جھٹکا دے کر چھوڑ دیا۔ بلیک چیف ان بیلنس ہو کر زمین پر گر گیا۔ پھر دونوں بیک وقت اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔ پھر دونوں ہی ایک ساتھ ایک دوسرے کی طرف بڑھے اور ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ بلیک چیف نے جیکو کی اور جیکو نے بلیک چیف کی گردن پکڑ لی اور دبانے لگے۔ دونوں کی آنکھیں باہر کو ابل پڑیں۔ پھر جیکو کے گھٹنے کی ایک زوردار ضرب بلیک چیف کی ناف پر پڑی اور اس کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی اور اس کی گرفت جیکو کی گردن پر کمزور پڑ گئی۔ جیکو نے اس کی گردن چھوڑ کر اس کے جبڑے پر مکا مار دیا تو بلیک چیف دوہرا ہونے لگا۔ جیکو اچھل کر ریوالور کے قریب پہنچ گیا۔ جیسے ہی وہ ریوالور اٹھانے کے

لئے جھکا بلیک چیف نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ دونوں ہی زمین پر گرے ۔ جیکو نیچے تھا اور بلیک چیف اوپر۔ بلیک چیف نے اس کے سر کے بال پکڑ کر اس کا سر فرش سے ٹکرایا۔ یہ ٹکر بہت زور دار تھی۔ جیکو کو کمرہ گھومتا ہوا نظر آنے لگا۔ بلیک چیف نے ایک بار پھر یہی عمل دوہرایا لیکن اس مرتبہ جیکو نے اپنے سر اور زمین کے درمیان اپنا ہاتھ رکھ لیا اور پھر اس نے ایک زور دار کروٹ بدلی۔ بلیک چیف جو کہ اس کے اوپر تھا نیچے فرش پر جا گرا۔

جیکو اچھل کر کھڑا ہوا اور اس کی لات حرکت میں آئی اور بلیک چیف کی کنپٹی پر لگی۔ بلیک چیف کی آنکھوں کے سامنے ستارے جھلملانے لگے۔ اس نے سر جھٹک کر خود کو ہوش میں رکھنے کی کوشش کی لیکن دوسری ٹھوکر نے اس کی آنکھوں میں اندھیرا کر دیا۔ اس دوران جیکو چھلانگ لگا کر ریوالور تک پہنچ گیا۔ اس دوران بلیک چیف نے بھی خود پر قابو پا لیا تھا۔ جیکو جیسے ہی ریوالور اٹھا کر سیدھا کھڑا ہوا تو بلیک چیف نے قریب رکھی ہوئی کرسی اٹھا کر اسے دے ماری۔ کرسی جیکو کے سر پر لگی اور اس کی چیخ بلند ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی وہ زمین پر گر گیا۔ لیکن یہ اس کی خوش قسمتی اور بلیک چیف کی بدقسمتی تھی کہ ریوالور جیکو کے ہاتھ سے نہیں چھوٹا تھا۔

بلیک چیف نے کرسی مارنے کے بعد اس پر چھلانگ لگا دی اور وہ اس کے اوپر آ گرا لیکن جیکو نے نیچے سے ہی ہاتھ سیدھا کر کے اس پر گولی چلا دی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور گولی نے بلیک چیف

کے پیٹ میں سوراخ کر دیا۔ بلیک چیف کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے گرم گرم سلاخ اس کے پیٹ میں اتار دی ہوں۔ جیکو نے اسے دھکا دے کر اپنے اوپر سے دور پھینک دیا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کرسی سیدھی کی۔ اس وقت بلیک چیف کی آنکھیں دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے ان میں خون بھر دیا ہو۔ جیکو نے ریوالور کا رخ بلیک چیف کی طرف کیا اور اس کی ٹانگ پر گولی چلا دی۔ بلیک چیف کی چیخ بلند ہوئی۔ جیکو نے اسے گریبان سے پکڑا اور اسے کرسی پر بٹھا دیا۔

''بلیک چیف۔ تمہاری خواہش تھی نا کہ گولی تمہارے دل میں ماری جائے۔ میں تمہاری آخری خواہش ضرور پوری کروں گا''۔ جیکو نے غراتے ہوئے کہا اور پھر ریوالور کی نال اس کے دل سے لگا کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور بلیک چیف کا جسم اوپر کو اچھلا اور پھر زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔

"جیکب۔ بلیک چیف مارا گیا ہے۔ اب بلیک وے کا چیف میں ہوں۔ تم بلیک ہاؤس کے تمام کمروں میں ٹائم بم فٹ کر دو اور ٹارچنگ روم میں ہونے والی لڑائی کی ویڈیو اٹھا لو۔ ہم ہاؤس فائیو میں شفٹ ہو رہے ہیں۔ اپنا انتہائی قیمتی سامان بھی اٹھا لو"۔ جیکو نے اپنے ایک آدمی سے کہا۔ جیکب مستقل طور پر بلیک ہاؤس میں رہتا تھا۔ یہ جیکو کا وفادار تھا اوراس کارروائی میں جیکو نے اسے راز دار بنایا تھا اور ساتھ ہی اسے اپنا نائب بنانے کا وعدہ بھی کیا تھا۔

"باس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا کرنا ہے"...... جیکب نے اس سے پوچھا۔

"کیا وہ ابھی تک ٹارچنگ روم میں ہیں"...... جیکو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اس سے پوچھا۔

"یس باس۔ وہ ابھی تک ٹارچنگ روم میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... جیکب نے کہا۔

"پڑے رہنے دو۔ جب بلیک ہاؤس کے پرخچے اڑ جائیں گے تو اس کے ساتھ ہی وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے"۔ جیکو نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک طرف بڑھ گیا۔ جیکو خود بھی بلیک ہاؤس میں چند ضروری کاموں میں مصروف ہو گیا۔ پندرہ منٹ بعد وہ بلیک ہاؤس کو چھوڑنے کے لئے مکمل طور پر تیار ہو گئے تھے۔ انہوں نے بلیک ہاؤس کے ہر کمرے میں ٹائم بم فٹ کر دیئے تھے جو ان کے روانہ ہونے کے دس منٹ بعد بلاسٹ ہو جانے تھے۔

جیکو نے آخری بار بلیک ہاؤس پر نظر ڈالی اور وین گیٹ کی طرف بڑھا دی۔ جیکب نے گیٹ کھول دیا تھا۔ اس کی وین گیٹ سے باہر نکلی تو جیکب نے گیٹ بند کر دیا۔ جیکو نے اس کے لئے وین روک لی تھی۔ جیکب فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تو جیکو نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ کچھ دیر بعد وہ اپنے نئے ٹھکانے ہاؤس فائیو میں پہنچ گئے۔

"یہ بریف کیس اٹھا کر تم نیچے تہہ خانے میں لے آؤ"...... جیکو نے جیکب سے کہا تو اس نے بریف کیس اٹھایا اور جیکو کے ساتھ تہہ خانے میں پہنچ گیا۔

"یہ بریف کیس برقی بھٹی والے کمرے میں رکھنا ہے"...... جیکو

نے کہا اور خود بھی وہ برقی بھٹی والے کمرے میں آ گیا۔ جیکب اس کے پیچھے پیچھے اس کمرے میں آ گیا۔ جیکو نے سوئچ ان کیا تو بھٹی گرم ہونے لگی۔

''باس۔ یہ بھٹی آپ کیوں گرم کر رہے ہیں''...... جیکب نے پوچھا تو جیکو کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گا تاکہ تم میرے راز دار بن کر ساری زندگی میری لئے عذاب بنے رہو اور کسی دن موقع پا کر میرا خاتمہ کر دو۔ نہیں ڈیئر جیکب۔ میں کسی قسم کا کوئی خطرہ مول نہیں لیا کرتا''...... جیکو نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو جیکب کے چہرے پر ہوائیاں سی اڑنے لگیں۔

''باس۔ میں آپ کے لئے کبھی خطرہ نہیں بنوں گا۔ آپ بہت بڑے ہیں جبکہ میں معمولی سا انسان ہوں''...... جیکب نے خوفزدہ لہجے میں کہا مگر جیکو کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگا۔

''حیثیت بدلتے ہوئے دیر نہیں لگتی جیکب۔ ابھی کچھ دیر پہلے میری بھی کوئی حیثیت نہیں تھی جبکہ اب میں بلیک وے کا چیف ہوں''...... جیکو نے کہا اور ریوالور کا رخ جیکب کی طرف کر دیا۔ موت کو سامنے دیکھ کر جیکب کا جسم بری طرح لرزنے لگا۔ جیکو نے اس کے ماتھے کا نشانہ لے کر فائر کر دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور جیکب کے ماتھے میں سوراخ ہو گیا۔ وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ ابھی اس کے سانسوں کی ڈور نہیں ٹوٹی تھی کہ جیکو نے اسے اٹھا کر برقی بھٹی

میں ڈال کر اس کا دہانہ بند کر دیا۔ کچھ دیر بعد اس نے برقی بھٹی کا سوئچ آف کیا اور تہہ خانے سے باہر نکل آیا۔ اوپر پہنچ کر وہ ایک کمرے میں داخل ہوا۔ اس کمرے میں میز پر چند ٹیلی فون رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے کے بعد وہ بلیک چیف کی موت کی خبر کی جنرل کال دینے لگا۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتا دیا کہ اب بلیک وے کا چیف وہ خود ہو گا۔ بلیک چیف کی موت کی ذمہ داری اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران اور اس کے ساتھیوں پر ڈال دی تھی۔ وہ تقریباً ایک گھنٹہ مسلسل فون پر مختلف لوگوں سے باتیں کرتا رہا۔ ایک گھنٹے بعد اس نے فون کا رسیور رکھا اور طویل سانس لیا۔ طویل سانس لینے کے بعد اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

''رابرٹ۔ تم گارڈز کا ایک دستہ لے کر ہاؤس فائیو پہنچو۔ ہاؤس فائیو اب برازیل میں بلیک وے کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس کی تمام تر حفاظت کی ذمہ داری اب تمہاری ہے''...... جیکو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں پانچ منٹ میں ہاؤس فائیو پہنچ رہا ہوں''۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جیکو نے رسیور رکھ دیا اور پھر وہ رابرٹ کا انتظار کرنے لگا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

''کم ان''...... جیکو نے بارعب لہجے میں کہا تو ایک بھیانک شکل

کا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ رابرٹ تھا۔

''تمہارے آدمیوں نے پوزیشن سنبھال لی ہے''...... جیکو نے اس سے پوچھا۔

''لیس چیف۔ ہم نے ہاؤس فائیو میں پوزیشن سنبھال لی ہے''۔ رابرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اب میری اجازت کے بغیر نہ کوئی ہاؤس فائیو میں آئے گا اور نہ کوئی باہر جائے گا''...... جیکو نے کہا۔

''لیس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... رابرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر جیکو کے اشارے پر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ اسے کمرے سے باہر گئے ابھی چند لمحے ہی گزرے تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیکو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیس۔ جیکو چیف آف بلیک وے سپیکنگ''...... جیکو نے بارعب لہجے میں کہا۔

''ڈوم بول رہا ہوں جیکو صاحب۔ یہ میں کیا سن رہا ہوں۔ کیا ہو گیا ہے''...... ڈوم کی پریشان سی آواز سنائی دی تو جیکو نے اسے بھی بلیک چیف کی موت کی خبر کے ساتھ ساتھ چند فرضی باتیں بھی بتا دیں۔

''اتنا بڑا حادثہ ہو گیا جیکو صاحب اور آپ نے مجھے اطلاع تک نہیں دی''...... ڈوم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اس وقت یہی اطلاعات دینے کا کام کر رہا ہوں ڈوم۔ تم

جانتے ہو تنظیم کہاں کہاں تک پھیلی ہوئی ہے۔ اب تمہیں بھی میں فون کرنے ہی لگا تھا''...... جیکو نے کہا۔

''ہمارے مشنز کا کیا ہو گا جیکو صاحب''...... ڈوم نے موجودہ مشنز کے بارے میں پوچھا۔

''مشنز بدستور جاری رہیں گے۔ کسی شخصیت کے مرنے سے تنظیمیں ختم نہیں ہوتیں۔ تم بتاؤ تمہارے حصے کا کام کہاں تک پہنچا ہے''...... جیکو نے پوچھا۔

''کل برازیل میں دو احتجاجی ریلیاں نکالی جائیں گی۔ پولیس کی وردی میں ہمارے چند آدمی ان ریلیوں پر فائرنگ کریں گے جس میں کچھ لوگ مارے جائیں گے''...... ڈوم نے اپنے کام کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کام اچھی رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ویری گڈ۔ اور ہاں سنو۔ تم بلیک وے کے سیکنڈ چیف ہو۔ بلیک چیف تمہاری بہت تعریف کیا کرتے تھے اور مجھ سے کہا کرتے تھے کہ جیکو میرے بعد تمہی بلیک وے کے چیف ہو گے۔ اس وقت تم ڈوم کو سیکنڈ چیف بنا لینا کیونکہ ڈوم بہت سی صلاحیتوں کا مالک ہے''...... جیکو نے ڈوم کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اسے فی الحال چند دنوں کے لئے ڈوم کی حمایت درکار تھی کیونکہ ڈوم کا بلیک وے میں کافی اثر و رسوخ تھا۔ بلیک وے کے تمام آدمی جانتے تھے کہ بلیک چیف ڈوم کو پسند کرتا تھا اور جیکو کے بعد اسی پر اعتماد کرتا تھا۔

''تھینک یو چیف۔ میں ہمیشہ آپ کا وفادار رہوں گا''...... ڈوم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں بھی تم پر ہمیشہ اعتماد کروں گا ڈوم۔ اوکے وش یو گڈ لک''۔ جیکو نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''مگر یہ ہمیشہ تمہارے لئے صرف دو تین دن ہی ثابت ہوں گے مسٹر ڈوم''...... جیکو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

عمران کو ہوش آیا تو اس نے خود کو اسی کمرے میں پایا جس کمرے میں وہ بے ہوش ہوا تھا۔ اس کے ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے۔ عمران نے کمرے کو ایک نظر دیکھا اور ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جس کے پٹ تھوڑے کھلے ہوئے تھے۔ اس نے الماری کھول کر دیکھی تو اس میں اسلحہ، منرل واٹر کی بوتلیں اور بے ہوشی دور کرنے والی ایک بوتل پڑی تھی۔ عمران نے بوتل اٹھا کر دیکھی تو مسکرا دیا۔ اس بوتل میں ہر قسم کی بے ہوشی دور کرنے والی لیکوئیڈ گیس موجود تھی۔ اس نے سب سے پہلے صفدر کو ہوش میں لانے کے لئے پہلے بوتل کو چھ سات مرتبہ ہلایا تاکہ لیکوئیڈ گیس میں تبدیل ہو جائے اور پھر بوتل کا ڈھکن کھول کر بوتل کا دہانہ ایک دو لمحوں کے لئے صفدر کی ناک سے لگا دیا۔ اس کی اس کوشش سے چند لمحوں میں صفدر ہوش میں آ گیا۔ صفدر کے بعد عمران جولیا کی طرف بڑھا

اور جب جولیا میں حرکت پیدا ہوئی تو عمران اسے چھوڑ کر جوزف کی طرف بڑھ گیا۔ اس دوران صفدر مکمل طور پر ہوش میں آ گیا تھا۔ اس کے بعد جولیا اور پھر آہستہ آہستہ سب ہی ہوش میں آ گئے۔ جب سب ہوش میں آ گئے تو عمران نے بوتل کا ڈھکن بند کر کے اسے الماری میں رکھا اور اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیسے ہی دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازے کو کھلا دیکھ کر ان کی حیرت میں اضافہ ہو گیا تھا۔

''حیرت ہے۔ انہوں نے دروازہ کیوں کھلا چھوڑ دیا''...... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان کا خیال ہو گا کہ ہم خود بخود ہوش میں نہیں آ سکتے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دروازے سے باہر نکل آئے۔ دروازے سے باہر راستہ تھا اور سامنے کچھ فاصلے پر سیڑھیاں اوپر جاتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں کراس کرتے ہوئے آخری سیڑھی تک پہنچ گئے۔ یہاں بھی لکڑی کا ایک مضبوط دروازہ تھا لیکن یہ دروازہ بند تھا۔

''جوزف۔ سنا ہے تمہارے کندھوں میں بہت طاقت ہے''۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

''باس۔ تم نے صحیح سنا ہے۔ تم ذرا ایک طرف ہٹ جاؤ''۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی ایک طرف ہٹ گئے۔ جوزف نے یکدم پیچھے ہٹ کر دروازے پر

کندھے کی زوردار ٹکر ماری تو دروازہ ہل کر رہ گیا۔

''دھماکے کی آواز سن کر وہ لوگ آ جائیں گے''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آنے دو''...... تنویر نے جلدی سے کہا جبکہ جوزف نے دوسری ٹکر مار دی۔ پھر تیسری، چوتھی اور پانچویں ٹکر پر دروازہ ٹوٹ کر دوسری طرف جا گرا۔ جوزف بھی دروازے کے ساتھ ہی جا گرا تھا لیکن گرتے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس طرف ایک کمرہ تھا۔ اس کمرے میں آتے ہی وہ سب چونک پڑے کیونکہ ٹائم بم کی مخصوص ٹک ٹک کی آواز انہوں نے سن لی تھی۔ ان سب کی نظریں سیدھی ایک میز پر گئیں جہاں ٹائم بم رکھا ہوا تھا۔ جوزف جو ان سب سے آگے تھا وہ تیزی سے ٹائم بم کی طرف بڑھا۔

''باس۔ جلدی سے اسے آف کر دو۔ صرف دو منٹ رہ گئے ہیں''...... جوزف نے ٹائم بم اٹھا کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''رکھ دو وہیں اور جلدی سے اس عمارت سے باہر نکلو''...... عمران نے کہا تو جوزف نے ٹائم بم واپس میز پر رکھ دیا اور پھر وہ سب افراتفری میں باہر کی طرف دوڑنے لگے۔ عمارت سے باہر آتے آتے ایک منٹ گزر چکا تھا۔

''تیز چلو۔ جلدی۔ ہمیں جلد از جلد اس عمارت سے دور ہونا ہے''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور وہ سب تیز تیز چلتے ہوئے

اس عمارت سے دور ہونے لگے۔ ابھی وہ تقریباً دو اڑھائی سو قدم ہی دور گئے ہوں گے کہ اس عمارت میں یکے بعد دیگرے دھماکے ہونے لگے۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا تو وہاں سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے اور عمارت منہدم ہو چکی تھی۔

''میرا شک درست نکلا۔ صرف اس کمرے میں ہی ٹائم نہیں تھا بلکہ اس عمارت کے بہت سے کمروں میں وہ لوگ ٹائم بم لگا گئے تھے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ دھماکوں کی آوازیں سن کر کئی لوگ اس عمارت کی طرف دوڑ رہے تھے۔

''تمہیں کیسے شک ہوا کہ اس عمارت کے کئی اور کمروں میں بھی ٹائم بم ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''بس۔ میری چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجا دیا تھا۔ دروازے پر جوزف کی ٹکریں لگنے کے باوجود وہاں کوئی نہیں آیا تھا تو میں نے فوراً سوچا کہ وہ لوگ اس جگہ کو چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ جب میں نے ٹائم بم دیکھا تو یہ خیال ذہن میں ابھرا کہ وہ ہمارے ساتھ ساتھ اس عمارت کو بھی تباہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے میں نے عمارت سے نکلنے کا کہا تھا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کی چھٹی حس ایک مرتبہ پھر کام آ گئی''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ انہوں نے اپنی اتنی قیمتی عمارت کیوں تباہ کر

دی''...... نعمانی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ واقعی سوچنے کی بات ہے۔ لیکن میں فی الحال اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔ ان سے دوبارہ ملاقات ہو گی تو تب ہی پتہ چل سکے گا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا''...... عمران نے کہا۔

''اب ہمارا کوئی ٹھکانہ بھی ہے یا ہم یونہی سڑکوں پر مارے مارے پھرتے رہیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''وہ سامنے ایک ہوٹل کا سائن بورڈ نظر آ رہا ہے۔ اس ہوٹل میں چلتے ہیں''...... عمران نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ان سب کی تلاشی تو لی گئی تھی لیکن اسلحہ کے علاوہ ان کی جیبوں سے اور کچھ نہیں نکالا گیا۔ کرنسی وغیرہ ویسے ہی ان کی جیبوں میں موجود تھی۔ وہ ہوٹل کے کاؤنٹر پر پہنچ گئے۔

''ہمیں ایک کمرہ چاہئے''...... عمران چونکہ مقامی میک اپ میں تھا اس لئے اس نے مقامی زبان میں کہا۔

''اتنے سارے لوگ ایک ہی کمرے میں ٹھہریں گے''۔ کاؤنٹر گرل نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ میرے غیر ملکی دوست ہیں۔ اگر انہیں رات ٹھہرنا ہوا تو پھر ہم دوسرا کمرہ بھی لے لیں گے''...... عمران نے کہا تو کاؤنٹر گرل کے چہرے پر کاروباری مسکراہٹ پھیل گئی۔

''اوکے سر۔ جیسے آپ چاہیں۔ آپ اپنا آئی ڈی کارڈ دے دیجئے''...... کاؤنٹر گرل نے کہا تو عمران نے مقامی کارڈ اس کے

حوالے کر دیا۔ اس نے رجسٹر کھول کر اندراج کیا اور کارڈ عمران کو واپس کر دیا۔

''سر۔ تھرڈ فلور روم نمبر پندرہ''...... کاؤنٹر گرل نے ایک چابی عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو''...... عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور وہ تمام تھرڈ فلور کے کمرہ نمبر پندرہ میں پہنچ گئے۔

''اب کیا پروگرام ہے۔ اب ہم انہیں کیسے ڈھونڈیں گے''۔ کمرے میں پہنچ کر تنویر نے عمران سے پوچھا۔

''سب سے پہلے تو ہمیں یہ میک اپ تبدیل کرنے ہیں۔ ہم سب نے مقامی میک اپ کرنا ہے۔ اس کے بعد کی لائن آف ایکشن میرے پاس موجود ہے۔ ہم اس کے مطابق کام کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''آتے ہوئے جو مارکیٹ نظر آئی ہے میں وہاں سے میک اپ کا سامان لے آتا ہوں''...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور صفدر کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس کی واپسی ہوگئی۔ وہ میک اپ کا سامان لے آیا تھا۔ ان سب نے میک اپ کیا اور مقامی باشندے نظر آنے لگے۔ جوزف نے بھی مقامی میک اپ کر لیا تھا۔

''اب ہم نے ایک ایک کر کے اس ہوٹل سے باہر نکلنا ہے اور دوسرے ہوٹل میں کمرے لینے ہیں تا کہ ہمارے پاس رہنے کا ٹھکانہ

ہو۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ پہلے قیام پھر طعام''...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک دوسرے ہوٹل جس کا نام مون لائٹ ہوٹل تھا، کے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس ہوٹل میں انہوں نے دو کمرے ساتھ ساتھ لئے تھے اور اس وقت وہ سب ایک کمرے میں موجود تھے۔

''ہاں عمران۔ اب بتاؤ۔ تمہارے پاس کیا لائن آف ایکشن ہے''...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔

''اب ڈائریکٹ ایکشن کا وقت آ گیا ہے۔ میں اور تنویر سیان کلب کے مالک سے معلومات حاصل کرتے ہیں اور پھر بلیک وے کے خلاف ڈائریکٹ ایکشن شروع ہوگا۔ صفدر اور نعمانی اس ایڈریس پر چلے جائیں۔ پرنس آف ڈھمپ کا کوڈ دوہرائیں گے تو انہیں ضرورت کی ہر چیز مل جائے گی۔ یہ ضرورت کا اسلحہ اور دوسرا سامان وہاں سے لے آئیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ہوٹل کے پیڈ پر ایک ایڈریس لکھ کر کاغذ صفدر کو دے دیا۔

''اس دوران میں کیا کروں باس''...... جوزف نے بے چین لہجے میں کہا۔

''تمہارے ذمے بھی ایک کام لگاتا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر پیڈ پر چند لکیریں کھینچنے لگا۔ کچھ دیر تک وہ لکیریں کھینچتا رہا اور پھر کاغذ پر کچھ تحریر بھی کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد اس نے ہاتھ روک لیا۔

''یہ کاغذ لو۔ اس پر برازیل کے ایک جنگل کا نقشہ ہے۔ تم جنگل کے اس حصے کے متعلق معلومات حاصل کرو۔ ہمارا اصل مشن جنگل کا یہی حصہ تلاش کرنا ہے''...... عمران نے کاغذ جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''اور میں اس دوران کیا کروں گی''...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔

''مس تم فی الحال آرام کرو''...... عمران نے جوزف کے لہجے میں کہا تو جولیا نے منہ بنا لیا اور پھر سب سے پہلے تنویر اور عمران کمرے سے باہر نکلے۔ ہوٹل سے باہر آ کر عمران نے ٹیکسی لی اور ڈرائیور کو سیان کلب چلنے کا کہا۔ ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔

''تم سیان کلب کے مالک کو جانتے ہو''...... عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے پوچھا۔

''سر۔ سیان بانڈو صاحب کو کون نہیں جانتا۔ وہ تو برازیل کی مشہور ہستی ہیں''...... ٹیکسی ڈرائیور نے خوفزدہ لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ سیان بانڈو برازیل کا بہت بڑا غنڈہ ہے۔ تبھی اس کے ذکر پر ڈرائیور خوفزدہ ہو گیا ہے۔ عمران نے اس سے مزید بات کرنا مناسب نہ سمجھی اور پھر کچھ دیر بعد ہی وہ سیان کلب پہنچ گئے۔ ڈرائیور نے انہیں کلب کے مین گیٹ کے سامنے اتار دیا۔ عمران نے کرایہ ادا کیا اور پھر ان دونوں نے سیان کلب کی طرف قدم بڑھا دیئے۔ اندر پہنچ کر انہوں نے ایک نظر ہال پر ڈالی اور پھر

کاؤنٹر کی طرف بڑھے جہاں ایک لڑکی مختصر لباس میں کھڑی تھی۔ ان دونوں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ مسکرانے لگی۔

''یس سر۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں''...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم نے سیان بانڈو سے ملنا ہے۔ پانچ کروڑ ڈالرز کی ڈیل کا معاملہ ہے''...... عمران نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ سر۔ میں باس سے معلوم کرتی ہوں''...... لڑکی نے پانچ کروڑ ڈالرز کا سن کر چونکتے ہوئے کہا اور پھر وہ فون اٹھا کر کسی سے باتیں کرنے لگی۔ چند لمحوں بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔

''سر۔ آپ کے پاس کوئی اسلحہ ہے تو یہاں جمع کرا دیں۔ باس آپ سے ملاقات کے لئے تیار ہیں''...... لڑکی نے کہا۔

''ہمارے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے۔ البتہ ہمارے دل اسلحہ محبت سے لیس ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ سر''...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اشارے سے ایک گارڈ کو اپنے قریب بلایا۔ وہ گارڈ عمران اور تنویر کو گھورتا ہوا کاؤنٹر کے قریب پہنچ گیا۔

''ان دونوں کی تلاشی لینے کے بعد انہیں باس کے آفس میں پہنچا دو''...... لڑکی نے گارڈ سے کہا تو گارڈ نے ان دونوں کی تلاشی لی لیکن ان کی جیبوں سے کچھ نہ نکلا۔

''تشریف لائیے سر''...... گارڈ نے ان دونوں سے کہا تو وہ

دونوں گارڈ کے ساتھ چلتے ہوئے ایک کمرے کے دروازے پر پہنچ گئے۔

''رکو مت۔ چلتے آؤ''...... جیسے ہی وہ دروازے پر رکے انہیں دروازے کے اوپر لگے ہوئے سپیکر سے ایک آواز سنائی دی۔ گارڈ نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھل گیا اور وہ تینوں کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرہ آفس کے انداز سجا ہوا تھا اور اپنی ساخت کے اعتبار سے ساؤنڈ پروف لگتا تھا۔

اندر ایک جہازی سائز میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ایک بھیانک چہرے والا آدمی بیٹھا ہوا تھا جو سیان بانڈو تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے کئی نشان تھے۔ ناک پر بھی زخم کا بڑا سا نشان تھا۔ اس کی آنکھوں میں وحشت بھری ہوئی تھی۔ گارڈ نے نہایت ادب سے اسے سلام کیا اور ایک کونے میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے کندھے پر جو مشین گن لٹکی ہوئی تھی وہ اس نے کندھے سے اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی تھی اور وہ بہت چوکنا انداز میں کھڑا ہو گیا۔ عمران اور تنویر نے سیان بانڈو سے ہاتھ ملایا۔ اس کا ہاتھ انتہائی سخت اور کھردرا تھا۔

''بیٹھو''...... سیان بانڈو نے عمران اور تنویر سے کہا۔ اس کی آواز بھی اس کے جسم کی طرح بھاری تھی۔

''تھینک یو''...... عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ دونوں اس کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''پہلے تو تم اپنے نام بتاؤ۔ پھر ڈیل کے متعلق بات کریں گے''...... سیان بانڈو نے عمران سے کہا۔

''میرا نام کارڈو ہے اور یہ میرا ساتھی فنڈوس ہے''...... عمران نے اپنا اور تنویر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اب پانچ کروڑ ڈالرز کی ڈیل کے بارے میں بتاؤ۔ کون سا ایسا کام ہے جس کے تم پانچ کروڑ ڈالرز دینا چاہتے ہو''...... سیان بانڈو نے اپنی کھردری آواز میں عمران سے پوچھا۔

''ہم نے ایک آدمی کو قتل کرانا ہے''...... عمران نے کہا تو اس کا منہ بن گیا مگر وہ منہ سے کچھ نہ بولا۔

''میں یہ جانتا ہوں کہ یہ بہت معمولی کام ہے لیکن یہ بھی دیکھو کہ ہم اس کام کے پانچ کروڑ ڈالرز دے رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آدمی اتنی آسانی سے قتل ہونے والا نہیں ہے ورنہ ہم پانچ کروڑ ڈالرز کیوں دیتے''...... عمران نے کہا تو سیان بانڈو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر غور سے عمران کو دیکھنے لگا مگر وہ منہ سے پھر بھی نہ بولا۔

''تم بلیک چیف کو قتل کر دو''...... عمران نے کہا تو وہ حیرانی سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کک۔ کک۔ کیا نام لیا ہے تم نے۔ ذرا دوبارہ نام لینا''۔ سیان بانڈو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بلیک وے کا بلیک چیف۔ ہم اسے قتل کرانا چاہتے ہیں۔ بولو۔

پانچ کروڑ ڈالرز لے کر یہ کام کرو گے۔ رقم تمہیں ایڈوانس بھی دی جا سکتی ہے۔تم صرف ہامی بھرلو''...... عمران نے کہا۔

''اب یہ کام ممکن نہیں ہے مسٹر کارڈو''...... سیان بانڈو نے کچھ دیر بعد اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ اب یہ ممکن کیوں نہیں''...... عمران نے اس سے پوچھا۔

''اس لئے کہ بلیک چیف اب اس دنیا میں نہیں رہا۔ وہ مارا جا چکا ہے''...... سیان بانڈو نے کہا۔

''کس نے مارا ہے اسے اوراب بلیک وے کا چیف کون ہے''۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''بلیک وے کا چیف تو جیکو بن گیا ہے۔ بلیک چیف کوکس نے مارا ہے یہ میں نہیں جانتا''...... سیان بانڈو نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ بلیک چیف کوکس نے مارا ہے۔ جیکو کے علاوہ یہ کام کسی اور کا ہو ہی نہیں سکتا تھا اور شاید اسی لئے جیکو نے وہ عمارت بھی ٹائم بموں سے اڑا دی تھی۔

''بلیک چیف نہ سہی تم جیکو کو قتل کر دو۔ ہم اس کے قتل کے بھی پانچ کروڑ ڈالرز دینے کو تیار ہیں''...... عمران نے سیان بانڈو سے کہا تو وہ عمران کو گھورنے لگا۔

''تم ہو کون اور یہاں کس ارادے سے آئے ہو''...... سیان بانڈو نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔

''فنڈوس۔ انہیں اپنی آمد کا مقصد بتاؤ''...... عمران نے تنویر سے کہا تو وہ فوراً کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر اس سے پہلے کہ سیان بانڈو یا گارڈ اس کا مقصد سمجھتے وہ توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح اڑتا ہوا گارڈ سے جا ٹکرایا۔ تنویر کے گارڈ سے ٹکراتے ہی سیان بانڈو نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بٹنوں کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن اس کا ہاتھ ان بٹنوں تک نہ پہنچ سکا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور سیان بانڈو اڑتا ہوا میز کے دوسرے کنارے پر جا گرا۔

تنویر گارڈ سے ٹکرایا تو گارڈ نیچے گر گیا۔ جیسے ہی وہ نیچے گرا تنویر نے اس کی گردن پر اپنے جوتے کی ایڑی رکھ کر زوردار جھٹکا دیا اور گارڈ کا جسم تڑپنے لگا۔ سیان بانڈو بھی زمین پر گرا تو اس نے فوراً اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران کی ٹھوکر اس کے سینے پر پڑی اور وہ کئی فٹ دور اچھل گیا اور اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''تنویر۔ اسے قابو کرو میں فون سنتا ہوں۔ خیال رکھنا یہ مرنے نہ پائے''...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سیان بانڈو کی پشت پر آ کر اسے قابو کر لیا۔ دوسرا ہاتھ اس نے اس کے منہ پر رکھ دیا تھا۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ سیان بانڈو سپیکنگ''...... عمران نے سیان بانڈو کے لہجے میں کہا۔

"سر۔ مائکی بول رہی ہوں۔ مسٹر لارڈ آپ سے ملنے کے لئے آئے ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں اس وقت میٹنگ میں مصروف ہوں۔ کچھ دیر بعد مسٹر لارڈ کی مجھ سے بات کرا دینا"...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف کی بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔ عمران سیان بانڈو کی طرف متوجہ ہوا تو اسے سیان بانڈو کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات دکھائی دیئے۔ سیان بانڈو عمران کو اپنے لب ول لہجے میں بات کرتے ہوئے دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔

"تنویر۔ اسے اس کی ٹائی سے باندھ کر کسی پر بٹھا دو"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر نے اسے دھکا دے کر چھوڑ دیا۔ وہ لڑکھڑایا ہی تھا کہ تنویر کی ایک ٹھوکر اس کی پسلیوں پر پڑی اور اس کی چیخ بلند ہو گئی۔ پھر تنویر نے اس کی کنپٹی پر مکا مارا تو سیان بانڈو کی آنکھوں کے سامنے ستارے جھلملانے لگے۔ دوسرے مکے پر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

تنویر نے اس کی ٹائی اتاری اور اسی ٹائی سے سیان بانڈو کے ہاتھ پیچھے کی طرف کر کے باندھ دیئے اور پھر اس نے سیان بانڈو کو اٹھا کر ایک کرسی پر بھی بٹھا دیا۔ اس کے بعد اس نے عمران کی طرف دیکھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر اس کے چہرے پر زور سے تھپڑ مارنے لگا۔ دو تین تھپڑوں کے بعد

سیان بانڈو کو ہوش آ گیا۔ تھپڑوں کی تکلیف سے اس کی سسکی بلند ہو گئی۔

"کک۔ کیا چاہتے ہو تم"...... ہوش میں آنے کے بعد سیان بانڈو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے چند سوالوں کے جواب دینے ہیں تم نے"...... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم میرے آفس سے زندہ بچ کر نہیں جا سکو گے"...... سیان بانڈو نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا تو تنویر نے ایک زوردار تھپڑ اسے مار دیا۔ تنویر کی چار انگلیوں کے نشان اس کے چہرے پر ثبت ہو گئے۔

"اگر اب ہمیں دھمکانے کی کوشش کی تو اس مشین گن کی تمام گولیاں تمہارے دل میں اتار دوں گا"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گارڈ کی مشین گن بھی اٹھا لی۔

سیان بانڈو اسے کینہ توز نظروں سے دیکھنے لگا۔

"پہلے بلیک چیف کا نائب جیکو تھا۔ اب جیکو چیف بن گیا ہے تو اس کا نائب کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں بلیک وے کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا"...... سیان بانڈو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس جیکو کا ٹھکانہ کہاں ہے۔ میرا مطلب ہے بلیک وے کا ہیڈکوارٹر"...... عمران نے پوچھا۔

"کیا میں جیکو کا باڈی گارڈ ہوں"...... سیان بانڈو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی ایک بار پھر چیخ بلند ہوئی۔ تنویر نے اس کے جبڑے پر مکا مارا تھا اور اس کا جبڑا ہل کر رہ گیا تھا۔

"عمران۔ یہ لاتوں کا بھوت ہے۔ باتوں سے نہیں مانے گا"۔ تنویر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کی میز کی دراز کی تلاشی لو۔ کچھ نہ کچھ مل جائے گا جس سے اس کا منہ کھلوایا جا سکے"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر میز کی دراز کی جانب بڑھا۔ اس نے میز کی دراز کھولی تو اس میں ایک ریوالور اور ایک خنجر موجود تھا۔ اس نے دونوں چیزیں نکال لیں۔

"اب یہ تمہاری کارکردگی پر منحصر ہے کہ تم اسے کتنی دیر میں زبان کھولنے پر مجبور کرتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"یہ اب فر فر بولے گا۔ رٹے ہوئے طوطے کی طرح"...... تنویر نے کہا اور پھر اس کا خنجر والا ہاتھ لہرایا اور سیان بانڈو کا آدھا کان کٹ کر فرش پر بچھے ہوئے قالین پر جا گرا۔ سیان بانڈو کے منہ سے چیخیں بلند ہونے لگیں۔

"ایڈیٹ۔ تمہیں چیخنے کا زیادہ ہی شوق ہے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اور خنجر اس کی ایک آنکھ میں مار کر آنکھ کا ڈھیلہ باہر نکال دیا۔ سیان بانڈو بندھا ہونے کے باوجود تڑپنے لگا اور پھر وہ بے ہوش ہو گیا۔

"یہ تو بہت ہی کمزور اعصاب کا مالک ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سیان بانڈو کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ چہرے پر پڑنے والے زور دار تھپڑوں نے اسے ہوش دلا دیا۔ اس کے ہوش میں آتے ہی تنویر نے خنجر کی نوک سے اس کے ہاتھ کی ایک رگ کاٹ دی۔

"بولنا شروع کر دو سیان ورنہ یہ ظالم انسان تمہیں مرنے بھی نہیں دے گا اور اذیت بھی بڑھاتا جائے گا۔ سوچو۔ اگر تمہاری دوسری آنکھ بھی ختم ہو گئی تو پھر تمہیں زندہ بھی چھوڑ دیا گیا تو ایسی زندگی تمہارے کس کام کی ہو گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو سیان بانڈو کے جسم میں لرزش سی پیدا ہو گئی۔

"پوچھو۔ میں بتاتا ہوں۔ لیکن پہلے مجھے پانی پلاؤ"...... سیان بانڈو نے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے کہا۔ کمرے میں میز پر ایک منرل واٹر کی بوتل پڑی تھی۔ تنویر نے بوتل اٹھا کر اس کا ڈھکن کھولا اور منرل واٹر کی بوتل کا دہانہ اس کے منہ سے لگا دیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ جیکو کا نائب کون ہے"...... جب وہ پانی پی چکا تو عمران نے اس سے پوچھا۔

"جیکو کا نائب ڈوم ہے۔ بلیک چیف ڈوم کو بہت پسند کرتا تھا"۔ سیان بانڈو نے کہا۔

"بلیک وے کا نیا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"بلیک وے کے نئے ہیڈ کوارٹر کا نام ہاؤس فائیو ہے۔ اس میں

چیف جیکو رہتے ہیں اور ریڈ ہاؤس ڈوم کے کنٹرول میں ہے''۔ سیان بانڈو نے کہا۔ وہ اب واقعی بغیر رکے سوالوں کے جواب دے رہا تھا۔

''ان دونوں جگہوں کے ایڈریس بھی بتا دو''...... عمران نے کہا تو اس نے ایڈریس بتا دیئے۔

''بلیک وے میں تمہاری کیا حیثیت ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں برازیل میں بلیک وے کا انچارج ہوں۔ ہر قسم کے معاملات کو میں ہی کنٹرول کرتا ہوں''...... سیان بانڈو نے کہا۔

''ڈوم اور جیکو سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ڈوم سے میری اچھی خاصی دوستی ہے جبکہ جیکو سے تنظیمی نوعیت کے تعلقات ہیں''...... سیان بانڈو نے کہا۔

''برازیل میں حکومت کے خلاف نفرت پھیلانا اور ملک میں انتشار پیدا کرنے کا مشن ڈوم کے ذمے ہے''...... عمران نے اپنے اندازے کے مطابق پوچھا تو سیان بانڈو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اس کا یہ مشن کہاں تک پہنچا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''تقریباً وہ پچاس فیصد تک کامیاب ہو چکا ہے۔ اگلے آٹھ دس دنوں میں حالات اتنے خراب ہو جائیں گے کہ پرائم منسٹر کی مخالف قوتیں حرکت میں آ جائیں گی اور اسے اقتدار سے الگ کر کے گرفتار کر لیا جائے گا''...... سیان بانڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا جیکو کا یہاں کوئی الگ مشن ہے''...... عمران نے پوچھا۔ اسے معلوم تھا کہ بلیک وے برازیل میں دو مشنز پر کام کر رہی ہے لیکن وہ سیان بانڈو کو چیک کرنا چاہتا تھا کہ اس دوسرے مشن کا اسے علم ہے یا نہیں۔

''میرے علم میں یہ بات نہیں ہے''...... سیان بانڈو نے کہا تو عمران کو اس کی بات پر یقین آ گیا۔

''تنویر۔ اسے آف کر دو۔ اس کے بعد ہم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ریڈ ہاؤس پر ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہے۔ کم از کم پرائم منسٹر برازیل کی پریشانی تو ختم ہو''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ خنجر سیان بانڈو کے دل میں اتار چکا تھا اور اس کی آخری چیخ ساؤنڈ پروف آفس میں دب کر رہ گئی۔

ڈوم ایک کمرے میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔ اخبار میں تین کالم پرائم منسٹر کے خلاف شائع ہوئے تھے۔ ڈوم نے ان کالم نگاروں کو خرید کر یہ مضمون لکھوائے تھے۔ اس نے اخبار کے ایڈیٹر کو بھی بھاری رقم ادا کی تھی کہ وہ موجودہ پرائم منسٹر کے خلاف رائے عامہ ہموار کرے۔ اس نے کئی اخباروں کے کالم نگاروں اور ایڈیٹروں کو خرید لیا تھا۔ برازیل میں ان دنوں معمولی سا واقعہ بھی ہو جاتا تو اخبارات اسے پرائم منسٹر کی نااہلی سے منسلک کر رہے تھے۔ منسٹر کلار اور مسٹر بوبیتو کے مابین جھگڑے نے بھی پرائم منسٹر پر بہت گہرا اثر ڈالا تھا اور اس واقعے کو بھی اخبارات نے خوب اچھالا تھا۔ ڈوم ابھی مضمون پڑھ ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔

''یس۔ کم ان''...... ڈوم نے بلند آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور

اس کا نائب جان روکی اندر داخل ہوا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو ڈوم نے سر کے اشارے سے اس کے سلام کا جواب دیا۔

''بیٹھو روکی''...... ڈوم نے اپنے سامنے رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو روکی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''باس۔ ایک بری خبر ہے''...... روکی نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''بری خبریں سننے کی عادت سی ہو گئی ہے۔ تم خبر سناؤ''...... ڈوم نے کہا۔

''باس۔ سیان بانڈو کو اس کے آفس میں قتل کر دیا گیا ہے''۔ روکی نے کہا تو ڈوم بے اختیار چونک پڑا۔

''کیسے۔ کن لوگوں نے اسے قتل کیا ہے''...... ڈوم نے چونکتے ہوئے کہا۔

''باس۔ دو مقامی افراد سیان کلب آئے۔ انہوں نے کاؤنٹر گرل سے کہا کہ پانچ کروڑ ڈالرز کی ڈیل کرنی ہے سیان صاحب سے تو سیان بانڈو نے انہیں اپنے آفس میں بلا لیا۔ کچھ دیر وہ سیان کے آفس میں رہے اور پھر چلے گئے۔ ان کے جانے پانچ منٹ بعد عملے کو معلوم ہوا کہ سیان قتل ہو چکا ہے''...... روکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری سیڈ۔ یہ بہت بری خبر ہے۔ سیان کو کس مقصد کے تحت قتل کیا گیا ہو گا''...... ڈوم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا لیکن روکی نے

اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''باس۔ یہ کام ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا نہ ہو''...... روکی نے کہا۔

''جیکو کا تو کہنا ہے کہ وہ ایجنٹ ختم ہو چکے ہیں''...... ڈوم نے روکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''باس۔ آپ کی نظر میں جیکو تو خود مشکوک ہے۔ آپ اس کی بات پر کیسے اعتبار کر لیں گے''...... روکی نے کہا۔

''ہاں۔ جیکو مشکوک ہے اور مجھے شک ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ بلیک چیف کو اس نے قتل کیا ہے تاکہ وہ خود بلیک وے کا چیف بن سکے۔ خیر۔ اگر ایسا ہوا تو بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ میں ایسے آدمیوں کو حرکت میں لاؤں گا جنہیں جیکو جانتا تک نہیں۔ ان کی رپورٹ کے بعد ہی میں اس کے خلاف ایکشن لوں گا''...... ڈوم نے کہا۔

''یس باس۔ اگر بلیک چیف کے قتل میں جیکو ملوث ہے تو اسے عبرتناک سزا ملنی چاہئے''...... روکی نے کہا تو ڈوم نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔ اس نے جیکو کے نمبر ملائے تھے۔

''چیف۔ میں ڈوم بول رہا ہوں۔ سیان بانڈو کو دو مقامی باشندوں نے اس کے آفس میں قتل کر دیا ہے''...... ڈوم نے جیکو کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کون تھے وہ مقامی لوگ اور انہوں نے سیان کو قتل کیوں کیا ہے''...... جیکو کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''یہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا چیف۔ یہ ابھی کچھ دیر پہلے کا ہی واقعہ ہے''...... ڈوم نے کہا۔

''اچھا۔ میں اپنے آدمی بھیجتا ہوں۔ وہ اس قتل کا سراغ لگانے کی کوشش کریں گے''...... جیکو نے کہا۔

''او کے چیف''...... ڈوم نے کہا تو دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا اور اس نے رسیور رکھ دیا۔

''روکی۔ جیکو اپنے آدمی سیان کلب بھیج رہا ہے۔ تم بھی سیان کلب چلے جاؤ۔ میرے خیال میں یہ جیکو کی کارروائی نہیں ہے''۔ ڈوم نے روکی سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن ابھی وہ کمرے سے باہر نہیں نکلا تھا کہ انہیں تیز فائرنگ کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

''یہ فائرنگ تو لگتا ہے کہ ہماری عمارت میں ہو رہی ہے''۔ ڈوم نے کہا۔

''یس باس۔ آپ باہر نہ جائیں۔ میں دیکھتا ہوں''...... روکی نے کہا اور جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس دوران فائرنگ میں شدت آ گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اب روکی باہر جانے سے دل ہی دل میں ڈر رہا تھا۔ پھر اس نے دروازے کی طرف ایک قدم بڑھایا کہ دروازہ یکدم کھلا اور ان کا ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ آدمی زخمی حالت میں تھا۔

''باس۔ کچھ لوگوں نے ہم پر حملہ کر دیا ہے۔ باہر شدید لڑائی ہو رہی ہے''...... اس آدمی نے ڈوم سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ زمین پر گر گیا۔ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے یا تو وہ ہلاک ہو گیا تھا یا پھر بے ہوش ہو چکا تھا۔ ڈوم نے دروازے کی طرف قدم بڑھایا تو روکی اس کے سامنے آ گیا۔

''باس۔ آپ باہر مت جائیں۔ باہر اندھا دھند فائرنگ ہو رہی ہے''...... روکی نے کہا۔

''ہونہہ۔ اپنی طرح مجھے بھی بزدل سمجھ لیا ہے۔ نانسنس''۔ ڈوم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس۔ آپ کوئی اسلحہ ساتھ لے جائیں۔ مشین گن اٹھا لیں''۔ روکی نے کہا تو ڈوم دیوار کی طرف بڑھا۔ دیوار پر دو مشین گنیں اور دو ریوالور لٹکے ہوئے تھے۔ اس نے ایک مشن گن اور ایک ریوالور اتار لیا اور پھر اس نے دروازے کی طرف قدم بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اگلے ہی لمحے ایک مقامی شخص زمین پر رول ہوتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ اسی رولنگ کے دوران اس نے دو فائر بھی کر دیئے تھے اوران دونوں کے ہاتھ زخمی ہو گئے اور اسلحہ ان کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی سے اور غیر متوقع ہوا تھا کہ انہیں سوچنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہ ملا۔ رولنگ کرتا ہوا آدمی فضا میں یکدم اچھلا اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنے ریوالور سے ان دونوں کو کور کر لیا تھا۔ اسی لمحے ایک اور

آدمی بھی اندر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی جبکہ اب باہر فائرنگ کی شدت میں کمی آ چکی تھی۔

''تم دونوں میں سے ڈوم کون ہے''...... کمرے میں پہلے داخل ہونے والے شخص نے پوچھا۔

''عمران۔ سوال و جواب مت کرو۔ اڑا دو ان دونوں کو۔ ڈائریکٹ ایکشن کا مطلب بھی یہی ہے کہ کسی سے کوئی بات نہ کی جائے۔ بس جو بھی سامنے آئے اسے بھون دیا جائے''...... بعد میں آنے والے شخص نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں یہاں کا انچارج ڈوم ہوں''...... ڈوم نے پہلے والے شخص سے کہا جس کا نام اس کے ساتھی نے عمران لیا تھا اور اس عمران کے نام کی وجہ سے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران اور دوسرا اس کا ساتھی ہے۔ عمران کے بعد اس کمرے میں آنے والا تنویر تھا اور پھر اگلے ہی لمحے عمران کے مزید ساتھی بھی اس کمرے میں آ گئے۔

''تنویر۔ تم ڈائریکٹ ایکشن کرو اور اس شخص کو اڑا دو''۔ عمران نے مسکرتے ہوئے کہا تو تنویر نے مشین گن کا رخ روکی طرف کیا اور فائر کھول دیا۔ درجنوں گولیاں روکی کے جسم پر لگیں اور وہ گھومتا ہوا زمین پر گر گیا۔

''عمران صاحب۔ اس عمارت میں پچیس آدمی موجود تھے۔ اب وہ سب لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں''...... صفدر نے عمران سے

مخاطب ہو کر کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں اس ڈوم سے چند سوالات کر لوں پھر ہم نے اس بلڈنگ کی تلاشی لینی ہے''...... عمران نے کہا۔

''سوالات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ سب کچھ اوپن ہے۔ سوال و جواب میں وقت برباد مت کرو''...... تنویر نے کہا اور پھر اس نے مشین گن کا رخ ڈوم کی طرف کر دیا۔ اس سے پہلے کہ عمران اسے روکتا اس نے فائر کھول دیا۔ ڈوم کے سینے پر بھی درجنوں گولیاں لگیں اور وہ بھی گھومتا ہوا زمین پر گر گیا۔ آج کافی عرصے بعد تنویر کو ڈائریکٹ ایکشن کا موقع ملا تھا۔ لہٰذا اس نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور چونکہ عمرن نے کوئی پوچھ گچھ نہیں کرنی تھی اس لئے اس نے تنویر کو ڈوم پر بھی فائرنگ سے نہیں روکا تھا۔

اس طرف سے فارغ ہونے کے بعد عمران نے اس عمارت کو نہایت باریک بینی سے چیک کیا۔ اس تلاشی سے اسے بہت سے ثبوت مل گئے۔ پرائم منسٹر کے خلاف ہونے والی سازش۔ اس سازش میں شریک افراد، برازیل میں بلیک وے کے مختلف ٹھکانے اور اس کے آدمیوں کی تفصیل وغیرہ۔ ان ثبوت کی وجہ سے بلیک وے کا برازیل سے خاتمہ کیا جا سکتا تھا۔ عمران نے وہ ثبوت برازیل کے حکام کے حوالے کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

جیکو اپنے آفس میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔ یورینیم پلس کے ذخائر کے حصول میں استعمال ہونے والی مشینری تو بلیک چیف نے ہی منگوا لی تھی جبکہ ماہرین کی ایک ٹیم بھی جرمنی میں تیار تھی۔ اس ٹیم کی نگرانی بلیک وے کا سپر ایجنٹ دشام کر رہا تھا۔ دشام جیکو کا دوست تھا اور جیکو کو اس پر بہت اعتماد تھا۔ ماہرین کی نگرانی کے لئے بلیک چیف نے جیکو کے مشورے پر ہی دشام کو مقرر کیا تھا تاکہ ان ماہرین کی جیسے ہی برازیل میں ضرورت محسوس ہو دشام انہیں اپنے ساتھ لے کر برازیل پہنچ جائے۔

جیکو نے بلیک چیف کے قتل کی اطلاع بھی دشام کو دے دی تھی اوراب اسے ماہرین کی ضرورت تھی تو اس نے دشام کو فون کیا تھا کہ وہ ماہرین کی ٹیم لے کر پہلی پرواز سے برازیل پہنچ جائے۔ دشام نے جس فلائٹ سے پہنچنا تھا وہ پندرہ منٹ لیٹ ہو گئی تھی۔

جیکو کو ان کا شدت سے انتظار تھا اس لئے وہ اپنے آفس میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔ اس نے ماہرین کی ٹیم جس میں تین افراد شامل تھے اور دشام کو رسیو کرنے کے لئے گاڑی بھیج دی تھی اور ڈرائیور کو ہدایت کی تھی کہ جیسے ہی فلائٹ پہنچے وہ اسے فون ضرور کرے۔

اب پندرہ منٹ سے بھی زیادہ وقت گزر چکا تھا لیکن ابھی تک ڈرائیور کا فون نہیں آیا تھا۔ پھر اچانک فون کی گھنٹی بجنے لگی تو جیکو نے جلدی سے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

''چیف۔ ہسی بول رہا ہوں ایئر پورٹ سے''...... جیسے ہی اس نے رسیور اٹھایا اسے ڈرائیور کی آواز سنائی دی۔

''ہاں ہسی۔ کیا پوزیشن ہے۔ کیا دشام ماہرین کی ٹیم کو لے کر پہنچ گیا ہے''...... جیکو نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

''یس چیف۔ میں دشام صاحب کو جہاز کی سیڑھیوں سے اترتے دیکھ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اس نے اطمینان کا سانس لیا۔ دشام آ گیا تھا تو اس کا مطلب تھا کہ ماہرین بھی آئے ہیں۔

''او کے۔ انہیں لے کر جلد از جلد ہاؤس فائیو پہنچو''...... جیکو نے کہا اور پھر فون کا رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا اور چند بٹن پریس کر دیئے۔ اب اس نے بھی بلیک چیف کی طرح اپنی پرسنل سیکرٹری رکھ لی تھی۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''راجر کو فوراً میرے آفس بھیجو''...... جیکو نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ایک نوجوان اس کے آفس میں داخل ہوا اور اس نے جیکو کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''میں نے تمہیں وین کے لئے کہا تھا۔ کیا وین تیار ہے''۔ جیکو نے راجر سے پوچھا۔

''یس چیف۔ ایک وین آپ کے لئے تیار ہے جبکہ دوسری وین آپ کے گارڈز کے لئے تیار ہے''...... راجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ گارڈز سے کہو کہ وہ اپنی وین میں بیٹھ جائیں۔ ہم کچھ ہی دیر میں جنگل والے سب آفس میں جائیں گے۔ اور ہاں۔ ہمارے یہاں سے روانہ ہونے کے بعد تم نے یہاں کا خیال رکھنا ہے۔ ہاؤس فائیو کے انچارج تم ہو''...... جیکو نے کہا تو راجر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے آفس سے نکل جانے کے بعد جیکو اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور بے تابی سے دشام کا انتظار کرنے لگا۔ پھر تقریباً آدھ گھنٹے کے اعصاب شکن انتظار کے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جیکو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''چیف۔ دشام صاحب آئے ہیں اور ان کے ساتھ تین اور افراد بھی ہیں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں وہاں آ رہا ہوں''...... جیکو نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ساتھ والے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے میں ایک بڑا سا کاؤنٹر تھا۔ کاؤنٹر پر ایک انٹرکام جبکہ دو ٹیلی فون سیٹ رکھے ہوئے تھے۔ کاؤنٹر کے ایک جانب صوفے اور دوسری جانب کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک کرسی پر خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جو جیکو کی سیکرٹری تھی جبکہ صوفوں پر دشام اور اس کے ساتھ تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ دشام نوجوان تھا جبکہ دوسرے تین آدمی بوڑھے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ سب ہی جیکو کو دیکھ فوراً احتراماً کھڑے ہو گئے۔

''مجھے بس آپ کا ہی انتظار تھا۔ اب ہم فوراً سائٹ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ آیئے میرے ساتھ''...... جیکو نے دشام اوران تینوں آدمیوں سے کہا اور کمرے کے دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

کمرے سے باہر نکل کر وہ تیز تیز چلتا ہوا مین گیٹ کے قریب پہنچ گیا جہاں دو ویگنیں نظر آ رہی تھیں۔ ایک ویگن میں اس کے گارڈز بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دوسری ویگن خالی تھی۔ وہ خالی ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھا۔ اس نے ڈرائیونگ سائیڈ کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دشام اور تینوں ماہرین بھی اسی ویگن میں آ بیٹھے۔ ہاؤس فائیو کا مین گیٹ بند تھا لیکن جیسے ہی اس

کی ویگن سٹارٹ ہوئی گیٹ پر کھڑے ہوئے واچ مین نے مین گیٹ کھول دیا۔ اگلے ہی لمحے اس کی ویگن مین گیٹ کراس کر گئی۔ اس کے پیچھے گارڈز کی ویگن بھی تھی۔

جنگل کے جس حصے میں بلیک وے نے خفیہ عمارت بنائی ہوئی تھی اس حصے سے تھوڑی دور ہی ان ذخائر کی نشاندہی کی گئی تھی اس لئے جیکو کی ویگن کا رخ جنگل کے اس حصے کی طرف تھا جہاں ان کی عمارت موجود تھی۔ وہ تیز رفتاری کے تمام ریکارڈ توڑتا ہوا اپنی عمارت تک پہنچ گیا۔ عمارت کے مین گیٹ پر پہنچ کر اس نے ویگن روک لی اور ویگن کا ہارن بجایا تو فوراً ہی گیٹ کھل گیا۔ گارڈز کی ویگن بھی ان کے پیچھے پہنچ گئی تھی۔

''اوہ۔ چیف آپ''...... جیکو کو دیکھتے ہی گیٹ کھولنے والے نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ پورا گیٹ کھول دو۔ ہم نے ویگنیں اند لے جانی ہیں''۔ جیکو نے کہا۔

''چیف۔ آپ کی ویگن کے لئے تو میں گیٹ کھول دیتا ہوں لیکن اس دوسری ویگن کے لئے آپ شیفرڈ سے بات کر لیں''۔ گیٹ کھولنے والے نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں جیکو سے کہا تو جیکو کو آگ سی لگ گئی۔ اس نے فوراً ہی اپنی جیب سے ریوالور نکال لیا اور ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس نے گیٹ کھولنے والے پر فائر کر دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور گیٹ کھولنے والا زمین پر گر گیا لیکن اس کے

ساتھ ہی چالیس پچاس افراد جو ایک ہی جیسی یونیفارم میں تھے اور ان کے ہاتھوں میں انتہائی جدید ترین اسلحہ بھی نظر آ رہا تھا، نے ان کی دونوں ویگنوں کو گھیرے میں لے لیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا بدتمیزی ہے۔ میں تمہارا چیف ہوں''...... جیکو نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

''اس جنگل کی حدود میں ہم شیفرڈ کے حکم کے پابند ہیں۔ اس جنگل میں وہی ہمارا چیف ہے اور تم نے ہمارا ایک ساتھی مار کر اچھا نہیں کیا''...... ایک گارڈ نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔

''تم شیفرڈ کو بلاؤ۔ جلدی کرو۔ میں اسے بھی سخت سزا دوں گا''...... جیکو نے غصیلے لہجے میں کہا تو ایک گارڈ فوراً ہی اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ایک اور آدمی کے ساتھ اس کی واپسی ہوئی۔

''شیفرڈ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ مجھے کیوں روک رہے ہیں۔ مجھے یعنی بلیک وے کے چیف کو''...... جیکو نے غراتے ہوئے کہا۔

''سوری چیف۔ لیکن ایسا ایک مجبوری کے تحت کیا گیا ہے۔ آپ میرے ساتھ آئیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں''...... شیفرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو جیکو کو دل میں کچھ اطمینان محسوس ہوا ورنہ اس نے دل میں یہ سمجھ لیا تھا کہ اس کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے۔ اس نے اور اس کے ساتھ آنے والوں نے گیٹ کی طرف قدم بڑھائے۔ جیکو کا پہلا قدم گیٹ کے اندر تھا کہ شیفرڈ نے کہا۔

''چیف۔ یہ گارڈز ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہے اس لئے دشام اور آپ کے گارڈز ابھی باہر رہیں گے لیکن آپ فکر نہ کریں میں انہیں جلد ہی اندر بلوا لوں گا۔ البتہ ماہرین آپ کے ساتھ اندر آ سکتے ہیں''...... شیفرڈ نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''شیفرڈ۔ تمہیں معلوم ہے کہ تم کس سے مخاطب ہو''...... جیکو نے غراتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ یہ میری مجبوری ہے۔ جب آپ وہ مجبوری سنیں گے تو آپ مجھے خود داد دیں گے''...... شیفرڈ نے کہا تو جیکو نے کوئی جواب نہ دیا۔ البتہ وہ قدم بڑھاتا ہوا عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔

یہ عمارت ڈیڑھ دو برس پہلے بلیک چیف کے حکم سے بنی تھی۔ بلیک چیف کے خصوصی گارڈز اب بھی اس عمارت میں اور عمارت کے اردگرد جنگل میں رہتے تھے جبکہ یورینیم پلس کے ذخائر کی جو نشاندہی ہوئی تھی وہ بھی اس عمارت کے قریب ہی تھی۔ جیکو کا اندازہ تھا کہ اس عمارت سے تقریباً پچیس تیس کلومیٹر کے فاصلے پر یہ ذخائر ہو سکتے ہیں۔

''ہاں۔ اب بتاؤ۔ تمہاری کون سی مجبوری ہے کہ تم میری بات ماننے سے بھی انکار کر رہے ہو''...... جیکو نے کرخت لہجے میں پوچھا۔ جس کمرے میں وہ پہنچے تھے بلیک چیف نے اسے آفس بنایا ہوا تھا۔ جیکو نے بھی اسے آفس کے طور پر استعمال کرنا تھا اس لئے وہ سیدھا اس کمرے میں آیا تھا۔ اپنے ساتھ آنے والے ماہرین کو

اس نے اشارے سے ہی کرسیوں پر بیٹھنے کا کہہ دیا تھا۔

''چیف۔ باس ڈوم آپ سے مطمئن نہیں ہیں۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ جب تک وہ آپ کے خلاف تحقیقات مکمل نہیں کر لیتے آپ کا کوئی بڑا حکم نہ مانا جائے''...... شیفرڈ نے نہایت ہی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا بکواس کر رہے ہو تم۔ تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو''...... جیکو نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور نکال لیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ریوالور سیدھا کرتا کمرے میں پانچ مسلح گارڈز اچانک داخل ہوئے اور انہوں نے اپنی مشین گنیں جیکو کے سینے سے لگا دیں۔ غصے سے جیکو کی آنکھیں پہلے سے بھی زیادہ سرخ ہو گئیں۔ شیفرڈ نے آگے بڑھ کر جیکو سے اس کا ریوالور لے لیا۔

''شیفرڈ۔ تم اس کارروائی کا انجام جانتے ہو''...... جیکو نے غراتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ ہم بلیک چیف کے وفادار ہیں۔ باس ڈوم بھی بلیک چیف کا وفادار ہے۔ پہلے وہ تحقیقات کریں گے اور ان کی تحقیقات کے بعد میں اپنے طور پر بھی تحقیقات کروں گا۔ اگر آپ کلیئر ہوئے تو میں آپ کے پاؤں میں گر کر آپ سے معافی مانگ لوں گا اور اگر آپ نے مجھے معاف نہ کیا تو بے شک آپ مجھے گولی مار دینا۔ مجھے اس کا غم نہیں ہو گا لیکن باس ڈوم نے ہمارے ذہنوں میں جو

شک پیدا کیا ہے ہم اس کی تحقیقات کے بعد ہی کارروائی کریں گے''...... شیفرڈ نے خشک لہجے میں کہا تو جیکو نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''اوکے۔ اگر تمہیں مجھ پر شک ہے تو تحقیقات کر کے اسے دور کر لو۔ میں تم سے اور ڈوم سے زیادہ اس تنظیم اور بلیک چیف کا وفادار ہوں''...... جیکو نے حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

''تھینک یو چیف۔ آپ اس دوران میرے مہمان کی حیثیت سے رہیں گے''...... شیفرڈ نے کہا۔

''اور ہمارے ماہرین''...... جیکو نے یورینیم پلس کے ماہرین کے بارے میں شیفرڈ سے پوچھا۔

''چیف۔ کام تو بند نہیں ہو گا۔ آپ وہ تفصیلات مجھے دے دیں۔ ماہرین آج سے ہی اپنا کام شروع کر دیں گے۔ مشینری تو ہمارے پاس پہلے سے ہی موجود ہے''...... شیفرڈ نے کہا۔

''نہیں شیفرڈ۔ اس طرح سے نہیں ہو سکتا۔ پہلے تم میرے بارے میں اطمینان کر لو اس کے بعد میں ہی کام شروع کراؤں گا''...... جیکو نے انکار کرتے ہوئے کہا۔ اس نے حالات کو دیکھتے ہوئے اپنا لہجہ نرم تو کر لیا تھا کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو شیفرڈ نے اسے قتل کر دینا تھا۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کے ساتھ آنے والے اس کے گارڈز اور دشام کو بھی بلیک چیف کے گارڈز نے گرفتار کر لیا ہو گا۔ اب وہ اس کی مدد کرنے کی پوزیشن میں ہی نہیں

ہوں گے اس لئے اس نے فی الحال شیفرڈ کی مخالفت نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ جیسے ہی اسے موقع ملا وہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس شیفرڈ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور جب شیفرڈ نے اس سے یورینیم پلس کے ذخائر کی تفصیل مانگی تو اس نے یکسر انکار کر دیا۔ اسی خزانے کے لئے تو اس نے بلیک چیف کو ہلاک کر دیا تھا۔ اب وہ اس خزانے کی چابی اس شیفرڈ کو کیسے دے سکتا تھا۔

''اوکے چیف۔ یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ میں اس کے لئے آپ پر زور نہیں دوں گا۔ یہ ماہرین بھی ہمارے معزز مہمان ہیں ہر طرح سے ان کے آرام کا خیال رکھا جائے گا''...... شیفرڈ نے کہا۔

''اور میرے ساتھ جو گارڈز آئے ہوئے ہیں''...... جیکو نے پوچھا۔

''اگر آپ چاہیں تو میں انہیں واپس بھجوا دیتا ہوں اور اگر آپ انہیں یہاں رکھنا چاہیں تب بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا''۔ شیفرڈ نے کہا۔

''انہیں ادھر ہی رہنا ہے''...... جیکو نے شیفرڈ سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''نمبر ٹین۔ چیف کو ان کے کمرے میں پہنچانے کے بعد ان کے گارڈز کو تہہ خانے کے سپیشل روم میں پہنچا دو جبکہ ماہرین کو بھی ان کے کمرے میں پہنچانا تمہاری ڈیوٹی ہے اور تم نے ان سب کی

ضروریات کا خیال بھی رکھنا ہے''...... شیفرڈ نے ایک گارڈ کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے باس۔ معزز مہمانوں کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی''...... گارڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں آپ سے بھی شرمندہ ہوں۔ ان کشیدہ حالات کی وجہ سے آپ کو اس کوفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ امید ہے ایک دو دنوں میں حالات کلیئر ہو جائیں گے۔ میں اس وقت دوبارہ بھی آپ سے معذرت کر لوں گا''...... شیفرڈ نے ماہرین سے کہا جو اس تمام عرصے میں خاموش رہے تھے۔ ان کے چہروں پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ انہیں معلوم نہیں تھا کہ انہیں یہاں اس قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

''شیفرڈ۔ آپ فی الحال ہمیں واپس بھجوا دیں اور جب آپ کے حالات ٹھیک ہو جائیں تو ہمیں پھر بلوا لینا''...... ایک ماہر نے سہمی ہوئی آواز میں کہا تو شیفرڈ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''سر۔ آپ فکر مت کریں۔ یہاں آپ کو معمولی سی تکلیف بھی نہیں ہو گی اور ایک دو روز میں ہی تمام معاملات کلیئر ہو جائیں گے۔ آپ اس دوران یہاں آرام کریں اور ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں''...... شیفرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہاں سے باہر کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اس کے موبائل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ رک گیا اور اس نے جیب سے موبائل فون نکال لیا۔

"یس۔ شیفرڈ سپیکنگ"...... شیفرڈ نے موبائل فون کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"شیفرڈ۔ میں جان نیلسن بول رہا ہوں۔ ریڈ ہاؤس میں اس وقت شدید فائرنگ ہو رہی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کسی بہت بڑی فورس نے ریڈ ہاؤس پر ریڈ کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے ایک بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ شیفرڈ نے جان نیلسن کا نام سنا ہوا تھا اور یہ ڈوم کا آدمی تھا۔

"اوہ۔ یہ حملہ آور کون ہیں"...... شیفرڈ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں جناب۔ میں ریڈ ہاؤس سے باہر گیا ہوا تھا۔ اب واپس آیا ہوں تو مجھے اندر شدید فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اکیلے کچھ نہیں کر سکتے لہٰذا تم مداخلت مت کرو۔ جب فائرنگ رک جائے تو تم حالات کا جائزہ لینا۔ اگر حملہ آور مارے جائیں تو ٹھیک ہے اور اگر ہمارے ساتھیوں کا نقصان ہو تو تم نے خاموشی اور ہوشیاری سے ان کا تعاقب کرنا ہے۔ جیسے ہی وہ لوگ کسی ٹھکانے پر پہنچیں تم نے مجھے فون کرنا ہے۔ میں بھی چند گارڈز ریڈ ہاؤس روانہ کر رہا ہوں۔ تم مجھے ان حملہ آوروں کے ٹھکانے سے آگاہ کرو گے اور میں ان گارڈز کو بتا دوں گا۔ پھر تم بھی ان کے ساتھ مل جانا۔ جتنے بھی حملہ آور ہوں سوائے ایک کے باقی سب

کو ہلاک کر دینا۔ اس ایک سے ہم پوچھ گچھ کر لیں گے کہ وہ کون لوگ ہیں"...... شیفرڈ نے نیلسن کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے شیفرڈ۔ میں آپ کی ہدایت پر عمل کروں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شیفرڈ نے کال کاٹ کر موبائل فون جیب میں رکھ لیا۔ اس مشن پر وہ خود جانا چاہتا تھا لیکن جیکو کی موجودگی کی وجہ سے وہ یہ جگہ بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا اور اسے شک ہو رہا تھا کہ یہ کارروائی بھی جیکو کے آدمیوں نے کی ہے جبکہ جیکو حیرت بھرے انداز میں اس کی باتیں سن رہا تھا۔

"کیا بات ہے شیفرڈ۔ کہاں حملہ ہوا ہے"...... جیکو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس ڈوم کے آفس ریڈ ہاؤس پر۔ معلوم نہیں حملہ آور کون ہیں"...... شیفرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ یہ کارروائی سوائے پاکیشیائی ایجنٹوں کے اور کسی کی نہیں ہو سکتی"...... جیکو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نمبر تھرٹی ون۔ تم اپنے بیس ساتھیوں کو لے کر ریڈ ہاؤس روانہ ہو جاؤ اور طوفانی رفتار سے جاؤ۔ بلیک چیف کا موبائل سیٹ میرے کمرے میں رکھا ہوا ہے۔ وہ ساتھ لیتے جاؤ میں اس پر تمہیں ہدایات دوں گا"...... شیفرڈ نے گارڈز میں سے ایک کو کہا تو وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"مگر چیف آپ نے تو بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ مارے جا

چکے ہیں''...... گارڈ کے جانے کے بعد شیفرڈ نے کہا۔ اس مرتبہ اس کا لہجہ طنزیہ تھا۔

''پاکیشیائی ایجنٹ جادوگر ہیں، عفریت ہیں۔ وہ مر کر بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔ عالمی تنظیمیں ان سے ایسے ہی تو نہیں خوفزدہ ہوتیں۔ میں نے تو ان کے خلاف ایسی کارروائی کی تھی کہ ان کا زندہ بچنا ممکن ہی نہیں تھا لیکن وہ ایجنٹ ناممکن کو ممکن بنانا جانتے ہیں''۔ جیکو نے کہا تو شیفرڈ کی آنکھوں میں غصہ آ گیا۔

''شیفرڈ صاحب۔ آپ ہماری بات مانیں گے''...... اچانک ایک ماہر نے شیفرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی فرمایئے''...... شیفرڈ نے کہا۔

''یہاں کے حالات لمحہ بہ لمحہ خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ مہربانی کریں اور ہمیں واپس جانے دیں۔ جب یہاں کے حالات مکمل طور پر ٹھیک ہو جائیں گے تو آپ ہمیں بلوا لینا۔ پلیز۔ آپ اس وقت ہم پر مہربانی کریں''...... اس ماہر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''حملہ آوروں نے تو دارالحکومت میں کارروائی کی ہے اور میں نے آدمی بھیج دیئے ہیں۔ وہ مارے جائیں گے۔ یہاں کے حالات بالکل ٹھیک ہیں۔ ہم نے صرف چیف جیکو کے بارے میں تھوڑی سی تحقیق کرنی ہے اور بس''...... شیفرڈ نے ماہرین کو تسلی دیتے ہوئے کہا لیکن اس مرتبہ اس کا لہجہ جھلایا ہوا تھا۔

''ابھی آپ نے بتایا ہے کہ وہ حملہ آور جادوگر ہیں، عفریت ہیں۔ اگر وہ یہاں آ گئے تو ہم خواہ مخواہ مارے جائیں گے۔ پلیز۔ آپ ہمیں واپس جانے دیں''...... اس مرتبہ دوسرے ماہر نے کہا۔

''اوہ شٹ اپ۔ تم لوگوں نے کیا بچوں کی طرح رٹ لگا لی ہے۔ اب تم ہرگز واپس نہیں جا سکتے۔ جب کام مکمل ہو جائے گا تو پھر واپس جاؤ گے۔ کام سے انکار کیا یا کام کسی بھی وجہ سے مکمل نہ ہوا تو تمہاری لاشیں بھی اس جنگل کے درندے کھا جائیں گے۔ سمجھے تم''...... شیفرڈ نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔

''ان معزز مہمانوں کو تو غصہ مت دکھاؤ''...... جیکو نے شیفرڈ کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔ شیفرڈ نے غصے سے جیکو کی طرف دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے جیکو کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔

''اب تم بکواس کرو گے''...... شیفرڈ نے غراتے ہوئے کہا تو جیکو کی آنکھوں سے چنگاریاں سی نکلنے لگیں۔

''تم نے اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں شیفرڈ''۔ جیکو نے غراتے ہوئے کہا اور خود کو گارڈز سے چھڑانے لگا۔ گارڈز نے اسے قابو کیا ہوا تھا۔

''میں چاہتا تھا کہ تمہیں بلیک چیف کے قتل کی تحقیق مکمل ہونے تک زندہ رکھوں کہ شاید تم بے گناہ ثابت ہو جاؤ لیکن اب میں تمہیں ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رکھ سکتا۔ نہ ہی تم زندہ رہنے کے قابل ہو''...... شیفرڈ نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے

ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگا۔ اس نے ریوالور کا رخ جیکو کی طرف کیا تو جیکو کی آنکھوں میں موت کے سائے لہرانے لگے۔ شیفرڈ کے انداز نے ہی اسے بتا دیا تھا کہ اب شیفرڈ اسے زندہ نہیں چھوڑے گا۔

''چھوڑ دو اسے''...... شیفرڈ نے گارڈز کو حکم دیا تو انہوں نے فوراً ہی جیکو کو چھوڑ دیا۔ جیسے ہی گارڈز جیکو سے الگ ہوئے شیفرڈ نے اس پر گولی چلا دی۔ ایک دھماکہ ہوا اور جیکو کے پیٹ میں سوراخ ہو گیا اور وہاں سے خون نکلنے لگا۔ شیفرڈ نے دوسرا فائر کیا۔ گولی جیکو کے بازو پر لگی اور جیکو کی دوسری چیخ بلند ہوئی۔ اس کے بعد شیفرڈ نے تیسرا فائر کیا۔ تیسری گولی جیکو کے ماتھے میں جا لگی اور وہ فرش پر گر گیا۔ اس کا جسم بری طرح تڑپنے لگا تھا۔ شیفرڈ نے ماہرین کی طرف دیکھا تو ان کے چہرے زرد پڑ چکے تھے اور ان کی آنکھوں میں بے پناہ خوف تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ہمیں واپس بھیج دو''...... ایک ماہر نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا تو شیفرڈ نے ریوالور کا رخ اس ماہر کی طرف کیا اور فائر کر دیا۔ گولی اس ماہر کے دل میں جا لگی اور اس کی کربناک چیخ سنائی دی اور وہ بھی فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔

''تم دونوں نے بھی واپس جانا ہے''...... شیفرڈ نے غراتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے انتہائی خوف کے عالم میں انکار کی صورت میں سر ہلا دیئے۔

ریڈ ہاؤس سے ملنے والے تمام ثبوت عمران نے پرائم منسٹر کو براہ راست پہنچا دیئے تھے اور اب انہوں نے بلیک وے کے جنگل والے آفس پر کارروائی کرنی تھی۔ عمران کی معلومات کے مطابق اس کام میں استعمال ہونے والی مشینری بلیک وے نے منگوا کر اسی جنگل میں چھپائی ہوئی تھی۔ اب انہوں نے کچھ تیاری بھی کرنی تھی اس لئے عمران نے ہوٹل میں کمرے لینے کی بجائے ایک کوٹھی کرائے پر لے لی تھی۔

پرائم منسٹر کو بلیک وے کے خلاف ثبوت پہنچانے کے بعد عمران جیسے ہی کوٹھی میں پہنچا اس نے دو ویگنوں کو کوٹھی کے گیٹ کے قریب رکتے ہوئے دیکھا۔ ویگنوں میں سے کمانڈوز کی وردی پہنے ہوئے تقریباً اٹھارہ بیس افراد نیچے اترے۔ ان کے ہاتھ میں جدید اسلحہ نظر آ رہا تھا۔ عمران کے دیکھتے ہی دیکھتے ان میں سے ایک شخص ویگن

کی چھت پر چڑھا۔ اس کے ہاتھ میں بے ہوش کرنے دینے والی گیس کی فائرنگ تھی۔ عمران اس کا مقصد سمجھ گیا۔ عمران نے فوراً ہی واچ ٹرانسمیٹر آن کیا۔ ویگن کی چھت پر سوار ہونے والا ابھی اندر کے حالات کا جائزہ لے رہا تھا کہ عمران کا رابطہ قائم ہو گیا۔

''ہیلو جولیا۔ عمران کالنگ۔ اوور''...... عمران نے واچ ٹرانسمیٹر پر کہا۔

''یس۔ جولیا اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''جولیا۔ گیٹ پر اٹھارہ بیس دشمن موجود ہیں جو کوٹھی کے اندر گیس فائر کرنے والے ہیں۔ تم تمام لوگ ہوشیار ہو جاؤ۔ ہم نے ان کا مقابلہ کرنا ہے۔ ان کے پاس جدید قسم کا اسلحہ بھی ہے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ویگن کی چھت پر چڑھا ہوا شخص اب گن کا رخ کوٹھی کی طرف کر کے فائر کرنے ہی والا تھا۔ عمران چاہتا تو اسی وقت اس پر فائر کر سکتا تھا لیکن اس نے اسے گیس کے کیپسول فائر کرنے دیئے۔ وہ اپنے ساتھیوں کو ہوشیار کر چکا تھا۔ اب وہ چاہتا تھا کہ یہ لوگ اندر جائیں تو ان سے اندر ہی نمٹا جائے۔

فائر کرنے والا گیس کے کیپسول فائر کر چکا تھا اور پھر ایک شخص گیٹ پر چڑھا اور اندر جھانکنے لگا۔ اندر جھانکنے کے بعد وہ دوسری طرف کود گیا۔ چند لمحوں بعد گیٹ کھلا اور وہ سب اندر داخل ہو

گئے۔ ویگنوں کے ڈرائیور ویگنوں کے اندر ہی بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ جیسے ہی گیٹ کھلا تھا ویگنیں بھی اندر داخل ہو گئی تھیں۔ چار افراد ویگنوں کے پاس کھڑے ہو گئے تھے جبکہ باقی اندر کمروں کی طرف بڑھے تھے۔ پھر اچانک ہی اندر فائرنگ شروع ہو گئی۔

ویگن کے ساتھ کھڑے افراد چونکے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ حرکت کرتے عمران کا ریوالور حرکت میں آ گیا کیونکہ اب عمران بھی گیٹ کے قریب ہی کھڑا تھا۔ اس کے ریوالور نے یکے بعد دیگرے چار فائر کئے اور اگلے ہی لمحے ویگنوں کے قریب کھڑے ہوئے چاروں افراد زمین بوس ہو گئے۔

عمران نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور ایک ستون کی اوٹ میں جا گرا۔ دو افراد اس کے نشانے پر آ گئے تھے۔ عمران نے انہیں بھی مار گرایا۔ دونوں طرف سے زبردست فائرنگ کا تبادلہ ہونے لگا۔ ان پر حملہ آور ہونے والے کمانڈوز کی وردیوں میں ملبوس ان کے دشمن آہستہ آہستہ کم ہونے لگے۔ اسی دوران عمران نے ایک شخص کو دیکھا جو فائرنگ کرتے ہوئے آہستہ آہستہ پیچھے کھسک رہا تھا۔

عمران سمجھ گیا کہ وہ فرار ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ عمران نے اسے زندہ پکڑنے کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ کر کے اس نے اس شخص کی ٹانگ پر فائر کیا۔ گولی اس کی ٹانگ پر لگی اور وہ گھوم گیا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔ وہ چند لمحے تو گھومتا رہا اور سنبھلنے کی کوشش کرتا رہا اور پھر زمین پر گر گیا۔ پھر فائرنگ میں کمی

آتی گئی اور کچھ دیر بعد فائرنگ کا سلسلہ بند ہو گیا۔

''عمران صاحب۔ آپ کہاں ہیں۔ تمام حملہ آور مارے جا چکے ہیں''...... عمران کو صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران سامنے آ گیا۔ عمران کو دیکھ کر صفدر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''اسے دیکھو۔ یہ بے ہوش ہے۔ اسے اٹھا کر اندر لے چلو''۔ عمران نے فرار کی کوشش کرنے والے شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود اندر کمرے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔ اس راستے میں اسے کئی جگہوں پر لاشیں دکھائی دیں۔ ابھی وہ کمرے میں پہنچے بھی نہ تھے کہ انہیں سپیکر پر آواز سنائی دی۔

''کوٹھی نمبر ستر کو پولیس کی بھاری نفری نے گھیرے میں لے لیا ہے لہٰذا اندر موجود افراد کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ وہ اسلحہ پھینک دیں اور خود کو پولیس کے حوالے کر دیں''...... ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''ہماری پولیس کی طرح یہ بھی بڑے وقت پر پہنچی ہے''۔ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم ٹھہرو۔ میں انہیں ٹال کر آتا ہوں''...... عمران نے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

''یہ یہاں کی پولیس کو کیسے ٹال کر آئے گا''...... عمران کے جانے کے بعد تنویر نے کہا۔

''عمران صاحب کا دماغ عمرو عیار کی زنبیل ہے جس میں سے ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل نکل آتا ہے''...... نعمانی نے کہا اور وہ

عمران کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔ کچھ دیر بعد عمران واپس آ گیا۔

''کیا۔ پولیس واپس چلی گئی ہے''...... جیسے ہی عمران واپس آیا تو جولیا نے پوچھا۔

''یہاں ہم حکومت کے بلانے پر آئے ہوئے ہیں تو حکومت نے ان فضول کارروائیوں سے ہمیں بچانے کے لئے کچھ اقدامات کئے ہوئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم نے تو ہمیں ان اقدامات کے بارے میں کچھ نہیں بتایا''۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''غلطی ہو گئی مہاراج۔ معاف کر دیجئے۔ صفدر تم اس شخص کو دیکھو۔ اگر یہ زندہ ہے تو اسے ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے پہلے تنویر سے اور پھر صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ زندہ ہے عمران صاحب''...... صفدر نے عمران سے کہا اور پھر اس نے اس شخص کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ جب اس کے جسم کو ایک جھٹکا لگا تو صفدر نے اسے چھوڑ دیا۔ چند لمحوں بعد وہ ہوش میں آ گیا۔

''تمہارے تمام ساتھی مارے جا چکے ہیں۔ ان سب کی لاشیں باہر بکھری پڑی ہیں اور ہمارے پاس وقت نہیں ہے کہ ہم تم پر تشدد کریں۔ اگر تم اپنے بارے میں بتا دو گے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔ دوسری صورت میں ہم تمہیں گولی مار دیں گے کیونکہ ہمیں

جلدی ہے اور ہم نے بلیک چیف کے جنگل والے ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنا ہے''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا تم وہ ہیڈکوارٹر تباہ کر لو گے''...... اس شخص نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم نے بلیک وے کی جڑیں کاٹ دی ہیں۔ صرف جنگل والا ہیڈکوارٹر بچ رہا ہے۔ وہ بھی اب تباہ ہونے والا ہے۔ ہم ادھر ہی جا رہے ہیں۔ تم نے کچھ بتانا ہے تو جلدی سے بتا دو۔ شاید تمہاری جان بچ جائے''...... عمران نے بدستور سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور کا رخ اس شخص کی طرف کر دیا۔

''میں بلیک چیف کا گارڈ ہوں۔ میرا نمبر تھرٹی ون ہے۔ ہمارے ایک آدمی نے جنگل آفس کے سیکورٹی انچارج شیفرڈ کو اطلاع دی ہے کہ ریڈ ہاؤس میں فائرنگ ہو رہی ہے۔ باس شیفرڈ نے اس آدمی کو ریڈ ہاؤس پر حملہ آوروں کی صرف نگرانی کا حکم دیا اور ہمیں یہاں بھیج دیا کہ ہم ان حملہ آوروں کو ختم کر دیں۔ ہم یہاں دارالحکومت پہنچے اور اس آدمی کے ساتھ اس کوٹھی تک آ گئے''۔ اس آدمی نے کہا۔

''شیفرڈ خود تمہارے ساتھ کیوں نہیں آیا''...... عمران نے اس سے کرخت لہجے میں پوچھا۔

''چیف جیکو جنگل آفس میں موجود ہیں اور باس شیفرڈ نے انہیں گرفتار کیا ہوا ہے۔ اس شک کی بناء پر کہ بلیک چیف کو جیکو نے

ہلاک کیا ہے اس لئے باس شیفرڈ یہاں نہیں آئے کہ کہیں ان کی غیر موجودگی میں چیف جیکو کوئی گڑبڑ نہ کر دے''...... گارڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ اب اس جنگل میں تم لوگوں نے جو حفاظتی انتظامات کئے ہوئے ہیں ہمیں ان کے بارے میں تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا تو گارڈ انتظامات کے بارے میں بتانے لگا۔

''تنویر۔ اس کی ایک ٹانگ میں گولی لگی ہے اس لئے بھاگ نہیں سکتا۔ تم اسے اٹھا کر باہر اس کے ساتھیوں کے پاس پھینک دو۔ ہمارے یہاں سے جانے کے بعد برازیلی حکومت کے اہلکار یہاں آئیں گے اور انہیں اٹھا کر لے جائیں گے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر اسے اٹھانے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے گارڈ کی جیب سے موبائل فون کی گھنٹی کی آواز سنائی دی۔

''اس کی جیب سے موبائل فون نکال کر مجھے دے دو''...... عمران نے تنویر سے کہا تو اس نے موبائل فون نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ سیٹلائٹ سیٹ تھا۔ عمران نے او کے کا بٹن پریس کر کے فون کان سے لگا لیا۔

''ہیلو باس۔ تھرٹی ون بول رہا ہوں''...... عمران نے گارڈ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''تھرٹی ون۔ تمہارے مشن کا کیا ہوا''...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

''وکٹری باس۔ ہم نے ان کے ٹھکانے پر پہنچتے ہی بے ہوش کر

دینے والی گیس فائر کی جس سے اس عمارت میں موجود تمام افراد بے ہوش ہو گئے۔ اب ہم ان بے ہوش افراد کو رسیوں سے باندھ کر جنگل والے ٹھکانے پر لا رہے ہیں''...... عمران نے تھرٹی ون کے لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہیں کہا تھا کہ ان سب کو یہاں لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ایک آدمی کو لے آؤ۔ باقیوں کو وہیں ہلاک کر دو''...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

''اوکے باس۔ ہم ایک کے علاوہ باقی افراد کو گولی مار دیتے ہیں''......عمران نے کہا۔

''جلدی واپس پہنچو۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں''...... دوسری طرف سے تحکمانہ لہجے میں کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے موبائل فون آف کر کے جیب میں رکھ لیا۔

''یہ بھی اچھا ہو گیا۔ اب جلدی چلو۔ ہم نے جنگل کے اس حصے میں پہنچنا ہے جہاں بلیک وے کا برازیل میں ہیڈکوارٹر ہے۔ اگر ہم نے اسے تباہ کر دیا اور وہاں موجود جیکو اور شیفرڈ کو ختم کر دیا تو سمجھو کہ بلیک وے اسی فیصد ختم ہو گئی۔ باقی بیس فیصد سے انٹرپول نمٹ لے گی''...... عمران نے ان سے کہا اور پھر وہ سب ان دونوں ویگنوں میں سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔

ایک ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا جس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا جبکہ ویگن کی باقی سیٹیں خالی تھیں۔ دوسری

ویگن ان کی ویگن کے پیچھے تھی۔ اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا۔ جولیا اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر تھی۔ نعمانی اور تنویر پچھلی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں ویگنوں کو ساتھ لے جانے کا فیصلہ عمران نے اس لئے کیا تھا کہ دونوں ویگنیں دور سے دیکھ کر وہ لوگ مطمئن ہو جائیں گے۔ عمران نے تھرٹی ون کا میک اپ کر لیا تھا جبکہ تنویر، نعمانی اور صفدر نے بھی انہی لوگوں کا میک اپ کر لیا تھا۔ جوزف اور جولیا کو میک اپ کی ضرورت نہیں تھی۔ انتہائی طوفانی ڈرائیونگ کرتے ہوئے وہ جب جنگل میں پہنچے تو اندھیرا پھیل چکا تھا لیکن جوزف اس اندھیرے میں بھی آسانی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

جنگل میں پہنچتے ہی اس کی کئی سوئی ہوئی حسیں بیدار ہو گئی تھیں۔ پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ گئے۔ یہاں سے ویگن کا آگے جانے کا راستہ نہیں تھا۔ وہ کچھ دیر تک پیدل چلتے رہے پھر جوزف نے عمران کے کان میں سرگوشی کی۔

''باس۔ اب مجھے انسانوں کی خوشبو قریب سے آ رہی ہے''۔ جوزف نے کہا۔

''تم مجھ سے دس قدم پیچھے رہو''...... عمران نے دھیمے لہجے میں کہا اور خود آگے بڑھ گیا۔

''میں گارڈ نمبر تھرٹی ون ہوں۔ اردگرد جتنے بھی گارڈز ہیں وہ سب میرے قریب آ جائیں''...... عمران نے گارڈ نمبر تھرٹی ون کی آواز میں بلند آواز میں کہا۔ اس نے ایک سادہ سا طریقہ اپنانے کا

فیصلہ کیا تھا۔ اس کا ارادہ یہاں بھی ڈائریکٹ ایکشن کرنے کا تھا۔ اس کے ساتھی چند قدم پیچھے ہی درختوں کے درمیان چھپ گئے تھے۔ تھرٹی ون کی آواز سن کر وہاں موجود بہت سے گارڈز وہاں آ گئے۔

''تھرٹی ون۔ باقی لوگ کہاں ہیں''...... ان گارڈز میں سے ایک نے عمران سے پوچھا۔

''وہ پیچھے آ رہے ہیں۔ یہاں ڈیوٹی پر موجود سب لوگ آ گئے ہیں نا''...... عمران نے پہلے اس کے سوال کا جواب دیا اور پھر اس سے پوچھا۔

''ہاں۔ ہم سب ہی یہاں موجود ہیں لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... ایک گارڈ نے آگے بڑھ کر عمران سے پوچھا لیکن عمران نے اس کے اس سوال کا جواب دینے کی بجائے اپنے ساتھیوں کو فائرنگ کرنے کا اشارہ کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس سائیلنسر لگے ریوالور موجود تھے۔ یکدم ان سب گارڈز پر فائرنگ شروع ہو گئی۔ ان گارڈز کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا ہو جائے گا۔ لہٰذا وہ سب ہی چیختے ہوئے زمین پر گرتے چلے گئے۔ اسلحہ تو ان کے پاس بھی تھا لیکن انہیں تو ریوالور یا مشین گنیں سیدھی کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔ جب وہ سب ختم ہو گئے تو عمران اور اس کے ساتھی آگے بڑھے۔ ابھی وہ دس بارہ قدم ہی آگے بڑھے تھے کہ انہیں ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یہ شور کیسا تھا۔ کون چیخ رہا تھا''...... عمران نے آواز پہچان لی۔ یہ آواز اس نے فون پر سنی تھی جو شیفرڈ کی تھی۔

''باس۔ تھرٹی ون دشمنوں کو زندہ پکڑ کر لے آیا تھا۔ میں نے ان سب کو گولیاں مار دی ہیں''...... جس گارڈ نے عمران سے بات کی تھی عمران نے اس کی آواز میں شیفرڈ سے کہا۔

''تم نے گولیاں مار دیں لیکن گولیاں چلنے کی آواز تو نہیں آئی''...... شیفرڈ کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ کسی درخت کی اوٹ سے بول رہا تھا۔ چونکہ وہ عمران کو نظر نہیں آ رہا تھا اس لئے اس پر گولی چلانا بے کار تھا۔ عمران کی چلائی ہوئی گولی درخت پر لگتی تھی۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اسے شیفرڈ کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔

''باس۔ یہ بے ہوش ہو گیا ہے''...... اسی لمحے اسے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران جوزف کی آواز کی جانب بڑھا۔ وہاں گہری تاریکی تھی لیکن چونکہ وہ کافی دیر سے تاریکی میں تھے اس لئے اب ہلکا ہلکا انہیں دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے دیکھا کہ ایک شخص زمین پر گرا ہوا تھا اور جوزف اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔ صفدر اور باقی ساتھی بھی ان کے قریب پہنچ گئے۔

''گڈ جوزف۔ یہ تم نے بہت اچھا کام کیا ہے''...... عمران نے جوزف کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ جوزف کے چہرے کے تاثرات نہ دیکھ سکے جو عمران کی تعریف سے

کھل اٹھا تھا۔

''اسے اٹھاؤ اور عمارت کی طرف بڑھو''...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف نے شیفرڈ کو اٹھا لیا۔ وہ اس جنگل میں موجود اکلوتی عمارت کی طرف بڑھنے لگے جو کچھ فاصلے پر نظر آ رہی تھی۔ جلد ہی وہ اس کے مین گیٹ تک پہنچ گئے۔ مین گیٹ انتہائی مضبوط تھا اور بند تھا۔ عمران نے گیٹ پر دستک دی۔

''کون ہے''...... دستک کے جواب میں فوراً ہی دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''گیٹ کھولو۔ میں شیفرڈ ہوں''...... عمران نے شیفرڈ کی آواز میں کہا تو فوراً ہی گیٹ کھل گیا۔ وہ اندر داخل ہوئے تو انہیں چار گارڈ وہاں نظر آئے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران کے ساتھیوں کے ریوالوروں کی گولیوں نے انہیں زمین بوس کر دیا۔ دل پر لگنے والی گولیوں نے انہیں چیخنے بھی نہ دیا۔ پھر وہ آگے بڑھے۔ وہ کمروں کی تلاشی لیتے گئے اور جو نظر آتا گیا اسے گولیاں مارتے گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے پوری عمارت پر قبضہ کر لیا۔

ایک کمرے میں انہیں جیکو کی لاش بھی مل گئی تھی اور وہ سمجھ گئے تھے کہ جیکو کو کس نے اور کیوں ہلاک کیا ہو گا۔ پھر وہ ابھی اطمینان سے بیٹھے ہی تھے کہ عمران کے موبائل کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ عمران کا خصوصی سیٹلائٹ موبائل فون تھا۔ سکرین پر ابھرنے والا نام دیکھ کر عمران گھبرا گیا۔ سکرین پر ایکسٹو کا نام فلیش ہو رہا تھا۔

''سر۔ علی عمران بندہ نادان، اک حسینہ کے دل کا مہمان، اپنی اماں بی کی جان، آگ کا طوفان اور یہ جنگل بیابان اور''...... اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ ایکسٹو نے اسے ڈانٹ دیا۔

''شٹ اپ۔ میرے سامنے فضول گفتگو سے پرہیز کیا کرو''۔ ایکسٹو کی سرد آواز سنائی دی کیونکہ اس وقت یہاں گہرا سناٹا تھا اس لئے لاؤڈر آن ہوئے بغیر بھی ایکسٹو کی آواز ان سب تک پہنچ رہی تھی۔

''جی ہاں۔ جی ہاں۔ مجھ سے سیانے کہتے ہیں کہ علاج سے بہتر پرہیز ہے۔ شکریہ سر۔ آپ نے مجھے یاو دلا دیا''...... عمران بھلا ایکسٹو کی ڈانٹ کو کہاں خاطر میں لانے والا تھا۔

''اب تک کے حالات بتاؤ۔ کیا کیا ہے تم نے اب تک''۔ ایکسٹو نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

''سر۔ حکومت برازیل کے خلاف بلیک وے کی سازش کا خاتمہ کر دیا گیا تھا۔ یہ رپورٹ تو میں نے آپ کو دے دی تھی''...... اس مرتبہ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران۔ تم نے تمہید باندھنا کب سے شروع کر دی ہے''۔ ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ بلیک وے کا خاتمہ ہو چکا ہے اور ہم اس وقت برازیل کے ایک جنگل میں بلیک وے کے ایک اہم پوائنٹ پر موجود ہیں۔ یہاں موجود بلیک وے کے تمام افراد کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ ہم

نے اس عمارت کی تلاشی بھی لے لی ہے۔ اب ہمارے مشن کا آخری حصہ یورینیم پلس کے ذخائر کی تلاش ہے۔ مشن کے اس حصے کی تکمیل کے لئے کل صبح ہم روانہ ہوں گے''...... عمران نے مختصر رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''بلیک وے ایک بہت بڑی تنظیم ہے۔ برازیل کی حد تک تو اس کا خاتمہ ہو چکا ہے مگر یہ کہنا کہ اس کا مکمل خاتمہ ہو گیا ہے درست نہیں ہے۔ اور ہاں۔ برازیل کے پرائم منسٹر نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بہت تعریف کی ہے''...... ایکسٹو نے اس مرتبہ نرم لہجے میں کہا۔

''سر۔ محنت تو ساری میں کروں اور تعریف سمیٹ کر لے جائیں پاکیشیا سیکرٹ سروس والے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران تم سے کم نہیں ہیں۔ تم ان کے بغیر مشن مکمل نہیں کر سکتے۔ سمجھے۔ اب تم نے جلد از جلد یورینیم پلس کے ذخائر تک پہنچنا ہے۔ یہاں ماہرین تیار ہیں۔ جیسے ہی تم ذخائر تک پہنچو گے حکومت ان ماہرین کو فوراً برازیل بھیج دے گی''...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو عمران کی باتیں سن کر تمام ساتھیوں کے منہ بن گئے تھے جبکہ ایکسٹو کا جواب سن کر وہ خوش ہو گئے۔

''اچھا۔ تو ساری محنت تم اکیلے کرتے ہو''...... جولیا نے عمران کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''جولیا۔ تم کس کی بات کا برا منا رہی ہو۔ یہ شخص تو ہے ہی خودغرض''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ تو زیادتی ہے''...... نعمانی نے بھی شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب جس طرح ہمیں تنگ کرتے رہتے ہیں اسی طرح چیف سے بھی مذاق کر لیتے ہیں۔ ان کا یہ جملہ چیف سے مذاق کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا''...... صفدر نے ان تینوں کی باتیں سننے کے بعد کہا۔

''شکر ہے ایک بندہ تو میری بات سمجھنے والا بھی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ صرف صفدر ہی سمجھ دار ہے۔ باقی ہم سب میں عقل نہیں ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے تو ایسا نہیں کہا۔ تم نے اپنے بارے میں خود ہی انکشاف کیا ہے''...... عمران نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ فضول باتیں چھوڑو اور مشن کے آخری مرحلے کی طرف توجہ دو''...... جولیا نے کہا۔

''رات کے اس پہر تو اس طرف توجہ نہیں دی جا سکتی کیونکہ ہم نے پیدل سفر کرنا ہے اور یہ جنگل انتہائی خطرناک اور تاریک ہے لہٰذا رات ہم نے اسی عمارت میں گزارنی ہے اور صبح سفر پر روانہ ہونا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہاں جو سونے کے کمرے ہیں ہم ان کمروں میں جا کر سو جائیں''...... نعمانی نے کہا۔

''ہاں۔ جوزف گیٹ پر پہرہ دے گا جبکہ باقی لوگ صبح تک آرام کریں گے''...... عمران نے کہا تو جوزف اٹھ کر باہر چلا گیا جبکہ وہ سونے کے لئے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

جرمنی کے دارالحکومت میں جدید طرز پر بنی ہوئی شاندار عمارت گراف ولا دیگر تمام عمارتوں سے منفرد نظر آ رہی تھی۔ اس عمارت کی حفاظت پر درجنوں محافظ متعین تھے۔ محافظوں کے علاوہ اس عمارت کی حفاظت کا انتظام سائنسی بنیادوں پر بھی کیا گیا تھا۔

یہ عمارت گراف فیملی کی ملکیت تھی اور گراف فیملی جرمنی کی بارسوخ فیملی تھی۔ اس فیملی کے سربراہ ایڈگر گراف نے بلیک وے کی بنیاد رکھی اور پھر اسے تقریباً پوری دنیا میں پھیلا دیا تھا۔ گراف ولا بلیک وے کا ہیڈکوارٹر بھی تھا اور اس وقت اس ہیڈکوارٹر میں ایک اہم میٹنگ ہو رہی تھی۔ ایک بڑے کمرے میں جو کہ آفس کے طور پر سجایا ہوا تھا ایک بڑی سی ریوالونگ چیئر کے سامنے جہازی سائز کی میز پر کئی رنگوں کے ٹیلی فون سیٹ رکھے ہوئے تھے جبکہ میز سے کچھ فاصلے پر آمنے سامنے چار کرسیاں موجود تھیں۔ ان چار کرسیوں

میں سے تین پر بلیک وے کے تین عہدیدار بیٹھے ہوئے تھے جو چیف ون، ٹو اور تھری کہلاتے تھے۔ یہ بلیک چیف کے انتہائی وفادار ساتھی تھے۔ یہ ہمیشہ جرمنی میں رہ کر تنظیم کے مختلف معاملات کو سنبھالتے تھے۔ بیرونی مشنز سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ چوتھی کرسی پر جو آدمی بیٹھا تھا اس کی شکل کسی حد تک بندر سے ملتی جلتی تھی۔ اس کی چھوٹی چھوٹی سرخ آنکھیں بلب کی مانند روشن تھیں۔ ان سب کے سر انڈے کی طرح شفاف تھا۔ یہ سٹیفن گراف تھا اور یہ ایڈگر گراف سے صرف پانچ منٹ چھوٹا تھا۔ بلیک وے کے بلیک چیف ایڈگر گراف کا یہ جڑواں بھائی ایکریمیا سے آج ہی جرمنی پہنچا تھا۔ ایکریمیا میں سٹیفن گراف پیشہ ور قاتل تھا اور اس کی دہشت پورے ایکریمیا میں تھی۔

بلیک چیف نے اسے کئی بار بلیک وے میں شمولیت کی دعوت دی تھی جو اس نے ہر بار رد کر دی تھی۔ سٹیفن گراف کسی قسم کی پابندی قبول نہیں کر سکتا تھا اور بلیک وے میں شمولیت کے بعد اسے اپنے بھائی کے ماتحت رہنا پڑتا جو اس کی فطرت کے خلاف تھا۔ بلیک چیف کی موت کے بعد بلیک وے کے تینوں مقامی چیفس نے اسے کال کر کے بلایا تھا اور اب ان کے درمیان میٹنگ جاری تھی۔

''چیف ون۔ آپ بتائیں کہ آپ کو بلیک چیف کی موت کی خبر کیسے ملی''...... سٹیفن گراف نے چیف ون سے پوچھا۔

''مسٹر سٹیفن گراف۔ بلیک چیف اور ان کی ٹیم برازیل میں دد

شنز پر کام کر رہی تھی۔ اسی دوران ان کے نائب جیکو کی کال آ گئی کہ بلیک چیف برازیل میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں کیونکہ برازیلی حکومت نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنی مدد کے لئے بلایا تھا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنسی ہے جو کبھی کسی مشن میں ناکام نہیں ہوئی۔ اس اطلاع کے ساتھ ہی جیکو نے یہ بھی بتایا کہ اس نے فی الحال دونوں مشنز کا کنٹرول بھی سنبھال لیا ہے اور دونوں مشنز مکمل ہونے کے بعد وہ واپس جرمنی آئے گا تو بلیک وے کی سربراہی کا مستقل فیصلہ کیا جائے لیکن بلیک چیف کا نائب ہونے کے ناطے اس نے فی الحال بلیک وے کا عارضی کنٹرول سنبھال لیا ہے''...... چیف ون نے کہا اور گہرے گہرے سانس لینے لگا۔ سٹیفن گراف اسے غور سے دیکھا رہا تھا۔

پھر ڈوم کی کال آ گئی۔ ڈوم بھی بلیک چیف کا قریبی ساتھی تھا۔ ڈوم کا کہنا تھا کہ بلیک چیف کی موت مشکوک ہے اور وہ جیکو کے خلاف تحقیقات کر رہا ہے۔ اسے شک تھا کہ جیکو نے بلیک وے پر قبضہ کرنے کے لئے بلیک چیف کو قتل کیا ہے اور پھر یہ بات ثابت بھی ہو گئی لیکن اسی دوران پاکیشیا سیکرٹ سروس نے برازیل میں موجود بلیک وے کے تمام افراد کا خاتمہ کر دیا''...... چیف ون نے دوبارہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری سیڈ۔ مجھے اپنے بھائی کی موت کا بہت دکھ ہے لیکن تم یہ

بتاؤ کہ تم لوگوں نے مجھے کیوں بلایا ہے۔ ایڈگر گراف کی موت کی خبر مجھے ایکریمیا میں مل گئی تھی اور اس کی موت کا غم میں نے وہیں منا لیا تھا'' ...... سٹیفن گراف نے چیف ون سے پوچھا۔

''ہم نے ان کی وصیت پڑھی ہے۔ ان کی وصیت کے مطابق اب بلیک وے کے چیف آپ ہیں'' ...... چیف ون نے سٹیفن گراف سے کہا تو وہ حیرت سے اچھل پڑا۔

''اوہ۔ وہ کیسے'' ...... سٹیفن گراف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بلیک چیف نے اپنی وصیت میں لکھا ہے کہ انہوں نے آپ کو بلیک وے میں شمولیت کی دعوت دی تھی لیکن آپ نے قبول نہیں کی کیونکہ آپ کسی کے ماتحت رہ کر کام نہیں کر سکتے۔ سو بلیک چیف نے لکھا کہ اگر ان کی موت واقع ہو جائے تو آپ کو بلیک وے کا بلیک چیف بنا دیا جائے۔ آپ اس انداز میں تنظیم کو چلا لیں گے جس انداز میں وہ چلا رہے تھے'' ...... چیف ون نے کہا۔

''اوہ۔ ایڈگر گراف نے یہ وصیت کی ہے۔ وہ تو بہت عظیم بھائی نکلا'' ...... سٹیفن گراف نے کہا۔

''بلیک چیف کی وصیت کے مطابق اگر آپ کو بلیک وے کا سربراہ بننا منظور ہے تو آپ بلیک چیف کی کرسی پر تشریف رکھیں۔ آپ ابھی سے بلیک وے کے نئے چیف ہیں'' ...... اس مرتبہ چیف ٹو نے سٹیفن گراف سے کہا تو وہ کرسی سے اٹھا اور ریوالونگ چیئر پر

جا بیٹھا۔ اس کرسی پر بیٹھ کر اسے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے دنیا اس کے قدموں میں آ گئی ہو۔

''بلیک وے کا بلیک چیف بننے پر آپ کو مبارک ہو چیف''۔ چیف ون نے اس مرتبہ انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ چیف ٹو اور چیف تھری نے بھی سٹیفن گراف کو مبارک باد دی۔

''مجھ پر اپنے بھائی کی موت کا بدلہ فرض ہو گیا ہے۔ مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق بتاؤ میں اس سیکرٹ سروس کا مکمل خاتمہ کر دوں گا'' ...... بلیک وے کے نئے بلیک چیف نے کہا۔

''چیف۔ برازیل مشن کے متعلق رپورٹ سنہری فائل میں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق رپورٹ سبز فائل میں موجود ہے۔ آپ دونوں فائلوں کا مطالعہ کر لیں'' ...... چیف ون نے بلیک چیف سے کہا تو بلیک چیف نے پہلے سبز فائل اٹھا کر پڑھی اور پھر سنہری فائل اٹھا کر پڑھنا شروع کر دی۔

''اس وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس برازیل میں موجود ہے اور یورینیم پلس کے ذخائر تلاش کر رہی ہے'' ...... دونوں فائلیں پڑھنے کے بعد بلیک چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ ہماری اطلاعات کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس ابھی تک برازیل کے جنگلات میں موجود ہے'' ...... چیف ون نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بس۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خوش قسمتی کا دور ختم ہو گیا۔

اب میں پہلے اس کا خاتمہ کروں گا اور پھر برازیل حکومت کا تختہ الٹ دوں گا۔ بلیک وے کے دونوں مشنز کامیاب ہوں گے“۔ بلیک چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ کسی ایک مشن کی ناکامی تنظیم کی ساکھ کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے“...... چیف ون نے کہا۔

”میں تنظیم کی ساکھ کو تباہ نہیں ہونے دوں گا بلکہ اس کی ساکھ بلند بلکہ اور بلند ہو گی“...... بلیک چیف نے پرعزم لہجے میں کہا تو تینوں چیفس نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”چیف۔ آپ برازیل کے لئے کب روانہ ہو رہے ہیں“۔ اس مرتبہ چیف تھری نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

”ہمارے کام میں ایک لمحے کی بھی تاخیر ہمیں موت کے منہ میں دھکیل سکتی ہے۔ لہٰذا مجھ سے ایک لمحے کی تاخیر بھی برداشت نہیں ہو گی“...... بلیک چیف نے کہا۔

”میں آپ کے لئے طیارہ چارٹرڈ کراتا ہوں چیف۔ آپ اس دوران دیگر فائلیں دیکھ لیں۔ ان فائلوں میں بلیک وے کے متعلق تمام تفصیلات درج ہیں“...... چیف تھری نے کہا۔

”اوکے۔ میں یہ فائلیں دیکھ لیتا ہوں“...... بلیک چیف نے کہا تو چیف تھری باہر چلا گیا۔

”بلیک وے میں فائٹر گروپ بھی ہے“...... چیف تھری کے جانے کے بعد بلیک چیف نے پوچھا۔

”یس چیف۔ ہمارے پاس فائٹر گروپ میں دنیا کے بہترین فائٹرز موجود ہیں“...... چیف ون نے کہا۔

”اس گروپ کے چار بہترین فائٹرز آپ میرے ساتھ بھجوا دیں اور برازیل میں نیا سیٹ اپ تیار کرنے کے انتظامات بھی کر دیں۔ اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو میں وہاں سے زندہ نہیں جانے دوں گا“...... بلیک چیف نے کہا اور پھر اس نے میز پر رکھی ہوئی چند فائلوں میں سے ایک فائل اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا جبکہ چیف ون اور ٹو اٹھ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کا سفر جنگل میں جاری تھا۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہے تھے جنگل مزید گھنا ہوتا جا رہا تھا اور جنگل کا راستہ دشوار گزار ہوتا جا رہا تھا۔ اب تک ان کا سامنا کسی خطرناک جانور سے نہیں ہوا تھا۔ چھوٹے چھوٹے کئی جانور انہیں ملے تھے۔ بعض کا انہوں نے شکار بھی کیا تھا لیکن کوئی درندہ یا کوئی جنگلی انسان ان کے راستے میں نہیں آیا تھا اور اس بات پر انہیں حیرت بھی ہو رہی تھی۔

''عمران۔ ہم نے تو سنا تھا کہ برازیل کے جنگلات بہت خطرناک ہیں لیکن ابھی تک تو کوئی خطرہ ہمارے سامنے نہیں آیا''۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مس۔ یہ جنگل بہت وسیع علاقے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ یوں سمجھ لیں کہ ابھی تو ہم ان جنگلوں کے شروع میں ہیں۔ ہم جیسے

جیسے آگے بڑھیں گے تو خطرات بھی بڑھیں گے''...... جوزف نے جولیا کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جوزف۔ کشالا کی روح تمہاری تلاش میں انہی جنگلوں میں بھٹک رہی ہے''...... جولیا نے کہا تو جوزف جولیا کی بات سن کر تھر تھر کانپنے لگا۔ اس کا سیاہ چہرہ مزید سیاہ ہو گیا تھا۔

''مس۔ مذاق میں بھی آپ ایسی بات نہ کیا کریں''...... جوزف نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''ویسے تو تم شیر بنتے ہو جوزف لیکن روحوں کے ذکر پر تم کانپنے لگ جاتے ہو''...... تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''مسٹر تنویر۔ تم نے روحوں کی تباہ کاریاں نہیں دیکھیں جبکہ جوزف دی گریٹ نے اپنی آنکھوں سے ان تباہ کاریوں کو دیکھا ہے جو روحوں کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ اگر جوزف کے سر پر فادر جوشوا کا ہاتھ نہ ہوتا تو جوزف بھی تباہ ہو گیا ہوتا''...... جوزف نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی بات کرتا شیر کی دھاڑ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک شیر دوڑتا ہوا ان کے قریب آ گیا۔ ان سب کے ہاتھ فوراً اپنی جیبوں کی طرف گئے تاکہ وہ اپنا اسلحہ نکال سکیں لیکن اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی ریوالور نکالنے میں کامیاب ہوتا جوزف اڑتا ہوا شیر سے جا ٹکرایا اور دونوں گتھم گتھا ہو گئے۔ دونوں نے قلابازیاں کھائیں اور پھر جوزف نے شیر کو گردن سے پکڑ کر اوپر اچھال دیا۔ جیسے ہی شیر

اوپر اچھلا تنویر نے ریوالور کا رخ اس کی طرف کر دیا۔

''فائر مت کرنا''...... عمران نے جلدی سے کہا تو تنویر نے ریوالور نیچے کرلیا۔

''لیکن کیوں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھی بھی حیران تھے۔

''یہ جوزف کی توہین ہے اور میں جوزف کی توہین برداشت نہیں کرسکتا''......عمران نے کہا۔ عمران کے الفاظ سن کر جوزف کے جسم میں بجلی سی بھر گئی۔ جوزف کے دونوں پاؤں شیر کے پیٹ میں لگے۔ اس لمحے جوزف نیچے لیٹا ہوا تھا اور شیر نے اس پر چھلانگ لگائی تھی۔ پیٹ میں دونوں پاؤں لگتے ہی شیر اڑتا ہوا دور جا گرا۔ گرتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے دوبارہ جوزف پر چھلانگ لگا دی۔ اس مرتبہ جوزف نے زمین پر صرف ایک کروٹ لی۔ شیر زمین سے ٹکرایا جبکہ جوزف بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ گیا۔ اس نے ایک بازو شیر کی گردن میں ڈالا اور دوسرا بازو شیر کے پیٹ میں اور پھر اس نے گردن والے بازو کو پوری طاقت کے ساتھ ایک جھٹکا دیا۔ شیر کی دھاڑ سنائی دی تو جوزف نے اسے چھوڑ دیا۔ شیر زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ جوزف کے جھٹکے نے شیر کی گردن توڑ دی تھی۔ پھر اسی لمحے جوزف بری طرح چونکا لیکن اسے دیر ہو چکی تھی۔ تقریباً پچیس تیس جنگلیوں نے ان کے گرد گھیرا ڈال لیا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں تلواریں اور نیزے تھے۔ ان سب کی آنکھیں

خوشی سے چمک رہی تھی اور وہ ان کے گرد رقص کرنے لگے۔

''باس۔ ان کی تلواروں اور نیزوں پر انتہائی سریع الاثر زہر لگا ہوا ہے۔ اگر ان کا ہتھیار کسی کو چھو بھی گیا تو اس کی موت واقع ہو جائے گی''...... جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف کی بات سن کر ان سب کے جسم میں جھرجھری سی پیدا ہو گئی۔

''تم نے ان کی آمد سے ہمیں خبردار کیوں نہیں کیا''...... عمران نے جوزف کو گھورتے ہوئے کہا۔

''باس۔ میری ساری توجہ شیر پر تھی اس لئے میں ان کی آمد کو محسوس نہیں کر سکا۔ یہ میری غلطی ہے باس۔ اگر تم کہو تو میں اپنا خنجر اپنی گردن پر چلا دوں''...... جوزف نے نہایت ہی معصومیت سے کہا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اسی لمحے جنگلیوں کا رقص رک گیا اور ایک جنگلی ان سے مخاطب ہوا۔

''جوزف۔ تمہیں اس کی بات سمجھ آئی ہے''...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں باس۔ افریقہ اور برازیل کے جنگلوں میں بولی جانے والی زبانیں مختلف ہیں''...... جوزف نے کہا۔

''جبکہ یہاں روانگی سے قبل میں نے برازیل میں بولی جانے والی زبانوں کا مطالعہ کیا تھا اس لئے میں کچھ کچھ ان کی زبان سمجھ رہا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں بول بھی لوں گا''......عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ عمران کی اس

صلاحیت سے بھی آگاہ تھے کہ عمران دنیا کی کسی بھی زبان کا ایک بار مطالعہ کر لے تو وہ نہ صرف وہ زبان سمجھ لیتا ہے بلکہ وہ اس زبان میں بات بھی کر لیتا ہے۔

''اس جنگلی نے تم سے کیا کہا ہے''...... عمران کی بات سن کر جولیا نے پوچھا۔

''اس نے ہمیں کہا ہے کہ ہم سب کو دیوتا کشال نے بھیجا ہے تاکہ ہم سب کو دیوتا کشال پر قربان کر سکیں''...... عمران نے کہا۔

''ان کے دیوتا کو تو میں دیکھ لوں گا۔ وہ ذرا میرے سامنے تو آئے''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ انہیں گولیوں سے بھون ڈالیں تاکہ ہم اپنے مشن کی طرف بڑھ سکے''...... نعمانی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم نے میرے منہ کی بات چھین لی نعمانی۔ عمران ہمیں اب فضول کاموں میں نہیں الجھنا چاہئے بلکہ ہمیں جلد از جلد اپنا مشن مکمل کرنا چاہئے''...... تنویر نے پہلے نعمانی اور پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم نے سنا نہیں جوزف نے کیا کہا ہے۔ ان کے ہتھیاروں میں سریع الاثر زہر لگا ہوا ہے۔ اگر ان کا ہتھیار کسی کو چھو بھی گیا تو فوراً اس کی موت واقع ہو جائے گی''...... صفدر نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر، صفدر کی بات کا کوئی جواب دیتا ایک جنگلی غصے سے بولنے لگا۔

''تم کیسے انسان ہو۔ موت تمہارے سروں پر کھڑی ہے اور تم آپس میں باتیں کر رہے ہو''...... اس جنگلی کی بات صرف عمران کو سمجھ آئی جبکہ باقی ساتھی عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

''ہم اس لئے مطمئن ہیں کہ ہم تو کشال دیوتا کی طرف سے آئے ہوئے ہیں۔ ہم کشال دیوتا کے ساتھ رہنے والے اس کے قریبی اور بااعتماد ساتھی ہیں''...... عمران نے جنگلی کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران کو اپنی زبان میں بات کرتے دیکھ کر تمام جنگلی حیران ہو گئے اور پھر عمران نے جو بات کہی تھی وہ تو اور بھی زیادہ حیران کر دینے والی تھی۔

''تم کشال دیوتا کے ساتھی ہو''...... جنگلی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہم کشال دیوتا کے ساتھی ہیں اور تمہیں بتانے آئے ہیں کہ کشال دیوتا تم سے ناراض ہے''...... عمران نے اس جنگلی سے کہا جو اس سے باتیں کر رہا تھا۔ باقی جنگلیوں میں سے ابھی تک کوئی نہیں بولا تھا۔

''دیوتا ہم سے کیوں ناراض ہو گا۔ تم جھوٹ بول رہے ہو''۔ جنگلی نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''میں اپنی بات سچ کر کے دکھاؤں گا۔ پہلے تم اپنا نام بتاؤ''۔ عمران نے جنگلی سے کہا۔

''میرا نام ٹمبالو ہے اور میں اپنے قبیلے کا چھوٹا سردار ہوں''۔ جنگلی

نے کہا۔

''اگر کشال دیوتا میری گواہی دینے خود یہاں آ جائے تو کیا پھر بھی تم میری بات پر یقین نہیں کرو گے''...... عمران نے ٹمبالو سے کہا۔

''کیا۔ کشال دیوتا خود یہاں آئے گا''...... ٹمبالو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ نہ صرف وہ خود یہاں آئے گا بلکہ تمہیں اور تمہارے قبیلے کو سخت سے سخت سزا بھی دے گا''...... عمران نے کہا تو تمام جنگلی اس کی بات سن کر خوفزدہ ہو گئے۔

''نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ دیوتا یہاں نہیں آ سکتا''۔ ٹمبالو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''اب ہم نے ان کے گھیرے سے باہر نکلنا ہے اور ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہے لیکن اس وقت جب میں اس کی توجہ دوسری طرف کر دوں''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ تم اپنے ساتھیوں سے کیا کہہ رہے ہو''...... ٹمبالو نے کہا۔

''میں اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا ہوں کہ اب ہمیں کشال دیوتا کو آواز دینی چاہئے''...... عمران نے ٹمبالو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہارے بلانے پر دیوتا آ جائے گا''...... ٹمبالو نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

''تم کہو تو میں ابھی کشال دیوتا کو بلا لیتا ہوں لیکن پھر تم میں سے کوئی بھی کشال دیوتا کے غضب سے بچ نہیں سکے گا''...... عمران نے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ تم دیوتا کو بلا لو''...... ٹمبالو نے کہا تو عمران نے اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ کئی جنگلی خوفزدہ نظر آ رہے تھے۔

''ٹھیک ہے۔ میں کشال دیوتا کو بلا رہا ہوں۔ اب نتیجہ تم خود ہی بھگتنا''...... عمران نے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔ پھر اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔

''کشال دیوتا آ رہا ہے۔ سب سجدے میں گر جاؤ''...... عمران نے کہا تو تمام جنگلی بوکھلا گئے اور وہ سب یکدم سجدے میں گر گئے۔ خود ٹمبالو بھی بوکھلا کر سجدے میں گر گیا تھا اور یہی لمحہ تھا کہ عمران کے ساتھیوں نے پلک جھپکنے سے قبل اپنی اپنی جیبوں سے مشین پسٹل نکال لئے۔ ان مشین پسٹلز پر باقاعدہ سائیلنسر فٹ تھے اور پھر منٹوں میں نہیں بلکہ سیکنڈوں میں ان تمام جنگلیوں کے سروں میں سوراخ ہو گئے۔ وہ سجدے کی حالت میں ہی زمین پر گرے اور تڑپنے لگے۔

''چلو۔ آگے بڑھو۔ کہیں ان کے ساتھی یہاں نہ آ جائیں''۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ کچھ دیر بعد وہ اس جگہ سے

بہت دور نکل آئے تھے۔

''عمران صاحب۔ آپ نے ان سے ایسا کیا کہہ دیا کہ وہ سب ہی سجدے میں گر گئے تھے''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا تو عمران نے انہیں ساری بات بتا دی۔ عمران کی بات سن کر وہ سب ہنسنے لگے۔

''تم نے ان کی معصومیت سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ انسانوں کو دیوتا پر قربان کر دیتے ہیں اور پھر ان کا گوشت بھون کر کھا جاتے ہیں۔ کوئی انسان ان کی مرضی کے خلاف کوئی حرکت کر بیٹھے تو یہ زہر میں بجھے ہوئے ہتھیاروں سے اس کا خاتمہ کر دیتے ہیں اور ابھی یہ معصوم ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جو تمہاری باتوں میں آ جائے وہ معصوم ہی ہے نا''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور جو میری باتوں میں نہ آئے وہ چالاک ہے''...... عمران نے کہا۔

''تمہاری باتوں سے کوئی انتہائی شاطر اور عیار انسان ہی بچ سکتا ہے۔ کسی عام انسان کے بس کے بات تو نہیں ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''جولیا۔ میں بہت عرصے سے کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن تم بھی تو

میری باتوں میں نہیں آتیں''...... عمران نے معنی خیز انداز میں کہا تو جولیا سوچنے لگی۔ عمران کی بات سمجھنے میں اسے کچھ دیر لگی۔

''اچھا ہے نا کہ میں تمہاری باتوں میں نہیں آئی ورنہ میرا انجام بھی ان جنگلیوں جیسا ہوتا''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنسنے لگے جبکہ عمران اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

''کوّے تو کوّے اب لالیاں بھی چونچیں مارنے لگی ہیں''۔ عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا تم نے مجھے کوّا کہا ہے''...... تنویر نے یکدم غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے کب تمہیں کوّا کہا ہے۔ میں نے تو ایک محاورہ بولا ہے''...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کوّے کا ذکر کرتے ہوئے تم نے میری طرف دیکھا تھا''۔ تنویر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''شیر بہت ہی طاقتور اور دلیر درندہ ہے۔ میرا پسندیدہ جانور ہے''...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ شیر کا ذکر کہاں سے آ گیا''...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے تنویر کو دیکھتے ہوئے کوّے کا ذکر کیا تو یہ خود کو کوّا سمجھنے لگا۔ اب میں نے اسے دیکھتے ہوئے شیر کا ذکر کیا ہے تو یہ شیر بن گیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ باتوں کے

دوران ان کا سفر جاری تھا۔

''تم سے تو کوئی بات کرنا خود کو ذلیل کرنے کے برابر ہے''۔ تنویر نے زچ ہو کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات ہوتی عمران کی جیب سے سیٹی کی آواز ابھری تو عمران یکدم چونک گیا اور اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی چھا گئی۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جب اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو ایک عجیب سی ساخت کا چھوٹا سا آلہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ عمران نے اس آلے کو غور سے دیکھا اور پھر اس نے اپنا بیگ کھولا اور بیگ میں سے چند آلات نکال لئے۔ پھر وہ یہ آلات زمین پر رکھ کر انہیں غور سے دیکھنے لگا۔ وہ مختلف جگہوں کو چیک کرتا رہا۔ اس کام میں اس نے کافی دیر لگا دی۔ اس دوران اس کے ساتھی خاموش ہی رہے۔ اس کے ساتھی سمجھ گئے تھے کہ وہ مشن کے آخری حصے کی تکمیل کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ کافی دیر بعد عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''تمہارا پردہ نشین باس میری کال کے انتظار میں ہو گا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے اپنا سیٹلائٹ موبائل فون نکال لیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ نمبر پریس کرتا سیٹلائٹ موبائل فون کی بیل بجنے لگی۔

''تم نے مشن مکمل کر لیا ہے اب تم تمام ساتھیوں کو واپس بھیج دو۔ کل کسی وقت پاکیشیا سے یورینیم پلس کے ماہرین اور چند خاص

افراد تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ تم ان افراد کو لوکیشن دکھا دینا باقی وہ جانیں اور ان کا کام۔ تم بھی واپس آ جانا''...... عمران نے جیسے ہی اوکے کا بٹن پریس کیا ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی اور پھر ایکسٹو نے اس کی بات سنے بغیر ہی سلسلہ منقطع کر دیا۔ عمران نے آلات کے ذریعے زمین کی چیکنگ کے دوران ہی اپنے ساتھیوں سے نظر بچا کر بلیک زیرو کو اوکے کا کاشن بھیج دیا تھا اور اس کے نتیجے میں بلیک زیرو نے یہ کال کی تھی۔

''تمہارا نقاب پوش واقعی کوئی جادوگر ہے۔ ابھی مشن مکمل ہوئے ایک منٹ بھی نہیں گزرا اور اسے پتہ بھی چل گیا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سیکرٹ سروس کے تمام ممبران دل ہی دل میں ایکسٹو کی کارکردگی پر حیران ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

''وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ تمہاری طرح آوارہ گرد نہیں''...... تنویر نے فخریہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ برازیلی حکومت کو اپنے ماہرین کے آنے کی اطلاع دیں گے''...... اس سے پہلے کہ عمران تنویر کی بات کا جواب دیتا صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میں تو یہ اطلاع نہیں دوں گا البتہ ہماری گورنمنٹ کو باضابطہ اطلاع دینی ہو گی''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب کیا پروگرام ہے۔ کیا ہم نے واپس جانا ہے''...... نعمانی نے عمران سے پوچھا۔

''جی جناب۔ اب ہم نے واپسی کا سفر کرنا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر ان کی واپسی کا سفر شروع ہو گیا۔ بلیک وے کی جنگل والی عمارت تک پہنچتے پہنچتے انہیں رات ہو گئی تھی۔ وہاں وہ مخصوص ویگنیں ابھی تک ویسے ہی موجود تھیں جن پر وہ آئے تھے۔ ان ویگنوں میں بیٹھ کر وہ واپس برازیل کے دارالحکومت پہنچ گئے۔ نصف رات گزر چکی تھی اور ان پر کسی کام کا دباؤ بھی نہیں تھا اس لئے ہوٹل کے کمروں میں پہنچتے ہی وہ گہری نیند سو گئے۔

اگلی صبح وہ ناشتے سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ عمران کو ماہرین کے آنے کی اطلاع ملی۔ وہ انہیں رسیو کرنے ایئر پورٹ پر چلا گیا اور عمران کے ساتھی ایک ہی کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک انہیں تیز بو کے پھیلنے کا احساس ہوا۔ ان سب نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن ان کے ذہنوں پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

بظاہر یہ وڈ ماسٹر کمپنی کا آفس تھا جو برازیل سے دنیا بھر کو لکڑی سپلائی کرتا تھا لیکن درحقیقت یہ برازیل میں بلیک وے کا ہیڈکوارٹر تھا۔ بلیک وے کے نئے بلیک چیف نے فوراً ہی برازیل میں نیا سیٹ اپ تیار کر لیا تھا اور بلیک چیف اب اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی اور وہ اس فائل کو کئی بار پڑھ چکا تھا۔ یہ فائل پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق تھی اور اس میں زیادہ تذکرہ علی عمران کا تھا جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا باقاعدہ ممبر نہیں تھا بلکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرتا تھا۔

اس فائل میں اس کی تصویر بھی تھی اور اس کے کارناموں سے یہ فائل بھری ہوئی تھی جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے باقی ارکان کا اس میں سرسری طور پر ذکر کیا گیا تھا اور ان کے متعلق کوئی تفصیل بھی

درج نہیں تھی۔ عمران کا جس انداز میں ذکر کیا گیا تھا بلیک چیف کو عمران کوئی مافوق الفطرت مخلوق لگ رہی تھی۔

''یہ فائل قیاس آرائیوں پر مشتمل ہے۔ ایک بار اس عمران کا مجھ سے سامنا ہو جائے پھر میں دیکھوں گا کہ یہ مجھ سے کیسے بچتا ہے''...... بلیک چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے فائل بند کر دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اٹھ کر اپنی پشت پر موجود الماری میں سے شراب کی ایک بوتل نکالی اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز پر رکھا ہوا گلاس شراب سے لبالب بھر لیا اور شراب سپ کرنے لگا۔ اس نے برازیل پہنچتے ہی ایئر پورٹ اور تمام بڑے ہوٹلوں پر اپنے آدمی پھیلا دیئے تھے۔ اس نے پرائم منسٹر آفس سے پاکیشائی ماہرین کی آمد کا پتہ کرایا تو اسے اطلاع ملی کہ ابھی تک پاکیشائی ماہرین کی ٹیم برازیل نہیں پہنچی جس کا مطلب تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ابھی تک یورینیم پلس کے ذخائر تک نہیں پہنچی تھی۔ اس اطلاع سے اسے بہت تسلی ہوئی تھی اور اسے یقین تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ابھی تک برازیل میں ہی ہے۔ اب وہ کسی طرف سے بھی ان کی آمد کی اطلاع کا منتظر تھا اور اس کا یہ انتظار کافی طویل ہو گیا تھا۔ اسی انتظار کی کوفت سے بچنے کے لئے اس نے شراب کی بوتل نکال لی تھی اور شراب پینے لگا تھا۔

ابھی اس نے شراب کا آدھا گلاس ہی پیا تھا کہ میز پر رکھے مختلف رنگوں کے فونز میں سے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو

بلیک چیف نے شراب کا گلاس میز پر رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... بلیک چیف نے رسیور اٹھا کر کان سے لگا کر غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

''بلیک چیف۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ مل گیا ہے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو وہ اچھل پڑا۔ یہ اطلاع دینے والا بلیک ایجنٹ نمبر ون تھا۔ اس نے بلیک چیف بنتے ہی بلیک وے کے چار بہترین آدمیوں کا انتخاب کیا تھا اور انہیں بلیک ایجنٹ نمبر ون سے نمبر فور تک کے درجے دیئے تھے اور پھر وہ انہیں اپنے ساتھ برازیل لے آیا تھا۔ اس نے بلیک وے کے تمام آدمیوں کو ہدایت بھی کر دی تھی کہ ان چار آدمیوں کو ناموں کی بجائے بلیک ایجنٹ نمبر ون، ٹو، تھری اور فور سے پکارا جائے۔ اس نے ان چاروں کو کافی وسیع اختیارات بھی دے دیئے تھے۔

''کہاں ہے پاکیشائی ایجنٹ۔ ان کا سراغ کیسے ملا''...... بلیک چیف نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

''چیف۔ پاکیشائی ایجنٹ ہمارا پہلا سیٹ اپ ختم کرنے کے بعد بہت مطمئن تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ہمارا مکمل خاتمہ ہو گیا ہے اس لئے انہوں نے بڑے مطمئن انداز میں ہماری تنظیم کی گاڑیوں میں سفر کیا۔ وہ رات سی روز ہوٹل میں پہنچے ہیں اور ابھی تک وہیں ٹھہرے ہوئے ہیں''...... بلیک ایجنٹ نمبر ون نے تفصیل سے بات

کرتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ پھر تم نے اس سلسلے میں کیا کارروائی کی ہے''...... بلیک چیف نے پوچھا۔

''چیف۔ میں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے۔ اب آپ حکم دیں کہ انہیں وہیں ہوٹل میں ہی گولیاں مار دی جائیں یا ہیڈکوارٹر لایا جائے''...... بلیک ایجنٹ نمبر ون نے کہا۔

''میں اس عمران سے دو دو ہاتھ کرنا چاہتا ہوں اس لئے تم ان سب کو ہیڈکوارٹر لے آؤ''...... بلیک چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا۔ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ اس کے قابو میں آ گئے تھے۔ وہ پیشہ ور قاتل تھا اور اب تک سینکڑوں قتل کر چکا تھا۔ شروع میں تو وہ اپنے شکار کو سیدھے طریقے سے قتل کرتا تھا پھر وہ آہستہ آہستہ اذیت پسند ہو گیا۔ وہ اپنے شکار کو مختلف اذیتیں دے کر لطف اندوز ہوتا تھا۔ اب اگر اس کے ہاتھوں کوئی آسانی سے مارا جاتا تو اسے بہت کوفت ہوتی تھی۔ انسان کو تڑپا تڑپا کر مارنا اس کی فطرت بن چکی تھی اور اسی فطرت کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی تڑپا تڑپا کر ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ خاص طور پر وہ عمران کو ایسی اذیتیں دینا چاہتا تھا کہ اس کی روح بھی تڑپتی رہ جائے۔

فائل میں عمران کا بہت ذکر تھا اور بتایا گیا تھا کہ اس فیلڈ میں عمران کا نام بہت بلند ہے۔ جتنا اس کا نام بلند تھا وہ اتنی ہی اسے

اذیت دینا چاہتا تھا۔ وہ عمران کے لئے اذیت کے نئے نئے طریقے سوچنے لگا اور انہی سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

''یس۔ کم ان''...... بلیک چیف نے بلند آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور بلیک ایجنٹ نمبر ون اندر آ گیا۔ اندر آ کر اس نے بلیک چیف کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں کو لے آئے ہو''...... بلیک چیف نے غراتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''یس چیف۔ پاکیشیائی ایجنٹ اس وقت ٹارچنگ روم میں ہیں''...... بلیک ایجنٹ نمبر ون نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بلیک چیف اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''آؤ میرے ساتھ''...... بلیک چیف نے کہا اور پھر وہ دونوں ٹارچنگ روم میں پہنچ گئے۔ بلیک چیف نے دیکھا کہ ٹارچنگ روم میں چار مرد اور ایک عورت کرسیوں پر راڈ کی مدد سے جکڑے ہوئے تھے۔ ایک مرد افریقی تھا جبکہ تین ایشیائی تھے۔ عورت سوئس نژاد لگ رہی تھی۔

''فائل میں تو لکھا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی جو ٹیم برازیل آئی ہے اس میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل ہیں جبکہ یہ چار مرد ہیں۔ پانچواں مرد کہاں غائب ہو گیا اور غائب ہونے والا ہی مجھے عمران لگ رہا ہے کیونکہ اس کی تصویر فائل میں لگی ہوئی ہے اور اس

تصویر کے مطابق وہ ان میں نہیں ہے''...... بلیک چیف نے غور سے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ کمرے میں یہی افراد تھے۔ پانچواں شاید کہیں گیا ہوا تھا''...... بلیک ایجنٹ نمبر ون نے کہا۔

''نانسنس۔ وہی پانچواں ان کا لیڈر ہے اور وہی سب سے زیادہ اہم ہے''...... بلیک چیف نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ ہمارے آدمی ہوٹل میں موجود ہیں۔ میں انہیں خبر کر دیتا ہوں۔ جیسے ہی وہ پانچواں آدمی وہاں آئے گا ہمارے آدمی اسے بھی قابو کر لیں گے''...... بلیک ایجنٹ نمبر ون نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جلدی کال کرو اپنے آدمیوں کو۔ اگر ان کا لیڈر علی عمران ہاتھ سے نکل گیا تو میں تمہیں گولی مار دوں گا''...... بلیک چیف نے بدستور غراتے ہوئے کہا تو بلیک ایجنٹ نمبر ون جلدی سے فون کی طرف بڑھا جو کمرے کے ایک کونے میں میز پر رکھا ہوا تھا۔ اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کئے اور پھر اپنے ساتھی کو ہدایات دینے لگا۔ ہدایات دینے کے بعد اس نے رسیور واپس کریڈل پر رکھا اور واپس بلیک چیف کے قریب آ گیا۔

''انہیں ہوش میں لے آؤ اور ان سے پوچھو کہ ان کا لیڈر علی عمران کہاں ہے''...... بلیک چیف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو بلیک ایجنٹ نمبر ون تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس

نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک سرنج نکال لی جس میں سرخ رنگ کا محلول نظر آ رہا تھا۔ واپس آ کر اس نے باری باری سب کو انجکشن لگا دیئے۔ انجکشن لگنے کے چند منٹوں بعد ان پانچوں کو ہوش آ گیا۔

''میں نے تو سنا تھا کہ تم کوئی مافوق الفطرت مخلوق ہو۔ لیکن تم تو حقیر چوہوں کی مانند بے بس ہو کر ہماری قید میں آ گئے''...... بلیک چیف نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تم کون ہو اور تم نے ہمیں اس طرح کیوں جکڑا ہوا ہے''۔ چار مردوں میں سے ایک نے کہا۔ وہ چاروں صفدر، تنویر، نعمانی اور جوزف تھے جبکہ پانچویں جولیا تھی۔ بلیک چیف سے یہ سوال صفدر نے کیا تھا۔

''میں بلیک وے کا چیف ہوں۔ بلیک چیف''...... بلیک چیف نے فخریہ لہجے میں کہا۔

''بلیک وے کا بلیک چیف''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''اس میں اتنا حیران ہونے والی کون سی بات ہے''...... بلیک چیف نے کہا۔

''بلیک چیف تو اپنے ہی ایک ساتھی کے ہاتھوں مارا گیا تھا اور اس کے باقی افراد کا ہم نے خاتمہ کر دیا تھا''...... اس مرتبہ تنویر نے

بلیک چیف سے مخاطب ہو کر کہا تو بلیک چیف نے قہقہہ لگایا۔

''بلیک وے کوئی معمولی تنظیم نہیں ہے۔ تم نے دو چار عام سے افراد کو مار کر یہ سمجھ لیا کہ تم نے بلیک وے کا خاتمہ کر دیا ہے۔ بلیک وے نے آکٹوپس کی طرح اپنی شاخیں پھیلائی ہوئی ہیں۔ یہ پوری دنیا پر چھائی ہوئی ہے۔ اس کا خاتمہ ناممکن ہے''...... بلیک چیف نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''جب تنظیم کا چیف مارا گیا تو تنظیم خودبخود ختم ہو گئی''...... نعمانی نے کہا۔

''بلیک چیف کو تو بڑے بڑے ایجنٹ ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ تم جیسے کیڑے مکوڑے کیا ماریں گے''...... بلیک چیف نے غرور بھرے لہجے میں کہا۔

''اب تم کیا چاہتے ہو''...... صفدر نے بلیک چیف سے پوچھا۔

''تمہارا ساتھی علی عمران کہاں ہے۔ مجھے اس کا پتہ چاہئے''۔ بلیک چیف نے کہا۔

''وہ تو پاکیشیا واپس چلا گیا ہے''...... صفدر نے کہا تو بلیک چیف چونک پڑا۔

''وہ پاکیشیا چلا گیا ہے۔ لیکن کیوں''...... بلیک چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمارا مشن مکمل ہو گیا تھا اس لئے عمران فوراً واپس چلا گیا اور ہم برازیل کی سیر کے لئے رک گئے تھے''...... صفدر نے کہا۔

''کیا تمہیں یورینیم پلس کے ذخائر مل گئے ہیں''...... بلیک چیف نے بدستور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمارا مشن یورینیم پلس کے ذخائر کی تلاش نہیں تھا۔ ہمارا مشن تو برازیل کے پرائم منسٹر کی حکومت بچانا اور بلیک وے کا خاتمہ تھا۔ ہم نے یہ دونوں مشن مکمل کر لئے ہیں۔ اب معلوم نہیں کہ تم کہاں سے ٹپک پڑے ہو اور ساتھ ہی یورینیم پلس کے ذخائر کا بھی ذکر کر رہے ہو جبکہ ہم سے تو اس سلسلے میں کسی نے کوئی بات نہیں کی''۔ صفدر نے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک چیف غور سے اسے دیکھنے لگا۔

''بلیک ایجنٹ نمبر ون''...... بلیک چیف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... بلیک ایجنٹ نمبر ون نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم ان کا اطمینان دیکھ رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ کافی سخت جان ہیں اس لئے یہ آسانی سے زبان نہیں کھولیں گے۔ کیا تم ان کی زبان کھلوا سکتے ہو''...... بلیک چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میں تو پتھروں کو بھی بولنے پر مجبور کر دیتا ہوں۔ یہ تو پھر انسان ہیں''...... بلیک ایجنٹ نمبر ون نے کہا اور پھر وہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ الماری کھول کر اس نے ایک لمبا سا خنجر نکالا اور واپس آ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سفاکانہ مسکراہٹ تھی۔

''بلیک ایجنٹ نمبر ون۔ یہ خنجر مجھے دو۔ انسانوں کو اذیتیں دے دے کر ہلاک کرنا تو میرا مشغلہ ہے اور اگر میرے سامنے کوئی خاص انسان آ جائے تو اسے اذیتیں دینے کا لطف اور بڑھ جاتا ہے۔ یہ لوگ بھی خاص ہیں۔ پوری دنیا میں ان کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ جب میرے کان ان کی کربناک چیخیں سنیں گے تو پھر مجھے مزہ آ جائے گا''...... بلیک چیف نے سفاکانہ لہجے میں کہا تو بلیک ایجنٹ نمبر ون نے خنجر بلیک چیف کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر، تنویر، نعمانی اور جوزف کو غور سے دیکھنے کے بعد اس کی نظریں جولیا پر ٹک سی گئیں۔ اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

''بلیک ایجنٹ نمبر ون''...... بلیک چیف نے جولیا سے نظریں ہٹائے بغیر اپنے ساتھی کو پکارا۔

''یس چیف''...... بلیک ایجنٹ نمبر ون نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں معلوم ہے مجھے خوبصورت عورتوں کے چہرے اچھے نہیں لگتے۔ میں خوبصورت چہروں پر تیزاب ڈال کر انہیں کریہہ الصورت بنا دیتا ہوں''...... بلیک چیف نے کہا۔

''چیف۔ الماری میں تیزاب کی بوتل موجود ہے۔ میں ابھی نکال کر آپ کو دیتا ہوں''...... بلیک ایجنٹ نمبر ون نے کہا اور پھر وہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری سے بوتل نکالی اور بلیک چیف کے حوالے کر دی۔ بلیک چیف چہرے پر سفاکانہ مسکراہٹ سجائے جولیا کی طرف بڑھنے لگا۔

پاکیشیا سے ماہرین کی جو ٹیم آئی تھی اس میں سنٹرل انٹیلی جنس کے آدمی بھی شامل تھے۔ برازیلی حکومت نے بھی اپنا ایک آدمی اس ٹیم کے ہمراہ کر دیا تھا۔ ماہرین کی ٹیم جنگلات کی طرف روانہ ہوئی تو عمران پرائم منسٹر سیکریٹریٹ گیا۔ وہاں اس نے برازیلی پرائم منسٹر سے ملاقات کی اور پھر واپس ہوٹل کی طرف روانہ ہوا۔ اس کی کار مناسب رفتار سے برازیل کے دارالحکومت کی سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔ یہ کار ہوٹل سی روز کی ملکیت تھی اور ہوٹل انتظامیہ نے اس کار کے اخراجات بھی بل میں شامل کر لئے تھے۔ کار ڈرائیونگ کے دوران ہی اس نے نیلے رنگ کی کار کو نوٹ کر لیا تھا جو اس کے تعاقب میں تھی۔ تعاقب کو کنفرم کرنے کے لئے عمران دو تین سڑکوں پر مڑ گیا۔ سڑکوں پر ٹریفک کا رش بہت تھا اور نیلے رنگ کی کار کافی فاصلے پر تھی۔ آٹھ دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد عمران کو یقین ہو

گیا کہ اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔

''یہ تعاقب کرنے والا کون ہو سکتا ہے''...... عمران نے دل میں سوچا اور پھر اس نے کار کا رخ ایک ایسی سڑک پر موڑ دیا جو ایک جنگل تک جاتی تھی۔ کچھ دیر کی ڈرائیونگ کے بعد آبادی ختم ہو گئی اور سڑک پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر رہ گئی۔ مزید چند منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد نظر آنے والی اکا دکا گاڑیاں بھی دکھائی دینا بند ہو گئیں جبکہ نیلے رنگ کی کار کافی فاصلے پر اس کے پیچھے آ رہی تھی۔ عمران نے اپنی کار روک لی اور اس کا بونٹ اٹھا لیا اور انجن پر جھک گیا۔ اس کے تعاقب میں آنے والی کار چند لمحوں بعد اس کے قریب آ کر رک گئی۔

''کیا ہوا جناب۔ آپ کو کسی قسم کی مدد کی ضرورت تو نہیں ہے''...... اس کار کے ڈرائیور نے عمران سے پوچھا تو عمران نے سر اٹھا کر اس کار کی طرف دیکھا۔ کار میں صرف ایک ہی آدمی موجود تھا جو کہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

''میری کار میں نجانے کیا خرابی ہو گئی ہے''...... عمران نے انتہائی مہذب لہجے میں کہا اور اس کار کے قریب پہنچ گیا۔ اس کار میں بیٹھا ہوا آدمی کار سے باہر نکل آیا۔

''میں دیکھتا ہوں آپ کی کار''...... اس آدمی نے کہا اور ایک قدم کار کی طرف بڑھا دیا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس کا ہاتھ اپنی جیب میں گیا۔ اس کا ہاتھ ابھی آدھا ہی جیب میں گیا تھا کہ

عمران اس سے زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس آدمی کی کنپٹی پر ایک پٹاخہ سا پھوٹا اور وہ لہرا کر سڑک پر گر گیا۔ عمران نے اس کی نبض چیک کی۔ اس کے اندازے کے مطابق اب اس آدمی کو آدھ گھنٹہ بعد ہوش آنا تھا۔ عمران نے اس کا ہاتھ اس کی جیب سے باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ عمران نے اس شخص کو اٹھایا اور اپنی کار کی پچھلی سیٹ پر ڈال دیا۔ پھر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور کار آگے بڑھا دی۔

چند لمحوں بعد اس کی کار ایک جنگل کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے کار سڑک کے کنارے روکی اور اس آدمی کو گھسیٹ کر درختوں کے پیچھے آ گیا۔ پھر عمران نے اس آدمی کی ٹائی کھولی اور اس کے ہاتھ پشت پر باندھ دیئے۔ اس کے بعد عمران نے اس آدمی کی تلاشی لی تو اس کی جیب سے ایک تیز دھار خنجر برآمد ہوا۔ عمران نے اس آدمی کا ناک اور منہ دبا دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم کو جھٹکا لگا تو عمران نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا اور اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا۔ جلد ہی اس آدمی کو ہوش آ گیا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم کوئی ڈاکو ہو''...... اس آدمی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''اداکاری نہیں کرنی۔ تم نے صرف اپنے بارے میں بتانا ہے۔ تم کون ہو اور میرا پیچھا کیوں کر رہے تھے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں تمہارا تعاقب نہیں کر رہا تھا''۔ اس آدمی نے کہا۔

''یہ خنجر تمہارا ہے نا''...... عمران نے خنجر اس کی نظروں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مگر''...... اس آدمی نے اتنا ہی کہا تھا کہ اس کی ایک چیخ بلند ہوئی کیونکہ عمران نے اس کا ایک کان اڑا دیا تھا۔

''اگر تم جلدی نہ بولے تو تمہارا جسم سینکڑوں ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے گا اور یقین کرو موت تمہیں پھر بھی نہیں آئے گی کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم کافی سخت جان ہو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم یقین کرو۔ میں تمہارا تعاقب نہیں کر رہا تھا''...... اس آدمی نے کہا ہی تھا کہ اس کی ایک کربناک چیخ بلند ہوئی۔ عمران نے خنجر کا پھل اس کی ایک آنکھ میں اتار دیا تھا اور اس کی آنکھ کا ڈھیلا نکل کر زمین پر جا گرا تھا۔ وہ شخص تکلیف کی شدت سے تڑپنے لگا۔

''بولو۔ تم کون ہو اور میرا پیچھا کیوں کر رہے تھے''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں بلیک وے کا بلیک ایجنٹ نمبر ٹو ہوں۔ بلیک چیف کے حکم پر میں تمہاری تلاش میں تھا۔ تم مجھے پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں نظر آ گئے۔ اب میں موقع پا کر تمہیں اغوا کرنا چاہتا تھا تاکہ تمہیں ہیڈکوارٹر لے جا سکوں جہاں تمہارے دوسرے ساتھیوں کو بلیک

ایجنٹ نمبر ون نے بھیجا ہوا ہے''...... اس شخص نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بلیک چیف تو مارا گیا ہے۔ پھر یہ کون سا بلیک چیف ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''یہ سابق بلیک چیف کا جڑواں بھائی ہے اور اب تنظیم نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ جو بھی بلیک وے کا چیف بنے گا اسے بلیک چیف ہی کہا جائے گا''...... بلیک ایجنٹ نمبر ٹو نے کہا۔

''میرے ساتھی تمہارے ہیڈکوارٹر تک کیسے پہنچ گئے''...... عمران نے پوچھا۔

''برازیل میں بلیک وے کا سیٹ اپ ختم کر کے تم لوگ مطمئن ہو گئے تھے کہ تم نے تنظیم کا خاتمہ کر دیا ہے اس لئے شاید تم نے ہماری تنظیم کی گاڑیاں استعمال کیں۔ ان گاڑیوں کی وجہ سے بلیک ایجنٹ نمبر ون نے سی روز ہوٹل میں تمہارے ساتھیوں کو اغوا کر لیا لیکن تم وہاں نہیں تھے اس لئے بلیک ایجنٹ نمبر ون نے کچھ آدمی ہوٹل سی روز بھیج دیئے اور مجھے بھی کہہ دیا کہ اگر عمران پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں آئے تو میں تمہیں اغوا کر لوں کیونکہ تمہارے سیکرٹریٹ میں آنے کے بہت زیادہ امکانات تھے''...... بلیک ایجنٹ نمبر ٹو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اب یہاں برازیل میں بلیک وے کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''وڈ ماسٹر کمپنی کی بہت بڑی بلڈنگ ہے۔ وہی بلیک وے کا ہیڈکوارٹر ہے''...... بلیک ایجنٹ نمبر ون نے کہا تو عمران نے خنجر سے اس کی شہ رگ کاٹ دی اور وہ مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگا۔ عمران نے اسے تڑپتا ہوا چھوڑا اور کار میں سوار ہو کر واپس شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ اب اس کی کار تیز رفتاری سے شہر کی طرف دوڑ رہی تھی اس لئے وہ جلد ہی شہر پہنچ گیا۔ اس نے ایک مارکیٹ سے میک اپ سامان کا خریدا اور پھر ایک سنسان روڈ پر اس نے کار میں بیٹھے بیٹھے میک اپ کر لیا۔ اب وہ بلیک ایجنٹ نمبر ٹو کے روپ میں تھا۔ عمران نے میک اپ کرنے کے بعد کار ایک مرتبہ پھر آگے بڑھا دی اور وڈ ماسٹر بلڈنگ پہنچ گیا۔ بلڈنگ کے بڑے گیٹ پر تین پہرے دار موجود تھے۔ عمران نے کار گیٹ کے قریب روک دی۔

''گیٹ کھولو''...... عمران نے پہرے داروں سے بلیک ایجنٹ نمبر ٹو کی آواز میں کہا تو پہرے داروں نے اسے ادب سے سلام کیا اور گیٹ کھول دیا۔ عمران کار اندر لے آیا۔ اس نے کار کمپاؤنڈ میں روکی اور کار سے نیچے اتر آیا۔ کچھ دیر بعد وہ عمارت کی راہداری میں آگے بڑھ رہا تھا کہ ایک مسلح آدمی ایک کمرے سے باہر نکل کر راہداری میں آ گیا۔ اس نے راہداری میں بلیک ایجنٹ نمبر ٹو کو دیکھا تو وہ اس کے قریب آ گیا اور اس نے ادب سے سلام کیا۔

''بلیک چیف کہاں ہے''...... عمران نے اس مسلح آدمی سے پوچھا۔

''بلیک چیف ٹارچنگ روم میں دشمنوں کو اذیتیں دے رہا ہے''۔ مسلح آدمی نے راہداری میں موجود آخری کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ ٹارچنگ روم ہے۔ عمران اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس دوران اس نے چند اور مسلح افراد کو بھی دیکھا۔ کمرے کے دروازے پر پہنچ کر اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھل گیا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ عمران نے دیکھا کہ بلیک چیف کے ہاتھ میں تیزاب کی ایک بوتل تھی اور وہ جولیا کی طرف بڑھ رہا تھا لیکن عمران کے کمرے میں داخل ہونے کی وجہ سے وہ رک گیا تھا۔

''تم بغیر اجازت اندر داخل کیوں ہوئے ہو''...... بلیک چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے''۔ عمران نے بلیک ایجنٹ نمبر ٹو کی آواز میں کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ تم کس انداز میں بات کر رہے ہو''...... بلیک چیف نے حیرت کی شدت سے کہا اور اس کے ساتھ ہی بلیک ایجنٹ نمبر ون نے جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن ابھی اس کا ہاتھ جیب سے باہر نہیں آیا تھا کہ ایک فائر ہوا۔ بلیک ایجنٹ نمبر ون کے منہ سے چیخ بلند ہوئی اور وہ دل پر ہاتھ رکھ کر فرش پر گرا اور تڑپنے لگا۔ عمران نے دوسرا فائر کیا اور بلیک چیف کے ہاتھ میں موجود تیزاب کی بوتل دھماکے سے پھٹ گئی۔ بلیک چیف اچھل کر

ایک دو قدم پیچھے ہٹا لیکن پھر بھی تیزاب کے چند چھینٹے اس کے پیر پر آ گرے۔ اس کا پیر جل گیا لیکن اس نے وہ تکلیف برداشت کی اور اس کے منہ سے سسکی تک نہ نکلی۔

"چیف۔ میرا نشانہ دیکھ لیا ہے۔ اب بالکل ساکت رہنا۔ معمولی سی حرکت بھی تمہاری جان لے سکتی ہے"...... عمران نے بدستور بلیک ایجنٹ نمبر ٹو کی آواز میں کہا۔

"آخر تم چاہتے کیا ہو"...... بلیک چیف نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں مار کر الزام میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ان ایجنٹوں پر لگا دوں گا اور خود بلیک وے کا چیف بن جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"تم بلیک ایجنٹ نمبر ٹو نہیں ہو۔ سچ سچ بتاؤ کہ تم کون ہو"۔ بلیک چیف نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بلیک چیف۔ میں نے بلیک وے کا بہت نام سنا تھا لیکن بلیک وے کی کارکردگی دیکھ کر مجھے بہت مایوسی ہوئی ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ اب تک یہ تنظیم چلتی کیسے رہی ہے"...... اس مرتبہ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا تو اس ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس کے ساتھیوں کو شک تو پہلے ہی تھا لیکن اب ان کے چہرے مسرت سے کھل اٹھے تھے۔ کرسیوں کے پائے میں لگے ہوئے بٹنوں تک ان کے پاؤں پہنچے ہوئے تھے۔ اگر عمران مزید

کچھ دیر سے کمرے داخل ہوتا تو انہوں نے حرکت میں آ جانا تھا۔ عمران بلیک ایجنٹ نمبر ٹو کے میک اپ میں کمرے میں داخل ہوا اور پھر اس نے بلیک ایجنٹ نمبر ون کو گولی مار دی اور بلیک چیف سے باتیں کرنے لگا تو عمران کے ساتھی اس کی گفتگو کا انجام دیکھ کر حرکت میں آنا چاہتے لیکن اب عمران کی آواز سن کر وہ مطمئن ہو گئے تھے۔

"ہونہہ۔ تو تم واقعی بلیک ایجنٹ نمبر ٹو نہیں ہو۔ تم غالباً ان کے ساتھی عمران ہو"...... بلیک چیف نے کہا۔

"غالباً نہیں یقیناً کہو بلیک چیف۔ میں تمہاری موت علی عمران ہوں"...... عمران نے کہا۔ ابھی اس کے الفاظ مکمل ہی نہیں ہوئے تھے کہ ایک بجلی سی کوندی۔ بلیک چیف اچھلا اور پلک جھپکنے سے قبل عمران سے آ ٹکرایا۔ اس ٹکر کے نتیجے میں دونوں زمین پر گر گئے اور عمران کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔ دونوں نے اٹھنے میں ایک لمحے کی تاخیر بھی نہیں کی۔ اس وقت صفدر، نعمانی، تنویر اور جولیا نے بھی کرسیوں کے پائیوں میں لگے ہوئے راڈز کے بٹن پریس کر کے خود کو آزاد کرا لیا تھا۔ بلیک چیف اور عمران اب آمنے سامنے تھے۔ تنویر اور نعمانی نے بلیک چیف کی طرف بڑھنا چاہا۔

"کوئی مداخلت نہیں کرے گا"...... عمران نے کہا تو ان کے اٹھتے ہوئے قدم رک گئے۔

"صفدر۔ تم دروازے پر چلے جاؤ تاکہ بلیک چیف فرار نہ ہو

سکے“...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بلیک چیف اور فرار۔ دو متضاد باتیں ہیں مسٹر عمران۔ بلیک چیف تم سب کی موت کا نام ہے“...... بلیک چیف نے غراتے ہوئے کہا جبکہ صفدر، عمران کی ہدایت پر دروازے کے قریب چلا گیا تھا۔ بلیک چیف نے پھر ایک اور حملہ کرنے میں پہل کی۔ اس کی ایک ٹانگ نیم دائرے کی صورت میں حرکت میں آئی۔ جس تیزی سے بلیک چیف کی ٹانگ حرکت میں آئی تھی اس سے زیادہ تیزی سے عمران کے ہاتھ حرکت میں آئے۔ اس نے بلیک چیف کی گھومتی ہوئی ٹانگ پکڑ لی اور اسے زور دار جھٹکا دیا۔ جھٹکا دینے کے بعد عمران نے خود کو چھت کی طرف اچھالا جبکہ بلیک چیف فرش پر آ گرا۔ ابھی وہ فرش پر پوری طرح گرا بھی نہیں تھا کہ عمران کے دونوں پاؤں اس کے سینے پر پڑے اور بلیک چیف کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس نے دو تین کروٹیں بھی بدل لیں اور پھر وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن جیسے ہی وہ کھڑا ہوا عمران کی ٹانگ نیم دائرے کی صورت میں حرکت میں آ کر اس کی کنپٹی پر پڑی اور وہ اچھل کر دیوار سے جا ٹکرایا۔ بلیک چیف کا سر دیوار سے ٹکرایا تو اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے جھلملانے لگے۔

عمران چاہتا تو فوراً اس پر وار کر سکتا تھا لیکن عمران نے اسے سنبھلنے کا موقع دیا۔ کمرہ چونکہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہاں کی آواز باہر نہیں جا سکتی اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ بلیک

چیف کی اجازت کے بغیر کوئی اس کمرے میں آ بھی نہیں سکتا اس لئے اسے کسی بھی قسم کی مداخلت کا کوئی اندیشہ نہیں تھا۔

”بلیک چیف۔ تمہاری آنکھوں میں تو ابھی سے اندھیرا چھا گیا“...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ عمران کی بات سن کر بلیک چیف ایک بار پھر ہوا میں اچھلا۔ عمران نے اسے ہوا میں اچھلتے دیکھ کر اپنی جگہ چھوڑ دی لیکن بلیک چیف اس کی طرف نہیں آیا۔ اس نے ہوا میں ہی اپنا رخ بدلا اور وہ جولیا کی پشت پر پہنچ گیا کیونکہ وہ سبھی عمران کی طرف متوجہ تھے اس لئے بلیک چیف نے فائدہ اٹھایا۔ بلیک چیف کا ایک بازو جولیا کی گردن پر اور دوسرا بازو اس کی پشت سے چپک گیا۔ اس نے فوراً ہی جولیا کی گردن پر دباؤ ڈال دیا۔

”اب بس کرو عمران۔ ٹارچنگ روم کا دروازہ کھول دو اور میرے آدمیوں کو اندر بلاؤ ورنہ میں تمہاری اس ساتھی کی گردن توڑ دوں گا“...... بلیک چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

”میں تو تمہیں ایک بہادر آدمی سمجھا تھا بلیک چیف۔ لیکن تم تو انتہائی گھٹیا انسان نکلے“...... عمران نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

”محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے“...... بلیک چیف نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے جولیا کی طرف دیکھا اور پھر اس کے قدم دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ابھی اس نے دو ہی قدم اٹھائے تھے کہ بلیک چیف کی کراہ سنائی دی۔

بلیک چیف کی توجہ ایک لمحے کے لئے عمران کی طرف ہوئی تھی اور اسی ایک لمحے کا فائدہ جولیا نے اٹھا لیا تھا۔ اس نے اپنے سر کی ٹکر بلیک چیف کی ناک پر ماری تھی۔ یہ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ اس کی ناک سے خون بہہ نکلا۔ جولیا پر اس کی گرفت کچھ ڈھیلی ہوئی تو جولیا نے اس کی پسلیوں میں اپنی کہنی مار دی۔ بلیک چیف کی گرفت مزید کمزور ہوگئی تو جولیا مچھلی کی طرح تڑپی اور اس کی گرفت سے آزاد ہوگئی۔ اس کے ساتھ ہی جولیا نے کراٹے کا ایک وار اس کی گردن پر کرنا چاہا لیکن بلیک چیف نے اس وار سے بچنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں اس کا توازن بگڑ گیا۔ جولیا نے اس لمحے سے فائدہ اٹھایا اور اس کی لات بلیک چیف کے پہلو میں لگی۔ بلیک چیف زمین پر گرا تو جولیا نے ریوالور کی طرف چھلانگ لگا دی۔ پھر بلیک چیف اور جولیا ایک ساتھ کھڑے ہوئے لیکن اب جولیا کے ہاتھ میں ریوالور تھا جو عمران کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گرا تھا۔

جولیا نے ریوالور کا رخ بلیک چیف کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ بلیک چیف نے اچھل کر خود کو اس وار سے بچایا لیکن جیسے ہی وہ اچھلا جولیا کے ریوالور کا رخ بھی تبدیل ہوگیا۔ دوسری گولی اس کے پیٹ میں لگی اور اس کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی۔ وہ فرش پر گرا اور گرنے کے بعد اٹھا۔ اس کا ایک ہاتھ پیٹ پر تھا۔ جولیا نے ایک بار پھر اس پر فائر کھول دیا۔ اب گولی اس کی گردن میں لگی اور وہ اچھل کر زمین پر گرا اور تڑپنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ ساکت ہوگیا

تھا۔

''ویل ڈن جولیا۔ ویل ڈن''...... عمران نے بے ساختہ جولیا کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھیوں کی آنکھوں میں بھی جولیا کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران کے ریمارکس سن کر جولیا کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''اس بلڈنگ میں بلیک وے کے بہت سے افراد موجود ہیں۔ ہم نے اس کمرے سے باہر نکل کر ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہے اور ان تمام افراد کا خاتمہ کرنا ہے''...... عمران نے کہا تو تنویر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''باس۔ مجھے تو کرسی سے آزاد کرا دو''...... جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تجھے کشالا کی روح آزاد کرائے گی بلکہ تیری روح کو تیرے اس جسم سے آزاد کرا کے اپنے ساتھ لے جائے گی''...... عمران نے جوزف کو گھورتے ہوئے کہا۔

''باس۔ پھر میری روح فوراً اماں بی کے پاس جائے گی اور تمہاری شکایت کرے گی کہ ایک معصوم اور بے گناہ انسان تمہاری وجہ سے مارا گیا ہے۔ پھر اماں بی تمہارے ساتھ کیا سلوک کرے گی یہ بھی سوچ لو''...... جوزف نے کہا تو عمران یکدم خوفزدہ ہوگیا جبکہ

باقی ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

''اماں بی نے تو جوتیاں مار مار کر مجھے گنجا کر دینا ہے۔ اچھا بھائی۔ میں تجھے کھول رہا ہوں''...... عمران نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر راڈ کا بٹن پریس کر دیا۔ جوزف بھی کرسی سے آزاد ہو گیا۔

''اس الماری میں یقیناً اسلحہ بھی موجود ہو گا۔ وہ اسلحہ نکال لو اور ایکشن کے لئے تیار ہو جاؤ''...... عمران نے کہا تو صفدر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ الماری میں واقعی اسلحہ موجود تھا۔ انہوں نے اسلحہ نکالا اور پھر تقریباً آدھ گھنٹہ بعد وہ اس بلڈنگ پر کنٹرول حاصل کر چکے تھے اور ایک بار پھر بلیک وے کا برازیل سے خاتمہ ہو چکا تھا۔

ختم شد